مفتاح الکرامات

شیخ فاضل بن فیروز گجراتی

مقدمہ، انتخاب و ترجمہ

محمد شہروز احمد

کتب خانہ (ابن رفیق)

مشائخِ چشت کا ملفوظاتی ادب، چشتی صوفیہ و سالکین کے ہاں نصابِ سلوک کی سی اہمیت رکھتا ہے۔ اس امر کا قطعاً انکار نہیں کیا جا سکتا ان ملفوظات کے جامع کس قدر اخلاص، توجہ، یکسوئی اور احتیاط کے ساتھ صاحبِ ملفوظ بزرگ کے احوال و واقعات نقل کرتے چلے آئے ہیں۔ گیارہوں صدی ہجری کا یہ ملفوظاتی مجموعہ یعنی مفتاح الکرامات، حضرتِ قطبِ مدینہ شیخ یحییٰ مدنی علیہ الرحمۃ کی مجالس و احوال پر مشتمل ہے جس کے جامع شیخ محمد فاضل بن فیروز گجراتی ہیں۔

اس مجموعہ کی اشاعتی اہمیت کے حوالے سے عرض ہے کہ یہ ایک ایسا نادر ذخیرہ ہے جس کا ذکر اس اشاعت سے قبل بطور ماخذ، کتبِ تاریخِ مشائخِ چشت میں نقل ہوتا چلا آیا ہے۔ ان تمام تاریخی کتب کا اشاریہ مقدمہ میں موجود و محفوظ ہے۔

ملفوظات میں انتخاب کی بھی اپنی اہمیت و افادیت ہوتی ہے۔ اور اگر جامع ملفوظ نے صاحبِ ملفوظ بزرگ کی سوانح اور احوالِ مجلس دونوں ہی یکجا کر دیے ہوں اور مترجم کے پیشِ نظر بھی قلمی مخطوطہ کا عکس ہو تو بلاشبہ اگرچہ یہ ایک لحاظ سے دلچسپ مگر دوسرے لحاظ سے ایک کٹھن اور آزمائشی مرحلہ بھی ہوتا ہے۔ جس سے مترجم کو بڑی بلند حوصلگی سے گزرنا پڑتا ہے۔ لہٰذا اس دوران اسلوبِ ترجمہ کو برقرار رکھنا گویا خود کو ایک ماہر مشاق مترجم کے طور پر منوانے کے مترادف ہوتا ہے۔ انتخاب میں شامل صاحبِ ملفوظ کی سوانح، احوالِ مجلس اور چند ایک معروف مشائخِ چشت کے احوال و ملفوظات، ان تینوں کا خوبصورت امتزاج اس مجموعہ کی مطالعاتی و اشاعتی اہمیت پر شاہد و گواہ ہے۔ یہ انتخابی مجموعہ، تاریخِ مشائخِ چشت اور ملفوظات، دونوں ہی طرزِ ادب میں ایک خوبصورت اضافہ شمار ہوتا ہے۔ اپنے دور کے اس تاریخی معتبر ملفوظاتی مجموعہ کے انتخاب کو پیراہنِ ترجمہ سے آراستہ کر کے قارئین تک پہنچانے پر یقیناً برادرم شہروز احمد صاحب اور انکی پوری ٹیم مبارکباد کے مستحق ہیں۔

ڈاکٹر محمد حسن (شورکوٹ)

دربار سید لعل شاہ چشتی اجمیری
کتب خانہ ابن رفیق ۳۱۸ ج ب تحصیل و ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ

Scanned with CamScanner

مفتاح الکرامات

تصنیف:

شیخ محمد فاضل بن فیروز گجراتی

مقدمہ، ترجمہ و انتخاب:

محمد شہروز احمد

کتب خانہ ابن رفیق، تحصیل و ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ

کتاب: مفتاح الکرامات

مصنف: شیخ فاضل بن فیروز گجراتی

مقدمہ، انتخاب و ترجمہ: محمد شہروز احمد

اشاعت: اول، ۲۰۲۲ء

ناشر: کتب خانہ ابن رفیق، دربار سید لعل شاہ چشتی اجمیری،
۳۱۸ ج ب تحصیل و ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ

Miftah Al-Karamat
Author: Shaykh Fazil Bin Feroz Gujrati
Urdu Translation: Muhammad Shehroz Ahmed
Published: 1st Edition, 2022

کتاب ملنے کا پتا:

۱۔ کتب خانہ ابن رفیق، دربار سید لعل شاہ چشتی اجمیری، تحصیل و ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ

۲۔ شبتابت: شاہِ بسطام تحقیقاتی ادارہ برائے تصوف، میانوالی، پنجاب

Scanned with CamScanner

جانم فدائے خاک کف پائے مصطفی
دیدم جمال طلعت زیبائے مصطفی
در دل مصور است جمال محمدی
جان جلوہ میکند ز تماشائے مصطفی

(مفتاح الکرامات خطی، ص790)

Scanned with CamScanner

آں حبیب اللہ کا ذاتش مظہر ذات خداست

قطب عالم در جہاں گفتن کنوں اورا رواست

گفت فاضل شاہ مین یحیی مرشد رہنماست

هست او ختم ولایت افتخار اولیاست

(مفتاح الکرامات خطی، ص 199)

انتساب

سلسلہ عالیہ چشتیہ کے مشائخ کے ملفوظات و تاریخ پر اپنی حیات صرف کرنے
والے درویش صفت انسان اور عظیم محقق

ڈاکٹر عبدالعزیز ساحر صاحب

کے نام

وادی عشق بسے دور دراز است ولے
طے شود جادہ صد سالہ با آہے گاہے

محمد شہروز احمد

به یاد

میرے باباجی دادامرشد اولادِ شیخ معین الدین چشتی اجمیریؒ

حضرت سید عثمان علی شاہؒ

معروف بہ

حضرت سید لعل شاہ چشتی اجمیریؒ

رباعی

لعل آخر سجنو لعل ہوندا ڈھلکاں ماردا وچ میدان رکھیا
قدرایس دی جوہری جاندا اے رکھیا ایہنوں قدردان رکھیا
چشتی لعل محمد دے سر اتے تاج معین الدین ذیشان رکھیا
آل نبی دے مہکدے باغ اندر آزاد سوہنا ریحان رکھیا

ایم اے آزاد

Scanned with CamScanner

قطعہ تاریخ اشاعت

ترجمہ مفتاح الکرامات

کتاب فاضل فیروز گجرات ہے جس کا نام مفتاح الکرمات
ہے جس میں علم و عرفاں کا ذخیرہ ہیں جس میں شیخ یحییٰ کے مقالات
اسکے ترجمہ پر مشتمل ہیں تمہارے سامنے رکھے یہ صفحات
جو آسانی ہے ہم دوش روانی یہ ہیں شہروز احمد کے کمالات
اگر پوچھے کوئی تاریخ اسکی کہو "درویش کامل کے نشانات"

۱۴۴۳ھ

صاحبزادہ محمد نجم الامین عروس فاروقی
موہنیاں شریف گجرات

کتب خانہ ابن رفیق بنانے کا مقصد

کتب خانہ ابن رفیق جہاں ایک نجی لائبریری کا نام ہے، اس سے منسلک ایک نوزائیدہ اشاعتی ادارے کا نام بھی ہے۔ یارانِ محبت کی محبت ہی ہے جو کتاب کو قرطاس پر منتقل کرنے میں اخلاقی و تحقیقی اور مالی مدد دیتے ہیں۔ بقول اقبال:

موج ہے دریا میں اور بیرون دریا کچھ نہیں

کتب خانہ ابن رفیق کو بنانے کا مقصد مشائخِ سلسلہ چشتیہ کی کتب، ملفوظات، مکتوبات، شعری مجموعے و تذکروں کے متن کی تصحیح، انتقادی متن کی ترتیب و ترجمہ کی اشاعت ہے۔

محمد زین العابدین نظامی

(دیپال پور)

Scanned with CamScanner

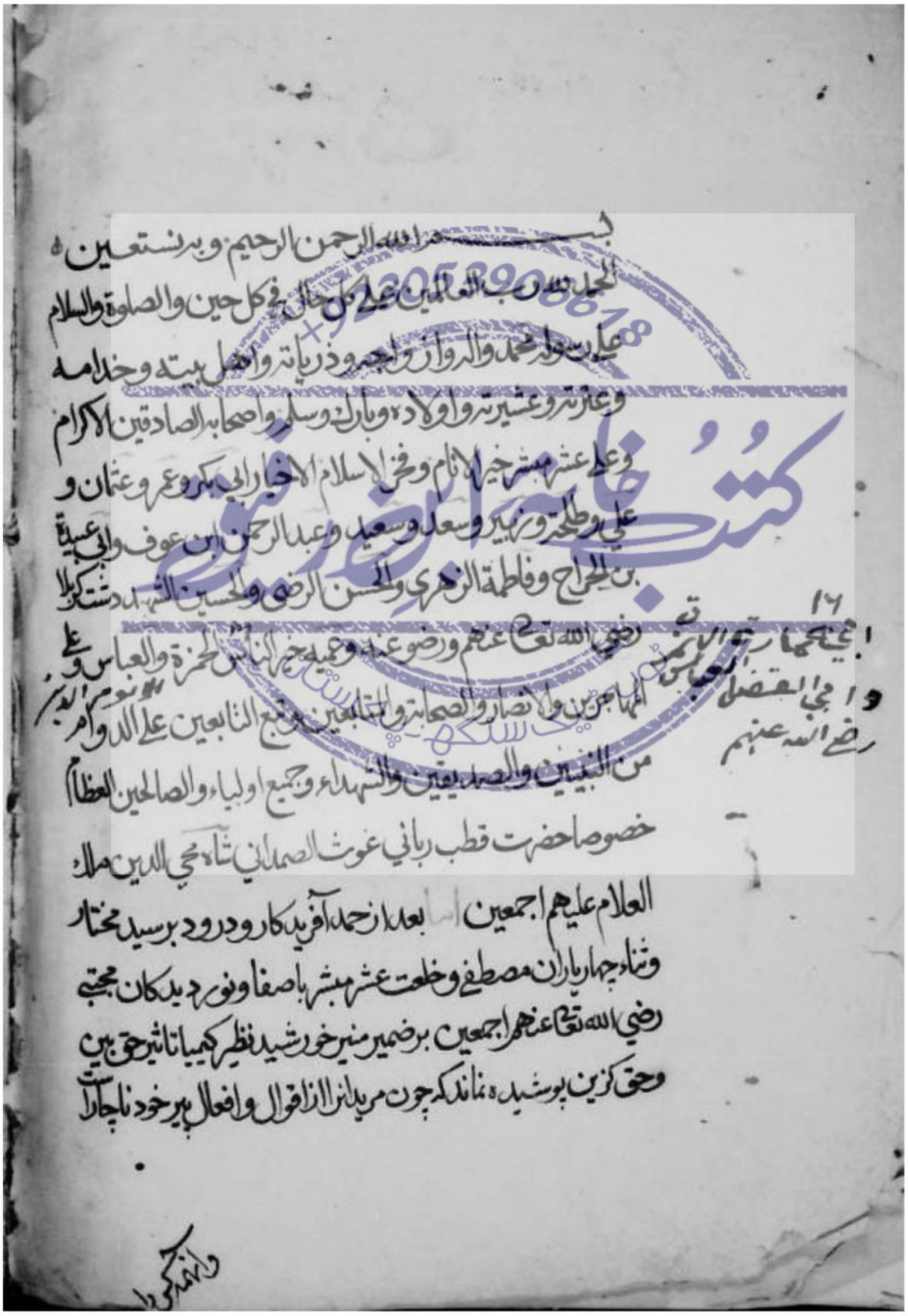
فہرست

احوال

Scanned with CamScanner

نسخہ کتب خانہ درگاہ عالیہ چشتیہ، احمد آباد گجرات، بھارت

(اس کا عکس بوساطت صاحبزادہ محمد عرفان (احمد آباد گجرات) کی شفقت سے ملا)


بسم الله الرحمن الرحيم وبه نستعين
الحمد لله رب العالمين على كل حال في كل حين والصلوة والسلام
على رسوله محمد وآله وازواجه وذرياته واهل بيته وخدامه
وعترته وعشيرته واولاده وبارك وسلم واصحابه الصادقين الاكرام
وعلى عشرة مبشرة خير الانام وفخر الاسلام الاخيار ابي بكر وعمر وعثمان و
علي وطلحة وزبير وسعد وسعيد وعبد الرحمن ابن عوف وابي عبيدة
بن الجراح وفاطمة الزهرى والحسن الرضى والحسين الشهيد دشت كربلا
رضي الله تعالى عنهم ورضوا عنه وعميه خير الناس الحمزة والعباس و
المهاجرين والانصار والصحابة والتابعين وتبع التابعين على الدوام
من النبيين والصديقين والشهداء وجميع اولياء والصالحين العظام
خصوصا حضرت قطب رباني غوث الصمداني شاه محي الدين ملك
العلماء عليهم اجمعين اما بعد از حمد آفريدگار ودرود بر سيد مختار
وثناء چهار ياران مصطفى وخلعت عشره مبشره باصفا ونور ديدگان مجتبى
رضي الله تعالى عنهم اجمعين بر ضمير منير خورشيد نظير كيميا تاثير حق بين
وحق گزين پوشيده نماند كه چون مريدان از اقوال وافعال پير خود ناچار است
رضى الله عنهم

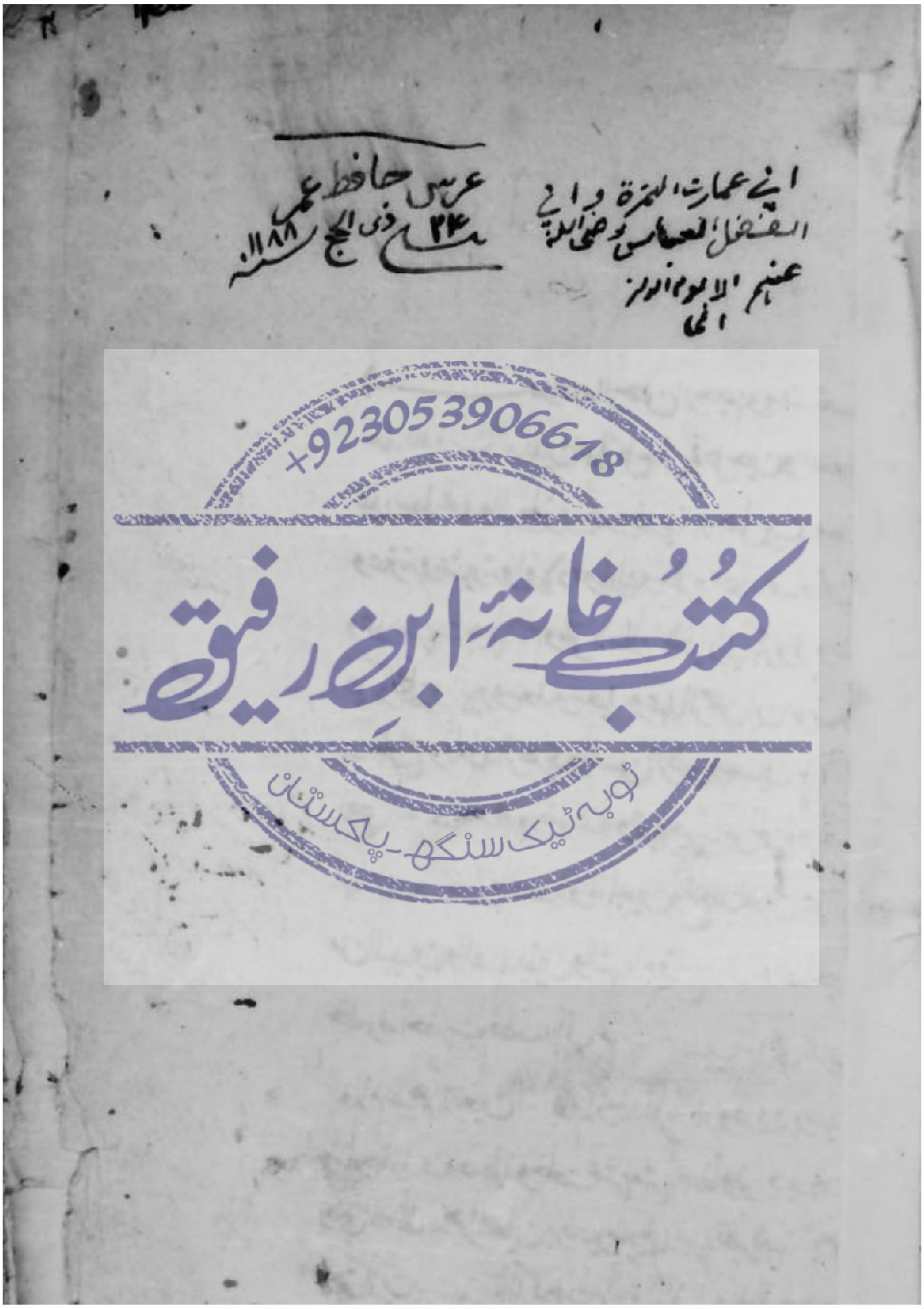
وآنهمه کس را یاد نیست و بباعث کلام حضرت ایشان که فرموده اند فقیر را
باید که دائم در خدمت پیر باشد یا در مطالعه رسالهٔ بزرگان بود دیگر
بموجب تکلیف یاران پسندیده دوستان حق گزین بر تصنیف این
رساله باعث فقیر گشتند و فرمودند آنچه پیر ما فرموده بعد از وصال
گذشته در حیز نوشتن آمد تا تنبیه غافلان و کردن شکن مدعیان باشد
بنابران من کمر مرید بیان و خادم اهل العیان شاه پیر محمد خویش اشیان
محمد فاضل ابن شیخ فیروز بن محمد عطا بن شیخ معروف بن شیخ علاء الدین
بن شیخ خواجه علی شیر بن حضرت قطب الاقطاب شیخ احمد زنده پیر بن حضرت
شیخ علی ... بن حضرت قطب الاقطاب برگزیده ذوالجلال شیخ ... قتال
بن حضرت قطب الواصلین شیخ سلیمان دانا بن حضرت قطب العارفین
برهان الواصلین شیخ احمد جوانمرد بن حضرت مولانا شیخ موسی بن
حضرت شیخ محمود بن حضرت مولانا شیخ ابراهیم قدس الله تعالی ارواحهم
واسرارهم وافاض علینا برکاتهم وانوارهم که در سالک ... ابدام
از نقل مناقبهای شیرین و کرامتهای بلند و پند و نصیحت حضرت صاحب
العزة والعرفان سرور زاهدان مقتدای متقیان عارف ولی
وارث نبی ناطق بحق فانی از خود باقی بالله چراغ امت مصطفی سراج
ملت بها امام اهل تحقیق در بحر مودت غریق سالک طریق در محبت

واولا وآخرا جز پیر دیگر نه چنانکه پسر را در دنیا وآخرت ورای پدر خود
پدر نه اگر در دنیا بسیار پدران و پسران اند همچنین مرید و مسترشد
معتقد باید واعتقاد بر پیر یا بصورة معاینه شود و یا بطریق مسامعه
چنانکه الله سبحانه وتعالی در کلام خود فرموده است وکلا نقص علیک
من انباء الرسل ما نثبت به فؤادک [illegible] ای محمد قصهای انبیا که بر تو
فرستادیم سبب آنکه تا دل تستسنکن آن [illegible] مکاری که پیر
مرید را از لباس آن خلعت الهی باشد که بدو میدهند و هر جا که مرید باشد
در حمایت آن خلعت بود و فرمان پیر فرمان خدا است وجاءک فی
هذه الحق وموعظة وذکری للمؤمنین بزرگان دین میفرمایند که نقلها
دوستان خدا تعالی دل مرده را زنده میکند بدان سبب باری دل مرده
خود را زنده بدین نقلها سازم بیت سعدی چو وصل دوست میسر نمیشود
باری بیاد دوست بزنانی بسر بریا واگر چنین صدق ویقین حاصل
شود امید است که هر مقصودی و حاجتی که بوده باشد البته البته
بر می آید که اصل کار اعتقاد هست نه پیر زرکی و در وقت حاجات
دینی و دنیوی التجا کرفتن تعلیم میشود پیر و مرشد چنانکه در وقت
پیغمبر علیه الصلوة والسلام منکرانرا و منافقانرا و شک کنندکانرا هیچ
فایده حاصل نشد و هرچند معجزها و خوارقها دیدند بهره مند نشدند

بلکه نسبت

بلکه نسبت ببحر و شعبه کردند پس همچنانست احوال مریدان حقیقی و
ظاهری و هر که انکار این مقامات میکند او از جمله مبتدعانست که کرامت
الاولیاء حق واقع شده است و از صحابه کرام نیز کرامات ظاهر شده است
که از پرتو نور حضور صدق حضرت صدیق اکبر رضی الله عنه بسیار کسانرا
اسلام روزی شده است و بعد از پیغمبر علیه السلام هر کاری که بنیادش
وضع کردند و احکام را اجماع و اقرار کردند بمحض کرامات بوده است
قصه کرامات حضرت فاروق اکبر که یا ساریة الجبل و غیره مشهور است
و از حضرت ذی النورین رضی الله عنه هم کرامات مشهور است و از حضرت
کرار حیدر هم کرامات از حد و عد بیرون است و از دیگر صحابه و تابعین
هم بتواتر ثابت شده است غایة الامر در آن زمان بیشتر مردم قوی تمام
داشتند این قدر حاجت چندان نبوده است که اظهار سازند و اینک اظهار
کردن برای همین بوده است که حقیقت کرامات ظاهر شود و این خود
معلوم است که مقام نبوت بر پیغمبر ما حبیب الله ختم شده است پس
اگر مرتبه ولایت و کرامات نباشند هر دم مضل گمراهان را راه نمودن مشکل شود
که در وقت پیغمبران معجزها می بایست تا احمقان را تنبیه میشد پس هر که
تنبیه میشد سعادتمندی دارین او را روی مینمود و هر که تنبیه نمیشد طوق
لعنت ابدی بر و نازل میشد حالا هم همین طور است که هر که مطلقا منکر است

سن کتابت نسخہ احمد آباد گجرات



نسخہ خطی عکس مملوکہ محمد رمضان معینی صاحب

۱۳

ابی عبیدة بن الجراح وفاطمة الزهرا والحسن الرضی
والحسین الشهید دشت کربلا رضی الله تعالی
عنهم ورضوا عنه وعمی خیر الناس الحمزة و
العباس وعلی المهاجرین والانصار والصحابة
والتابعین وتبع التابعین والائمة من النبیین
والصدیقین والشهدا وجمیع اولیاء والصالحین
العظام خصوصا حضرة قطب ربانی غوث
الصمدانی شاه محی الدین ملک العلام علیهم
اجمعین اما بعد از حمد آفریدگار و درود بر سید مختار و ثنای
چهار یاران مصطفی و خلعت عشرهٔ مبشره باصفا و نور دیدگان مجتبی
رضی الله تعالی عنهم اجمعین بر ضمیر منیر خورشید نظیر کیمیا تاثیر حق بین
حق گزین پوشیده نماند که چون مرید آنرا از اقوال و افعال پیر خود ناچار
نیست و آن همه کس را یاد نیست و باعث کلام حضرت

ایشان کہ فرمودہ اند فقیر را باید کہ دایم در خدمت پیر باشد یا در رسالہ

بزرگان بود دیگر بموجب تکلیف یاران پسندیدہ دوستان حق گزین

بر تصنیف این رسالہ باعث فقیر گشتند و فرمودند آنچہ پیر ما فرمودہ

بود از وصال گذشتند جمع نوشتن آمد تا تنبیہ غافلان و گردن شکن

مدعیان باشد بنام آن مقرب سبحان و خادم الفقرا العیان خاک پای حضرت

ایشان محمد فاضل بن شیخ فیروز بن محمد علی بن شیخ معروف

بن شیخ علاء الدین بن شیخ خواجہ علی بن شیخ عبد حضرت قطب الاقطاب

شیخ احمد بن شیخ علی حضرت شیخ علی بہا الدین حضرت قطب

الاقطاب برگزیدہ ذوالجلال شیخ مدنی شتال بن حضرت قطب

الواصلین شیخ سلیمان دانا بن حضرت قطب العارفین برہان

الواصلین شیخ احمد جو المفرد بن حضرت مولانا شیخ موسی بن جعفر

شیخ محمود بن حضرت مولانا شیخ ابراہیم قدس اللہ تعالی ارواحہم

و اسرارہم و افاض علینا برکاتہم و انوارہم کہ سکنہ بلدہ احمد آباد

ام از نقل مناقبهائے شیرین وکراماتہائے بلند وپند ونصیحت حضرت
صاحب العزت والعرفان سرور زاہدان مقتدائے معتقدان عارف
ولی وارثِ نبی ناطق بحق فانی از خود باقی باللہ چراغِ امتِ
مصطفےٰ سراجِ ملت بیضا امام اہل تحقیق دُر بحرِ مودت غریق
سالکِ طریق محبت حریق بدرقہ اہلِ معرفت راہ نمائند
اہلِ شریعت ناصر اہل حقیقت آفتاب اہل شیخت سرور
سالکانِ طریق جام جہان نمائے اہل تحقیق طرازِ طریق ولایت
جمالِ جمیع اہل ہدایت شاہنشاہِ محبان مالکِ ملکِ صوفیان
استاد وامام وزین الاسلام پیشوائے اہلِ صفا حل کنندہ مشکلات
اسرارِ الہی وبیان کنندہ حقایق ودقایقِ نامتناہی عامل ہدایت
کامل ولایت عالم باللہ عاشقِ للہ قطب الاقطاب العالم غوثِ
بنی آدم حاجی الحرمین الشریفین حضرت شیخ المشایخ رئیس الاولیا
المخاطب بخطاب اللہ شیخ یحییٰ چشتی معشوق اللہ قدس اللہ سرہ العزیز

Scanned with CamScanner

که از فرزندان اکمل و یاران اجمل و مریدان بجان و خادمان بدل که همه ایشان منظور نظر حضرت ایشان بودند نشست و خاست در صحبت ایشان داشتند مسموع نمودد و از فارسی مشکل و الفاظ مغلط احتراز کردم تا همه کس در خواندن در نمانند و نام آنرا مفتاح الکرامات نهادم امید از کرم حضرت رب العزت آن دارم که هر کس از خواندن این رساله بهره ور گردد و فائده برگیرد مصنف و کاتب را بدعاء ایمان یاد نماید پس این ضعیف طالب آن بود که در قطار سگان اولیاء الله خود را منسلک سازد و لیکن هیچ حیثیت نداشت بدان سبب شرمنده وار در دامن خجالت سر خود را کشیده منتظر آن بود که شاید یک پیغامی از دوست برسد تا درین وادی بمحض لطف پای شکسته را بنهد تا لنگ و لوج هم آنجا برسد پس از حضرت اولیاء الله اشارت یافتم تا محرر مقالات آبا و اجداد پیران و مرشدان خود باشم تا شایسته رحمت حق گردم که ان الرحمة تنزل اذا ذکره

Scanned with CamScanner

ڈاکٹر عبد العزیز ساحر صاحب کا خطبہ

احبابِ گرامی!

ملفوظ۔۔۔ایک علمی، ادبی اور عرفانی صنفِ نگارش ہے۔ احادیثِ مبارکہ کے علمی، فکری، روحانی اور تہذیبی تناظر اور ان کے اتباع میں اس صنف کا آغاز ہوا۔ صوفیہ کے طبقات اور تذکار میں ان کے احوال و آثار کے پہلو بہ پہلو ان کے اقوال بھی زیرِ بحث آئے اور ان طبقاتی مجموعوں میں محفوظ ہوتے رہے۔ انھیں اقوال کی جمع آوری کو اس صنف کا آغاز قرار دیا جاسکتا ہے۔ اس کے ابتدائی نقوش اور خطوط تو عرب اور ایران کے مختلف علاقوں میں مرتب ہوئے، لیکن یہ صنفِ اظہار ہندوستان میں سلسلۂ چشتیہ کی عرش مقام مجالس میں برگ و بار لائی۔ اس سلسلے نے اس صنف ادب کو فکری، فنی اور تکنیکی اعتبار سے وزن اور وقار عطا کیا۔ ملفوظات نگاری کی روایت میں فوائد الفواد وہ پہلا مجموعہ ہے، جو دن، تاریخ اور ماہ و سال کی تعیین کے ساتھ مرتب ہوا۔ اس مجموعے نے فکری اعتبار سے بھی ملفوظاتی ادب کو ایک پیرایۂ اظہار بخشا اور فنی حوالے سے بھی اس صنف کو نئے آفاق عطا کیے۔ یہ مجموعہ مختلف اور متنوع حوالوں سے منفرد اور ممتاز اہمیت کا حامل ہے۔ بعد ازاں مختلف حوالوں سے اس مجموعے کی تقلید اور پیروی کی گئی۔ ملفوظ نگاروں نے اس مجموعے کے فکری اور تکنیکی تناظر میں اپنے شیوخ کے ملفوظات مرتب کیے، لیکن جو

شہرت اور ناموری اس کے جامع اور مرتب امیر حسن علاء سجزی کو نصیب ہوئی، اس کا عشرِ عشیر بھی کسی دوسرے ملفوظ نگار کا مقسوم نہ بن سکا۔ چشتی ملفوظاتی ادب کے ساتھ ساتھ دوسرے سلاسل کے ملفوظاتی مجموعے بھی اس کے رنگ اور خوشبو سے معطر ہوئے۔ ملفوظاتی ادب کی تاریخ میں یہ مجموعہ سب سے زیادہ مذکور رہا اور اس کے حوالے اور مندرجات دوسرے ملفوظاتی مجموعوں میں در آتے رہے۔ سب سے زیادہ تراجم بھی اسی مجموعے کا مقدر ہوئے۔ ملفوظاتی ادب کی تاریخ میں فوائد شریف کے علاوہ کوئی اور مجموعہ ایسا نہیں، جس کے تراجم تین زبانوں میں ہوئے ہوں۔ اردو اور انگریزی کے ساتھ ساتھ اس کا ہندی زبان میں ترجمہ دیوناگری رسم الخط میں شائع ہوا۔ سب سے زیادہ مقالات بھی اس مجموعے کے تحقیقی اور تجزیاتی مطالعات پر لکھے گئے۔ مشرق اور مغرب کے بیسیوں مسلم اور غیر مسلم صوفی ادبیات کے ماہرین نے اس کتاب کو اپنے مطالعاتی افادات کا موضوع بنایا۔ یہ مجموعہ مشرق اور مغرب کی جامعات میں سب سے زیادہ مقبول رہا اور للہ الحمد آج بھی اس کی مقبولیت روز افزوں ہے۔ اس مجموعۂ ملفوظات کا مرتب اپنے شاعرانہ اوصاف کی بدولت اپنے زمانے میں سعدیِ ہندوستان کہلاتا تھا، مگر اس مجموعے کی ترقیم کے بعد وہ شاعر سے زیادہ نثر نگار کی حیثیت سے مقبولِ جہاں ہوا۔ اس مجموعے کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ صاحبِ ملفوظ نے اس کا لفظ بہ لفظ مطالعہ فرمایا اور بیسیوں مقامات پر اصلاح فرمائی۔ مرتب سے مجلس کی روداد نویسی کے دوران میں جہاں کہیں لفظ، یا کوئی جملہ چھوٹ گیا، اس نے اسے اپنے مسودے میں اس جگہ کو خالی

چھوڑ دیا۔ بعد ازاں مخدوم نے دورانِ مطالعہ چھوڑے گئے الفاظ یا جملوں کو مکمل کیا اور مرتب کی تحسین فرمائی۔ اس سے قیاس کیا جا سکتا ہے کہ حسن علاء سجزی نے شیخ کے کلمات کو من و عن نقل کرنے کی کوشش کی۔ چشتی سلسلے کے کئی دیگر مجموعے بھی اس اندازِ نگارش کے حامل ہیں (مثلاً: نفائس الانفاس، احسن الاقوال، ملفوظاتِ وجیہ الدین گجراتی، وغیرہ)۔ جہاں کسی شیخ نے فارسی میں کلام کرتے ہوئے کسی دوسری زبان میں (مثلاً: ہندوی اردو) کا کوئی جملہ ارشاد فرمایا تو ملفوظ نگار نے اسے اسی زبان میں نقل کیا۔ اس سے ملفوظ نگار کے محتاط رویے کا بھی پتا چلتا ہے اور ملفوظ کی حقیقی معنویت (یعنی لفظ کی عکس گری) بھی آشکار ہوتی ہے۔ یوں محسوس ہوتا ہے کہ فوائد الفواد کی تقلید میں صدیوں تک ملفوظ نگار اپنے شیوخ کے کلماتِ طیبہ کو بلا کم و کاست جمع کرتے رہے، لیکن مابعد ادوار میں یہ سلسلہ جاری نہیں رہا۔ کئی ملفوظاتی مجموعے ایسے بھی ہیں، جو صاحبِ ملفوظ کی مجلسی زبان کے برعکس کسی دوسری زبان میں مرتب ہوئے (جیسے: پیر صاحب گولڑہ شریف کے ملفوظاتِ گرامی ملفوظاتِ مہریہ۔ پیر صاحب پوٹھواری میں گفتگو فرماتے تھے، جبکہ ان کے ملفوظ نگاران: مولانا عبدالحق سسرالوی اور مولانا غلام محمد پشاوری نے ان کے ملفوظات کو فارسی زبان کے لباس میں ملبوس کیا۔)

احبابِ ذی افتخار!

ملفوظات کے زیادہ تر مجموعے تو مجلسی ترتیب و تہذیب کے تناظر میں مرتب ہوئے، مگر کئی مجموعہ ہائے ملفوظات ایسے بھی ہیں، جنھیں موضوعاتی اعتبار سے جمع کیا گیا ہے۔ (مثلاً:

درر نظامی، احسن الاقوال، مراۃ العاشقین وغیرہ)۔ملفوظاتی ادب کی تاریخ میں کچھ مجموعے ایسے بھی، جن کا موضوع ایک ہی شخصیت کے گرد گھومتا ہے،یعنی صاحبِ ملفوظ نے اپنے شیخ کی شخصیت، احوال، تعلیمات، کرامات اور آثار کی یاد آوری کی اور ان کے ملفوظ نگار نے ان کی گفتگو کو اپنے مجموعہ ملفوظات میں محفوظ کیا۔(جیسے: قوام العقائد کے مرتب محمد جمال قوام نے اپنے دادا شمس العارفین قوام الدین کے ملفوظات کی ترقیم کی اور ملفوظات کا منبع اور مرکز حضرت نظام الدین اولیاء کی شخصیت اور ذاتِ گرامی ہے۔اسی طرح فوائدِ فخری۔سید بدیع الدین کے ملفوظاتِ گرامی کا مجموعہ، جسے ان کے مرید و خلیفہ میر عیوض علی نے مرتب کیا۔اس مجموعے کے تمام تر ملفوظات شاہ فخر جہاں کی پاکیزہ اور مطہر زندگی کے گرد گھومتے ہیں۔)

دوستانِ گرامی!

پچھلی آٹھ صدیوں میں سب سے زیادہ مجموعے فارسی اور انیسویں صدی کے ربعِ آخر کے بعد اردو زبان میں مرتب ہوئے۔عربی میں بھی دو مجموعے ترتیب دیے گئے۔ بنگالی، گجراتی، دکنی اور سندھی میں بھی چند مجموعے لکھے گئے اور بیسیوں مجموعوں کے متذکرہ زبانوں میں تراجم بھی ہوئے۔سب سے زیادہ تراجم اردو میں کیے گئے۔یورپی زبانیں بھی ان جواہرپاروں سے محروم نہیں رہیں۔انگریزی میں کئی ملفوظاتی مجموعوں کے تراجم ہوئے۔ ایک ترجمہ فرانسیسی میں بھی ملتا ہے۔دیگر یورپی زبانوں میں بھی

ملفوظات کے انوار ترجمے کی صورت میں فروزاں ہوں تو عجب نہیں، لیکن ہنوز راقم ایسے کسی ترجمے سے آگاہ نہیں۔

احبابِ ذی وقار!

قدیم مجموعہ ہائے ملفوظات مطبعِ نولکشور، مطبعِ ابو العلائی، مطبعِ مجتبائی، مطبعِ رضوی اور مسلم پریس نے شائع کیے۔ یہ مجموعے کسی ایک خطی نسخے کو سامنے رکھ کر چھاپے گئے۔ کم ہی ایسا ہوا کہ چھاپہ خانے کے مصحح کے پیشِ نظر کسی ایک خطی نسخے کے تین یا تین سے سے زیادہ نسخے رہے ہوں۔ اس وجہ سے ان قدیم مطابع سے شائع ہونے والے مجموعے استنادی اعتبار سے گراں مایہ نہیں اور انھیں مجموعوں کی وجہ سے ملفوظاتی ادب پر اعتراضات وارد کیے گئے۔ ان مجموعوں کے تمام یا ممکنہ قلمی نسخوں سے استفادہ کیے بغیر متن کی بازیافت ممکن نہیں، کیونکہ ان ملفوظاتی مجموعوں کے جتنے قلمی نسخے کتب خانوں میں محفوظ ہیں، ان میں سے اکثر و بیشتر نسخے کم سواد کاتبوں کی قلم آرائی کا نتیجہ ہیں، پھر ان نسخوں کے حاشیوں پر قارئین کے افادات مطبوعہ نسخوں کا حصہ بن گئے، جن کی وجہ سے متن مجروح ہوا اور ایسے تسامحات صاحبِ ملفوظ اور ملفوظ نگار کے کھاتے میں ڈالے گئے اور مجموعوں کو جعلی، وضعی اور غیر تحقیقی کہا گیا۔ کئی مجموعے الحاق سے بھی محفوظ نہیں رہے۔ کہیں صاحبِ ملفوظ کی اولاد نے اپنے بزرگوں کے عقیدے سے انحراف کیا تو بزرگوں کو اپنا ہم خیال بنانے کے لیے ان کے ملفوظات کی "درستی اور تصحیح" کو بھی

ضروری گردانا۔ اس کے علاوہ بھی الحاقی تبدیلیوں کے کئی سیاسی، سماجی اور مذہبی محرکات رہے ہیں۔

کئی ملفوظاتی مجموعوں کے متن کی تصحیح و انتقاد پر مختلف جامعات میں پی ایچ۔ڈی کے مقالات بھی لکھے گئے۔ مثلاً: دررِ نظامی (جامعہ عثمانیہ، حیدر آباد)، لطائف اشرفی (علی گڑھ مسلم یونیورسٹی۔ ۲ مقالے)، اسرار الاولیاء (تصحیح و تحقیق اسرار الاولیائ: معصومہ اخلاقی (دانشجو) علی اشرف امامی (رہنما): دانشگاہِ فردوسی، مشہد: ۱۹۳۱[متن کی تصحیح کی بنیاد 1390ھ کے مکتوبہ ایک نسخے پر رکھی گئی اور چار نسخوں سے تقابل کیا گیا ہے۔ دو نسخے گنج بخش پاکستان کے، ایک نسخہ علی گڑھ اور ایک نسخہ کتب خانہ مرعشی اور ایک مطبوعہ نسخہ بھی اسکالر کے پیشِ نظر رہا۔ ۲۔ تصحیح و تحقیق اسرار الاولیاء: طیبہ معصومی (دانشجو) رضا مصطفوی (رہنما): دانشگاہِ علامہ طباطبائی: ۱۹۳۱: ۸۲۴ ص)

کئی مجموعۂ ہائے ملفوظات ایسے ہیں، جن کے صرف تراجم اشاعت آشنا ہوئے اور ان کے متون ہنوز فاضلین کی نظروں سے پنہاں ہیں۔ متون کی عدم دستیابی اور تراجم کی غیر معیاری اشاعتوں کی وجہ سے کئی مغالطے سامنے آئے۔ مترجمین کا مقصدِ اولیں ارادت اور عقیدت کا اظہار تھا۔ وہ سعادتِ دارین کے حصول کے لیے مشغولِ کار رہے۔ انھیں ترجمے کے علمی اور ادبی معیار سے غرض نہ تھی۔ یوں ان سے پچاسوں مقامات پر ترجمہ

غلط ہو گیا، یا کچھ حصوں کا ترجمہ دانستہ یا نادانستہ چھوڑ دیا گیا۔ کہیں آزاد ترجمے سے کام چلایا گیا اور کہیں محض ترجمانی سے کام لیا گیا۔ ملفوظاتی تراجم کے اس طومار میں محض چند ترجمے ہی ایسے ہیں، جنھیں اس فن کے ہر معیار پر پر کھا جا سکتا ہے (مثلاً اعجاالحق قدوسی کا مترجمہ سیر الاولیائ، ڈاکٹر عبدالغنی کا ترجمہ ملفوظاتِ حیدری، غلامِ نظام الدین کا ترجمہ پُر گوہر، شبیب انور علوی کا مترجمہ نفائس الانفاس وغیرہ)، لیکن ان کی تعداد آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں۔

دوستانِ عزیز و گرامی!

ملفوظات نگاری کی تاریخ میں سب سے زیادہ مجموعے چشتیہ سلسلے کے صوفیہ کے مرتب ہوئے۔ سلسلۂ چشتیہ میں سب سے زیادہ ملفوظات خواجہ نظام الدین اولیا کے لکھے گئے۔ ان میں سے کئی مجموعے گردشِ ایام کے پھیر میں گم ہو گئے اور کئی مجموعے سات صدیوں کا سفر کرتے ہماری بستی میں آن اُترے ہیں۔ چشتی نظامی صوفیوں میں شاہ محمد سلیمان تونسوی کے آٹھ مجموعے محفوظ ہیں۔ ان سے زیادہ ملفوظاتی مجموعے کسی دوسرے نظامی بزرگ کے مرتب نہیں ہوئے۔ سلسلہ چشتیہ کی صابری شاخ کے نمائندے مولانا اشرف علی تھانوی کے ملفوظات ۲۳ جلدوں میں سامنے آئے۔ چشتی ملفوظاتی ادب کے مجموعے دو سو سے کہیں زیادہ ہیں۔ ان کی فہرست سازی کا کام راقم انجام دے رہا ہے۔ امکان تو یہی ہے کہ بہت جلد آپ دوستوں کی نذر کر سکوں گا۔

صاحبان علم دانش!

ملفوظات نگاری کی صنف اپنے اندر کئی زاویے رکھتی ہے۔اس میں روحانی زندگی کا تذکرہ بھی ہوتاہے اور علمی زندگی کے لطیف نکات کی گرہ کشائی بھی۔اس میں وجدانی تجربات کا رنگ بھی منکشف ہوتاہے اور مشاہداتی احساسات کا آہنگ بھی۔اس میں تاریخ بھی ہوتی ہے اور تہذیب بھی۔اس ایک صنف میں کئی اصنافِ سخن سانس لیتی ہیں۔داستانی ادب کے رنگ بھی بکھرتے دکھائی دیتے ہیں اور افسانوی ادب کی مہکار بھی اس کے آنگن میں دھمال کھیلتی ہے۔اس کے کوچے میں شعر گوئی اور شعر فہمی کا رقص بھی جاری رہتا ہے۔بس اگر کمی ہے تو یہ ہے کہ ابھی تک صاحبانِ تحقیق اس کی فضا میں محوِ پرواز نہیں ہوئے۔کاش اس صنف کے ادب کو کچھ متین نقاد میسر آجائیں، جو اس کی مانگ کو سیندور سے بھر دیں۔

بے حد شکریہ۔

گجرات میں خانوادۂ حضرت کمال الدین علامہؒ اور ان کی اولاد امجاد کی علمی خدمات، ایک تعارف

مقالہ نگار

سید عاطف حسین کاظمی چشتی

نظر ثانی

محمد رمضان معینی تونسوی

حسب فرمائش

محمد شہروز احمد

Scanned with CamScanner

گجرات میں خانوادۂ حضرت کمال الدین علامہؒ اور ان کی اولاد امجاد کی علمی خدمات، ایک تعارف

سید عاطف حسین کاظمی چشتی

موروثی خادم و گدی نشین حضور خواجہ غریب نوازؒ

اجمیر شریف

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على رسول الله صلى الله عليه وسلم وعلى آله وأصحابه أجمعين

ہندوستان جو صوفیوں کا مرکز ہے جس میں حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ کا نام سرِ فہرست ہے انہیں تذکروں میں نائب الرسول فی الہند اور سلطان الہند کے القاب سے یاد کیا گیا ہے۔ خواجہ غریب نوازؒ ۱۱۹۲ء میں اجمیر تشریف لائے آپ کی آمد سے ہندوستان میں سلسلۂ چشتیہ کا آغاز ہوا اور یہ آغاز صرف سلسلۂ چشتیہ کا ہی آغاز نہیں تھا بلکہ یہ باضابطہ طور پر شریعت اسلامیہ کی نشر و اشاعت کے آغاز کا دور تھا اور اس روحانی سلسلے نے ہندوستان میں ایک عظیم انقلاب برپا کیا۔ مشائخ چشت نے اسلام کی تعلیمات کو ایسے عام کیا جس سے عوام الناس کو ان تعلیمات کے سمجھنے میں آسانی پیدا ہوئی۔ اسی وجہ سے میر غلام علی آزاد بلگرامیؒ نے واضح طور سے تحریر کیا ہے کہ ــــ 'بزرگان چشت

عنبر سرشت را حقی است قدیم بر رقبۂ ولایت ہند'(1) (اس میں کوئی شک نہیں کہ بزرگانِ سلسلۂ چشت کا ہندوستان پر حق قدیم ہے)۔ ہندوستان ایک ایسی سرزمین تھی جہاں پر بے شمار خداؤں کی پرستش اور انسانی معاشرے میں بے پناہ تضاد موجود تھا۔ جس کی وجہ سے مشائخ چشت نے تبلیغ اسلام کے لئے کچھ ایسے خاص طریقۂ کار منتخب کئے جن سے معاشرتی توازن پیدا ہونے کے ساتھ ساتھ تبلیغ اسلام کا بھی کام انجام پاتا رہا۔ اور یہ خاص طریقۂ کار سلسلے کے بنیادی اصول وضوابط میں شمار ہوئے۔ اور پھر انہیں اصول وضوابط کے ذریعہ سے یہ سلسلہ اپنی تمام تر مقبولیت کے ساتھ پورے بر صغیر میں عام ہوا۔

گجرات کی سرزمین پر سلسلۂ چشتیہ کے بزرگ حضرت خواجہ ابو محمد بن ابی احمد چشتی ؒسومنات کی جنگ کے دوران تشریف لائے تھے لیکن مقیم نہ ہوئے(2) چنانچہ اس روحانی سلسلہ کا آعاز بر صغیر ہندوپاک میں خواجۂ اعظم حضرت خواجہ معین الدین حسن چشتیؒ سے ہوا اور آپ کے ہی جانشین اور خلیفۂ خاص حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ کے خلفاء ومریدین میں سے سرزمین گجرات کے قدیم شہر پیران پٹن (پاٹن) جس کو آنھیلواڈیانہروالا کے نام سے بھی موسوم کیاجاتا تھا اس مقام پر مقیم ہوئے۔

شیخ حامد الدین احمد نہروالہؒ جو گجرات کے نامور علم دین تھے جب انہوں نے حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ کی رہنمائی کا شہرہ سنا تو دہلی کا عزم کیا اور وہاں جاکر قطب صاحبؒ کے مرید وخلیفہ بنے (3) بعد ازاں شیخ محمود نہروالاؒ جو قطب صاحبؒ کے مرید

اور خادم تھے ، شیخ کے وصال کے بعد گجرات کی سرزمین میں نہروالا کو اپنا مسکن بنایا اور وہی ان کا وصال ہوا (4) اس سے معلوم ہوا کہ سب سے پہلے سلسلۂ چشتیہ کے بزرگ جنہوں نے گجرات میں سکونت اختیار کی وہ شیخ محمود نہروالہ ہیں۔

سلطان التارکین صوفی حمید الدین ناگوریؒ کے نبیر گان میں سے شیخ کبیرؒ عرف شیخ کبیر الدینؒ بلند مرتبہ کے بزرگ تھے آپ نے ناگور سے ہجرت کر کے گجرات احمد آباد میں مقیم ہو کر مستقل سکونت اختیار کی (5)۔

حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکرؒ کی اولاد سے حضرت شیخ رکن الدین مودود کان شکرؒ ہیں، آپ کا شجرۂ نسب اس طرح ہے شیخ رکن الدین مودود کان شکر بن خواجہ علم الدین محمد بن خواجہ علاؤ الدین یوسف بن خواجہ بدر الدین سلیمان بن بابا فرید الدین گنج شکر آپ شیخ محمد زاہدؒ کے خلیفہ ہیں اور ان کا شجرۂ طریقت خواجہ مودود چشتیؒ سے متصل ہوتا ہے نیز آپ نے چشتی مودودی سلسلہ کو گجرات پیران پٹن میں آرائش بخشی (6) آپ کی بزرگی کی بنا پر حضرت خواجہ بندہ نواز گیسودرازؒ بھی آپ سے ملاقات کے لئے آپکی خانقاہ میں تشریف لائے تھے۔

خاتمہ مرآت احمدی جو گجرات کی تاریخ کا ایک اہم ماخذ ہے اس کے مطالہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاءؒ کے کچھ مریدین و خلفاء بھی سرزمین گجرات پر تشریف لائے ہیں۔

صاحب گلزار ابرار رقم طراز ہیں سلطان جیؒ نے سید حسین نہر والاؒ کو باشند گان گجرات کی ہدایت کے واسطے آپ اور آپکی ہمشیرہ کو ہمراہ کر نہر والا میں مقیم ہونے کا حکم دیا (7)بعلاوہ ان دونوں کے سلطان جیؒ کے ممتاز خلفاء میں سے شیخ کمال الدین یعقوب نہر والہؒ اور مولانا حسام الدین ملتانیؒ پیران پٹن میں جلوہ افروز ہوئے تھے(8)۔

حضرت خواجہ رشید الدین مودود لالا چشتیؒ اپنی تصنیف لطیف مرآت الاولیاء(9)میں فرماتے ہیں کہ شہر احمد آباد میں ۱۲ اشخاص جن کو وہاں بابا حضرات میں شامل کیا جاتا تھا ان میں سے بیشتر اشخاص سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاءؒ سے مرید و خلیفہ تحریر کیا ہے جن کے نام حسب ذیل ہیں:

۱۔ حضرت بابا خواجہ عرف خوجوؒ

۲۔ حضرت بابا لارؒ

۳۔ حضرت بابا کرامتؒ

۴۔ حضرت بابا محمودؒ

۵۔ حضرت بابا توکلؒ

۶۔ حضرت بابا لدھاؒ

۷۔ حضرت بابا بارک اللہ چشتیؒ(10)

۸۔ حضرت بابا احمد گوجرؒ

۹۔ حضرت شیخ محمود عرف بابا ڈو کل چشتیؒ

۱۰۔ حضرت ابو لولو المعروف بابا لولویؒ

ان اشخاص کے علاوہ حضرت موسیٰ سہاگؒ جو مدفون ہیں شاہی باغ میں ان کو سلطان المشائخؒ کے مرید و خلیفہ تحریر فرمایا ہے ان کا وضع مستور الحال تھا یہ معلومات صرف حضرت رشید الدین مودود لالا چشتیؒ اور صاحب مفتاح الکرامت نے اپنے تذکروں میں پیش کے ہیں جو دیگر عمومی تذکروں میں موجود نہیں ہیں۔

حضرت خواجہ نصیر الدین چراغ دہلویؒ (متوفی ۱۸ رمضان المبارک ۷۵۷ھ (11)) کے خواہر زادہ اور ممتاز خلیفہ حضرت خواجہ کمال الدین علامہؒ (متوفی ۲۷ ذیقعد ۷۵۶ھ (12)) بڑے صاحب کمال بزرگ تھے ان کا مزار پر انوار بھی خواجہ نصیر الدین چراغ دہلویؒ کی درگاہ میں واقع ہے، حضرت خواجہ کمال الدین علامہؒ کے پسر خرد حضرت خواجہ سراج الدین چشتیؒ جو اپنے والد بزرگوار کے مرید و خلیفہ تھے جو سرزمین گجرات میں اقامت پزیر ہوئے اور پھر انکی اولاد امجاد نے سلسلۂ چشتیہ کی تعلیمات سے لوگوں کو آراستہ اور پیراستہ کیا اس خانودہ کے بزرگان نے پیران پٹن کو مرکز بنایا اور بعد از اں شاہپور اور شاہی باغ سے سلسلۂ چشتیہ کی خدمات انجام پزیر ہوئی اور آج بھی ان کے جانشین یہ عظیم خدمت انجام دے رہے ہیں۔

ان کے خانوادہ کے بزرگان کے نام مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ حضرت سراج الدین چشتیؒ متوفی ۲۱ جمادی الاول ۸۱۷ھ

۲۔ حضرت خواجہ علم الدین چشتیؒ متوفی

۳۔ حضرت شیخ محمود راجن چشتیؒ متوفی ۹۰۰ھ

۴۔ حضرت خواجہ جمال الدین جمن چشتیؒ متوفی ۹۴۰ھ

۵۔ حضرت خواجہ شیخ حسن محمد چشتیؒ متوفی ۹۸۲ھ

۶۔ حضرت خواجہ شیخ محمد چشتیؒ متوفی ۱۰۴۰ھ

۷۔ حضرت شیخ یحیی مدنی چشتیؒ متوفی ۱۱۰۱ھ

۹۔ حضرت خواجہ رکن الدین چشتیؒ متوفی ۱۱۱۵ھ

۱۰۔ حضرت خواجہ جمال الدین جمن چشتی ثانیؒ متوفی ۱۱۲۴ھ

۱۱۔ حضرت خواجہ حسام الدین فرح صوفی چشتیؒ متوفی ۱۱۷۵ھ

۱۲۔ حضرت خواجہ رکن الدین ثانی چشتیؒ متوفی ۱۱۹۸ھ

۱۳۔ حضرت رشید الدین مودود لالا چشتیؒ متوفی ۱۱۴۲ھ

۱۴۔ حضرت خواجہ حسام الدین خوب میاں چشتیؒ متوفی ۱۲۵۷ھ

۱۵۔ حضرت شیخ محمود میاں چشتیؒ متوفی ۱۳۰۹ھ

۱۶۔ حضرت خواجہ فرید میان چشتیؒ متوفی ۱۳۳۵ھ

۱۷۔ حضرت خواجہ نصیر الدین روشن چراغ عرف نصیر میاں چشتیؒ متوفی ۱۴۰۰ھ

۱۸۔ حضرت خواجہ معین الدین ثانی چشتیؒ متوفی ۱۴۱۴ھ

۱۹۔ حضرت شاہ رکن الدین محمد فرخ میاں چشتی مد ظلہ العالی (موجود)

ان دنوں حضرت شاہ رکن الدین محمد فرخ میاں چشتی مد ظلہ العالی اس گدی کو آرایش بخش رہیں ہیں اور سلسلہ چشتیہ کی تعلیمات سے لوگوں کو روشناس کر رہیں ہیں۔

مغلیہ دور کے آخری عہد میں یہ عظیم سلسلہ دوبارہ دہلی میں بذریعہ حضرت شاہ کلیم اللہ جہاں آبادی پہنچا اور پھر اس سلسلہ کی روشنی ہند و پاک کے مخلف علاوقوں میں پھیل گئی۔

الٰہی تا بود خورشید و ماہی

چراغ چشتیاں را روشنائی

(نوٹ) کتب خانہ درگاہ عالیہ چشتیہ احمد آباد میں جو قلمی کتابیں موجود ہیں ان کی فہرست مرکز بین المللی میکروفیلم نور کے ڈائریکٹر نے ویب سائٹ پر اپلوڈ کری ہے مقالہ ہذا میں قارئین کرام کی سہولیت کے لئے اس کو بزرگان کے لحاظ سے ترتیب دیا ہے تاکہ ان کو مزید معلومات حاصل ہوسکے۔

تصنیف شیخ جمال الدین جمن چشتی

(ا) دیوان شیخ جمن چشتی (انتخاب)

نام مولّف: شیخ جمال الدّین جمن چشتی

نام کاتب: حسام الدّین محمّد فرّخ چشتی

نوع خط: نستعلیق برگ: 39 سطر: مختلف زبان: فارسی

آغاز: کیست تا گیرد حساب از دفتر احسان ما عالمی سیر اب گشت از ریزش باران ما.....

توضیحات: مشتمل است بر 92 بیت صوفیانہ و اخلاقی در قالب غزل

شمارہ میکروفیلم: 110 موضوع: منظومہ

شمارہ کتاب: 133

تصنیفات شیخ حسن محمد چشتی

(۱)حاشیه بر نزهت الارواح

نام مولّف: شیخ حسن محمّد چشتی محشی

نام کاتب: جمال الدّین محمّد

نوع خط: نسخ و نستعلیق برگ: 13 سطر: 21 زبان: فارسی

آغاز: بتوفیقش چو دیدم روشن آواز

سخن را هم بنامش کردم آغاز درینجا معنی دیدم بمعنی دانستم است...

توضیحات: متن اصلی از حسین بن عالم معروف به امیر حسینی هروی متوفّی 719ه/ 1320م. است که شیخ حسن محمّد چشتی بر آن شرح و حاشیه مبسوطی نگاشته است و اصطلاحات صوفیان را بیان نموده است و در ضمن آیه های قرآنی و احادیث نبوی (ص) را نیز در متن گنجانیده است

شماره میکروفیلم: 119 موضوع: تصوّف

شماره کتاب: 142

(۲)تفسیر محمّدی

نام مولّف: شیخ محمّد معروف به حسن محمّد بن احمد بن نصیر

نوع خط: نسخ برگ: 471 سطر: 26 زبان: عربی

آغاز: الحمد لله الذی انزل علی عبده الکتاب معجزا...بعد فیقول العبد الفقیر من اقل الشیخ

محمّد عرف بہ حسن محمّد......

توضیحات: دارای حاشیہ، موریانہ خوردہ، انجام افتادہ است. از سورۃ الفاتحہ تا سورۃ القمر

شمارہ میکروفیلم: 37 موضوع: تفسیر

شمارہ کتاب: 41

تصنیفات شیخ محمد چشتی بن شیخ حسن چشتی

(۱) ملفوظات شیخ حسن محمّد (رسالہ تقسیم الاوراد)

نام مولّف: شیخ حسن محمّد بن شیخ احمد معروف بہ میان جیو) متوفّی 982ھ/1575م

رسالہ تقسیم الاوراد از شیخ محمد چشتیؒ (ملفوظات شیخ حسن محمد چشتی) کے نام سے نوروالونس نے شامل کیاہے دراصل یہ رسالہ تقسیم الاوراد ہے

نوع خط: نستعلیق و نسخ برگ: 8 سطر: 15 زبان: عربی

آغاز: حامد اللہ العلی العظیم... امابعد فقد قال والدی استاذی مرشدی جامع الفروع........

توضیحات: این رسالہ دربارہ اشغال واوراد بہ اعتبار ساعت ھای شب وروز نگاشتہ شدہ و نیز انسان ھارا بر اساس احوالی کہ بر آنھا غلبہ می کند، در شش قسم بہ شرح زیر تقسیم بندی نمودہ است.

ا۔عابد مجرّد، ۲۔عالم،3۔ متعلّم،4۔والی،5۔ محترف،6۔موحد مستغرق بالواحد الصمد عن غیرہ

شمارہ میکروفیلم:53/1 موضوع:تصوّف

شمارہ کتاب:69

(نوٹ)اس کتاب کانام ملفوظات شیخ حسن محمّد چشتی نور میکروفیلم والوں نے تحریر کیاہے لیکن اس کتاب کا اصل نام 'تقسیم الاوراد' ہے اور اس میں ساعت ہاکے اعتبار سے اوراد و وظائف ہیں اس کتاب کااردو ترجمہ مولوی یٰسین علی نظامی نے 'دوائے دل' کے نام سے کیاہے۔

(۲)ملفوظات شیخ حسن محمّد چشتی (رسالہ تقسیم الاوراد)

نام مولّف: شیخ حسن محمّد بن شیخ احمد معروف بہ میاں جیو) متوفّی982ھ./575م

نام کاتب: محمّد فرّخ بن شیخ رکن الدّین تاریخ کتابت:1160ھ

نوع خط:نستعلیق برگ:30سطر:13زبان:فارسی

آغاز:...مراورابدھی بعد از آن رسول علیہ السلام اوّل از امیر المومنین ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ سوال کرد......

توضیحات: آغاز افتادہ، ملفوظات شیخ مذکور است باسر بندھای » المجلس « و » بعدہ « دربارہ اشغال واوراد بہ اعتبار ساعت ھای شب وروز

شمارہ میکروفیلم:107 موضوع:ملفوظات

شمارہ کتاب:129

(نوٹ)اس کتاب کانام ملفوظات شیخ حسن محمّد چشتی نور میکروفیلم والوں نے تحریر کیاہے لیکن اس کتاب کا اصل نام تقسیم الاوراد ہے اور اس میں ساعت ہاکے اعتبار سے اوراد و وظائف ہیں۔

(۳)چھار برادران = شکارنامہ

نام مولّف: شیخ حسن محمّد بن شیخ احمد معروف بہ میان جیو

نوع خط: نستعلیق برگ:4 سطر:15 زبان:فارسی

آغاز: الحمد للہ ربّ العالمین والعاقبة للمتقین... امابعد فلمارأی والدی واستاذی ومرشدی جامع الفروع والاصول ممھّد المنقول والمعقول......

توضیحات: داستانی است تمثیلی عرفانی باعبارت » ماچھار برادر بودیم « آغاز می شود وبہ » چھار برادران « و » شکارنامہ « نیز شہرت دارد

شمارہ میکروفیلم:2/53 موضوع:تصوّف

شمارہ کتاب:70

(۴) الجہاد الاصغر

نام مولّف: محمّد بن احمد بن نصیر معروف بہ شیخ حسن محمّد متوفّی 982ھ/ 1574م

نوع خط: نسخ برگ: 4 سطر: 17 زبان: فارسی

آغاز: الحمد... امابعد فیقول العبد النحیف الضعیف الحقیر الفقیر محمّد بن قطب الاولیاء شیخ الاتقیاء...... محمد بن احمد ابن نصیر المعروف شیخ حسن محمد بن شیخ میان جیو بن شیخ نصیر الدین بن شیخ مجد الدین بن شیخ سراج الدین بن شیخ کمال الدین العلامہ الچشتی.......

توضیحات: در فواید جهاد اصغر جهاد علیہ مخالفین اسلام نگاشتہ شدہ با احادیث و روایات از پیامبر (ص)

شمارہ میکروفیلم: 1/90 موضوع: تصوّف

شمارہ کتاب: 109

(۵) رسالہ فواید الوصول

نام مولّف: محمّد بن احمد بن نصیر معروف بہ شیخ حسن محمّد

نوع خط: نسخ برگ: 37 سطر: 17 زبان: فارسی

آغاز: الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمّد... امابعد فقد نقل عن الشیخ قطب الاولیاء..... محمد ابن احمد ابن نصیر المعروف شیخ حسن محمد ابن شیخ میان جیو بن شیخ نصیر الدین بن شیخ مجد الدین بن شیخ سراج الدین بن شیخ کمال الدین العلامہ الچشتی.......

نصیر الحق والدّین محمود الاودی چراغ دھلی

توضیحات: در مسایل عرفانی نگاشته شده وخود مولّف می گوید: فواید چندین به جهت وصول باری عزّوجل است و آن شش چیز است

1. دوام وضو، 2. صوم صوری و وصوم معنوی، 3. سلوک، 4. دوام خلوت،

5. نفی خواطر، ٦ ذکر بار بط پیر

شماره میکروفیلم: 2/90 موضوع: تصوّف

شماره کتاب: 110

(٦) رفیق الطلاب

نام مولّف: شیخ محمّد بن شیخ حسن محمّد چشتی احمد آبادی گجراتی) متوفّی 982ه'. /1574م

نام کاتب: برهان الدین چشتی تاریخ و محلّ کتابت: 1279 حیدرآباد، دکن

نوع خط: نستعلیق برگ: 9 سطر: 15 زبان: فارسی

آغاز: حمد مر خالقی را سه محمود فی نفس الامر اوست و ثنای کل مخلوق راجع به اوست و درود نامعدود مر محبوبی را سه اکمل مظاهر اوست......

توضیحات: در سیر و سلوک در پنج » فصل « نگاشته است سه شامل موضوعاتی مانند: توبه، محاسبه نفس، کم خوردن، حبّ عرفان، رضای حق، ترک حرص، تلاش برای مرشد، صلاة، روزه، سخاوت، صیقله قلب، مراقبت، ذکر، سماع و مانند آنها می باشد

شماره میکروفیلم: 120 موضوع: تصوّف

شمارہ کتاب: 143

(۷) الهامات = الهامات اربعین

نام مولّف: شیخ محمّد چشتی بن شیخ حسن محمّد چشتی احمد آبادی گجراتی

نوع خط: نستعلیق برگ: 5 سطر: 15 زبان: فارسی

آغاز: حمد بیحد و ثنای بی عدد مر خدا یرا که به همه حال ودود است و درود نا محدود به آن محبوب که به همه زبان محمود........

توضیحات: در چهل » الهام « نگاشته شده است:

1. پاکی از غیر حق، 2 تفرقه از دل دور کردن، 3 معیت حق، 4 بریدن از غیر حق، 5 نفی خواطر، ۱۶خفای مشاهدات، 7 حصول توحید، 8 رهایی از هوای نفس، 9 از یاد حق لذت یافتن، 10 حقیقت هستی را شناختن، 11 شناختن وجود حق، 12 کاینات را مظهر حق دانستن، 13 الفت مظاهر حق، 14 غنای حق، 15 حق را پاک دانستن، 16 دوری از اتحاد و حلول، 17 وی را از تغیر پاک دانستن، 18 ظهور حق به عالم 19 نیاز همه به حق، 20 همواره در طلب حق بودن، 21 ظهور علم حق، 22 ظهور حق در نیک و بد، 23 ظهور عین حق نبودن، 24 پاکی حق از اضافات، 25 نور حق اصل همه، 26 هر چیز ساعت به ساعت فنا دارد، 27 دانستن ذات خود، 28 مظهر و ظاهر یکی نیستند، 29 قدرت و فعل صادر شدن به اراده حق، 30 علم و علم ارباب مشاهده، 31 تصوّر وحی، 32 تصوّر علیم 33

تصوّر قادر، 34 تصوّر سمیع، 35 تصوّر بصیر، 36 تصوّر مرید، 37 تصوّر سرایت، 38 صفات حق نہ عین ذات 39 نہ غیر ذات است، 40 فھمیدن این رسالہ بامداد شیخ

شمارہ میکروفیلم: 121 موضوع: تصوّف

شمارہ کتاب: 144

(۸) ھدایت المشیخہ

نام مولّف: شیخ محمّد چشتی بن شیخ حسن محمّد احمد آبادی گجراتی

نوع خط: نستعلیق برگ: 14 سطر: 13 زبان: فارسی

آغاز: الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین... امابعد فیقول العبد الحقیر الفقیر الی رحمۃ اللہ الصمد الشیخ محمد

توضیحات: نثر آمیختہ بہ نظم است کہ در شرایط پیرومرشد بودن در بیست وھفت » ھدایت « نگاشتہ شدہ است عشق تا کہ از جانب معشوق نباشد کوشش عاشق بیچارہ بجایی نرسد، -5 مرشد باید در تبدیل اوصاف حمیدہ کوشش کند، -10 مرتبہ تعین ومرتبہ لا تعیین، -15 عشق جزو عرش دلست، -20 مرشد باید در طلب حق تعالی کوشان باشد، -25 مرشد آن باشد کہ در ھیچ مصیبت نعرہ نزند وترش روی نباشد ودر شریعت، طریقت و حقیقت، تمام باشد وصاحب تمکین باشد وشراب تجلّیات بی تکلف نوشد وھر بار » ھل من مزید « گوید، -27 ترک مادیات وعدم دلبستگی بہ آن

شمارہ میکروفیلم: 122 موضوع: تصوّف

شمارہ کتاب:145

(۹) مجموعہ رسائل

نام مولّف: شیخ محمّد بن شیخ حسن محمّد چشتی احمد آبادی گجراتی

نوع خط: نستعلیق برگ:41 سطر:15 زبان: فارسی

توضیحات: شامل سہ(3) رسالہ عرفانی بہ شرح زیر می باشد:

1. رسالۃ التوحید، برگ(12)

آغاز: الحمد للہ ربّ العالمین... پس میگوید ضعیف نحیف فقیر حقیر محمّد بن قطب الاولیاء شیخ الاتقیاء

2. رسالۃ لذات المنتھین، برگ(15)

آغاز: الحمد لولیہ والصلوۃ والسلام علی نبیہ محمد... فیقول العبد

3. رسالۃ راحۃ المریدین، برگ(24)

آغاز: الحمد للہ والصلوۃ والسلام علی نبیہ محمّد وآلہ اجمعین امابعد فیقول العبد الفقیر الحقیر النحیف الضعیف

شمارہ میکروفیلم:123 موضوع: تصوّف

شمارہ کتاب:146

(۱۰) مجموعہ رسائل

نام مولّف: شیخ محمّد بن شیخ حسن محمّد چشتی احمد آبادی گجراتی

نام کاتب: شیخ برھان الدین تاریخ و محلّ کتابت: 1279ھ'. حیدر آباد

نوع خط: نستعلیق و شکستہ برگ: 124 سطر: مختلف زبان: فارسی و عربی

توضیحات: این مجموعہ دارای نو (9) رسالہ عرفانی بہ شرح زیر می باشد

1. رسالۃ الصبر فی الشدّۃ موجب الرفعتہ

آغاز: الحمد للہ ربّ العالمین والعاقبتہ للمتقین والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمّد و آلہ اجمعین

ھذہ رسالۃ شریفۃ اسمھا الصبر فی الشدّۃ موجب الرفعتہ

2. رسالہ چھار برادران

آغاز: الحمد للہ ربّ العالمین... امابعد فلمارای والدی و مرشدی واستاذی جامع

الفروع.....

3. مجالس حسنیہ

آغاز: الحمد للہ الذی ھدانالھذا... امابعد... چون سعادت قدمبوس حاصل شد..

4. رسالۃ السفر والاقامۃ

آغاز: الحمد للہ ربّ العالمین... فیقول العبد الفقیر... ھذہ رسالۃ السفر والاقامۃ

5. رسالۃ الایمان

آغاز: الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمّد و آلہ

اجمعین.....

6. رسالۃ النیّۃ

آغاز: بعد الحمد... امابعد فیقول....

7. رسالۃ الاذکار والمراقبات

آغاز: بعد الحمد... امابعد فیقول العبد الفقیر

8. رسالۃ فی بیان الروح

آغاز: الحمد للہ الخالق الودود والصلوٰۃ والسلام

9. آداب الطالبین

آغاز: الحمد للہ ربّ العالمین... بدان اسعدک اللہ تعالیٰ فی الدارین ھذہ الرسالۃ آداب الطالبین.......

شمارہ میکروفیلم: 124 موضوع: تصوّف

شمارہ کتاب: 147

حضرت شیخ محمد چشتیؒ کی کچھ کتابیں شیخ حسن محمد چشتی کے زمرہ میں شامل کر دی گئی ہیں حالانکہ وہ کتابیں در اصل بعنوان چہل رسائل حضرت شیخ محمد چشتی ہیں حضرت کا شجرۂ نسب اس طرح ہے شیخ محمد چشتی بن شیخ حسن محمد چشتی بن شیخ احمد بن شیخ نصیر الدین ثانی

بن شیخ مجد الدین بن شیخ سراج الدین چشتی بن شیخ کمال الدین علامہ چشتی کی ہیں اور جو کل رسائل کے نام دستیاب ہوئے ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں

(۱) رسالہ تقسیم الاوراد ،عربی (۲) رسالہ چہار برادران ،فارسی (۳) المجالس الحسنیہ، فارسی (۴) رسالہ آداب الطالبین، فارسی (۵) رسالہ رفیق الطلاب، فارسی (۶) رسالہ الہامات فی مرایاامہات الصفات فارسی (۷) رسالہ ہدایتہ المشیخہ، فارسی (۸) رسالہ توحید، فارسی (۹) رسالہ طلب عربی (۱۰) رسالہ لذات المنتہین، فارسی (۱۱) رسالہ راحت المریدین، فارسی (۱۲) رسالہ صبر فی الشدۃ، عربی (۱۳) رسالہ المفلس فی امان اللہ، عربی (۱۴) رسالہ الجمع بین الدنیاوالعقبہ، عربی (۱۵) رسالہ مراجین العشاق من الجر الاشواق، عربی (۱۶) رسالہ تحفتہ السلوک، عربی (۱۷) رسالہ الحیرۃ فی ذات اللہ، عربی (۱۸) رسالہ الناس باللباس، فارسی (۱۹) رسالہ السفر والاقامہ، فاسی (۲۰) رسالہ نکات الاخوان، عربی (۲۱) رسالہ نیّت، فارسی (۲۲) رسالہ ایمان، فارسی (۲۳) رسالہ اذکار و مراقبات، فارسی (۲۴) رسالہ نفس ناطقہ، فارسی (۲۵) رسالہ جواہر العلوم، عربی (۲۶) رسالہ الجہاد اصغر، فارسی (۲۷) رسالہ فوائد الوصول، فارسی (۲۸) شرح قصہ زن گل فردش، فارسی (۲۹) شرح قصہ جماعت مسافران، فارسی (۳۰) رسالہ فی بیان جہاد اکبر، عربی (۳۱) رسالہ انسان دیوانہ، فارسی (۳۲) رسالہ شرح دریائے شہادت، فارسی (۳۳) رسالہ فضل الکسب، فارسی (۳۴) رسالہ طلب الحلال، فارسی (۳۵) رسالہ م۔۔۔۔۔، فارسی (۳۶) رسالہ عجوبۃ العشقو رفعتہ الفسق، فارسی (۳۷) رسالہ الخلوۃ والجلوق، فارسی

(۳۸)رسالہ المسجد والکعبہ، فارسی (۳۹) رسالہ العلم، عربی (۴۰) رسالہ القرآن، فارسی(۴۱) رسالہ النہایتہ ہوالرجوع الی البدایت، فارسی (۴۲)رسالہ من عرف اللہ، عربی

(نوٹ)ان رسائل کی فہرست فقیر کو محمد رمضان معینی توسوی صاحب نے فراہم کی ہے اور یہ تمام رسائل ان کے پاس موجود ہیں۔

(۱۱)رسالہ محمّدیہ

نام مولّف: شیخ محمّد بن شیخ حسن محمّد چشتی متوفّی982ھ/1574م

نوع خط: نسخ برگ:144 سطر:15 زبان: فارسی و عربی

آغاز: الحمد للہ الذی ھو احد لا مثل لہ واحد فرد... صفت عظمت اوست....

توضیحات: انجام افتادہ. در تجلیّات وذات وصفات الھی ونور محمّدی ومقامات عرفانی وسلک وسلوک درچند «لمعہ» بہ شرح زیر نگاشتہ شدہ است

1. انسان کامل خود آئینہ جمال محبوب حق شود،

2. دربیان اقسام آئینہ وظھور آثار او،

3. دربیان محبوب حقیقی ومحب خلق،

4. دربیان محب ومحبوب کہ آئینہ یکدیگر اند وصفت محبوب در آئینہ محب ومانند آنھا

شمارہ میکروفیلم:36 موضوع:تصوّف

شمارہ کتاب:40

(۱۲)استفاضہ الفضیلہ بنہج الوسیلہ=شرح استقامۃ الشریعہ بطریقہ الحقیقہ

نام مولّف: شیخ محمّد بن شیخ حسن محمّد احمد آبادی گجراتی (متوفّی982ھ'. /1574م

نوع خط:نسخ برگ:112 سطر:15 زبان:عربی وفارسی

آغاز:فی بیان قول النّبی صلّی اللّٰدعلیہ وسلّم من عرف نفسہ فقد عرف ربّہ الحمد للہ الذی لم.....یکن

آغاز متن: حامد اللہ الذی جعل الشمس ضیاءً... انّ الشیخ محمد صاحب الزمان والمکان و الحال.......

توضیحات: در توحید، ذات وصفات وتجلیات خداوندی وسبب استکمال ظھور او همراه با براھین ودلایل عقلی ونقلی وبا استناد بہ آیہ ھای قرآنی واحادیث نبوی

شمارہ میکروفیلم:70 موضوع:مناقب

شمارہ کتاب:88

(۱۳)بحر الاسرار والانوار=بحر الاسرار الحسنیہ

نام مولّف: شیخ محمّد فرزند شیخ حسن محمّد احمد آبادی گجراتی) متوفّی982ھ

تاریخ کتابت:1152ھ

نوع خط: نستعلیق برگ: 282 سطر: 27 زبان: فارسی

آغاز: الحمد للہ الذی نوّر قلوب الطالبین بانوارہ والصلوۃ والسلام علی رسولہ الذی ...... اما بعد فیقول العبد الفقیر الی مراد اللہ الصمد.....

توضیحات: این اثر در مسایل عرفانی نگاشتہ شدہ و مشتمل است بر سہ «قسم» کہ ہر قسم بہ سرّ «منقسم گردیدہ. این کتاب قسم اوّل از سہ قسم بہ شرح زیر می باشد

السرّ الاوّل: فی ذکر سورۃ الفاتحہ، 5- فی ذکر التوبہ، 12- فی ذکر التفرقہ و جمع الجمع والجمعیۃ والانصداع الجمع واحدیۃ الجمع، 20- فی ذکر الطلب، 30- فی ذکر الراجعین، 45- فی ذکر حضرت سلیمان (ع)، 52- فی ذکر توجہ الخلق، 60- فی ذکر حضرت حوّا، 70- فی ذکر امام جعفر (ع)، 82- فی ذکر البحار، 90- فی ذکر الارث، 100- فی ذکر الحرام والشبہۃ، 110- فی ذکر حضرت ادریس، 120- فی ذکر السالک والمجذوب والواقف

شمارہ میکروفیلم: 72 موضوع: تصوّف

شمارہ کتاب: 90

(۱۴) شجرہ پیران چشتیّہ

نام مولّف: شیخ محمّد چشتی

نوع خط: شکستہ نستعلیق برگ: 34 سطر: 15 زبان: فارسی

آغاز: الحمد للہ الذی وفق عبادہ للتوبۃ ثم بدّل کل سیئۃ بالحسنۃ

توضیحات: شجره خانواده مولّف است که سلسله خانواده خود را به پیامبر (ص) رسانیده است

شماره میکروفیلم: 93   موضوع: انساب

شماره کتاب: 113

تصنیف شیخ رکن الدین چشتی

(۱) ربیع المعارج

نام مولّف: رکن الدّین احمد چشتی فاروقی عمری

نوع خط: نستعلیق برگ: 418 سطر: 27 زبان: فارسی

آغاز: الحمد لله الذی اغرس اشجار النّبوة من حضرات الاسماء الالهیة و خصّ محمّداً من بینها بالبرزخ.......

توضیحات: این اثر در پنج » قسم « به شرح زیر نگاشته شده است

قسم اوّل: شرح احوال و وقایع و سوانح عهد نبوت حضرت پیامبر) ص(و صحابه کرام و احوال خانواده.

دوّم: شرح احوال تابعین و تبع تابعین و شمایل طبقه صوفیان متقدمین تا طلوع خانواده ها،

سوم: در ذکر مشایخ خانواده های مشهوره،

چهارم: در ذکر مشایخ متأخرین،

پنجم: در ذکر شرح احوال مشائخ گجرات

شمارہ میکروفیلم: 96 موضوع: تذکرہ

شمارہ کتاب: 116

تصنیفات خواجہ جمال الدین ثانی

(۱) البساتین الحسنّیة

نام مولّف: جمال الدّین محمود بن رکن الدّین چشتی

نوع خط: نستعلیق برگ: 34 سطر: 17 زبان: عربی

آغاز: الحمد للہ رفیع الدرجات بدیع الارض والسموات وجدیہ ماوجد وسجدیہ ماسجد... امابعد فیقول العبد الفقیر الی اللہ الصمد جمال الدّین محمّد ابن الشیخ رکن الدین

توضیحات: در سلک وسلوک اسرار ربوبیت در ارتباط باشریعت اسلامی در چندین » بستان « نگاشتہ است در این اثر تنہا دو » بستان « بہ شرح زیر ذکر گردیدہ است.

بستان اول-فی ذکر شرح فاتحۃ الکتاب المنزل علی رسول اللہ (ص)، بستان دوم-فی ذکر اسماء الکتاب المنزل علی ولی اللہ نبی اللہ محمّد علیہ السلام وذکر تلاوتہ

شمارہ میکروفیلم: 95 موضوع: تصوّف

شمارہ کتاب: 115

(۲)البساتین الحسنیۃ)جلد اوّل

نام مولّف: جمال الدّین محمود بن رکن الدّین چشتی

نوع خط: نسخ برگ: 181 سطر: 21 زبان: عربی

آغاز: الحمد للہ الذی ھو الاول بالازیۃ والآخر بالابدیۃ والظاھر بالواحدیۃ

توضیحات: انجام افتادہ است. در -27 بستان « نگاشتہ شدہ است، امادر این نسخہ تنھادہ

(10) بستان « بہ شرح زیر آمدہ است فی ذکر شرح فاتحۃ الکتاب المنزل علی رسول اللہ

(ص)، 5 فی ذکر ولادۃ الصورّیۃ والمعنویۃ، فی ذکر الحذر من اغواء الشیطان الرجیم

شمارہ میکروفیلم: 136 / 4 موضوع: تصوّف

شمارہ کتاب: 160

تصنیفات شیخ حسام الدین محمد فرخ صوفی چشتی

(۱) رسائل الاعجاز (رسالہ دوّم)

نام مولّف: محمّد فرخ بن شیخ رکن الدّین چشتی

تاریخ کتابت: 1184ھ.'

نوع خط: نستعلیق و نسخ برگ: 159 سطر: 15 زبان: فارسی

آغاز: در سواد این رسالہ گلستانھا بسیار است بگلھای گوناگون آراستہ یعنی ھر نامہ گلشنی

است تازہ تر........

توضیحات: در اصول نامہ نگاری بارنگ وبوی عرفانی در دہ » خط « نگاشتہ شدہ است

خط اوّل: درامثلہ وپروانہ ومکتوبات قضات ومشائخ وسادات مشتمل بر دو » حرف »

خط دوّم: در مکتوبات اصحاب مناصب دیوان وکتبہ دیگر اصحاب مشتمل بر دو » حرف. »

خط سوّم: در مکتوباتی بہ تنجیم نسبت آن وعلویات تقویم مشتمل بر سہ » حرف. »

خط چھارم: در مکتوبات متفرّقہ در آب وجواھر واسلحہ مشتمل بر چھار » حرف. »

خط پنجم: در کتابھای آباوامھات واولاد مشتمل بر دو » حرف. »

خط ششم: در کتابھای عربی وپارسی مشتمل بر دو » حرف. »

خط ھفتم: در امثال عربی وپارسی مشتمل بر دو » حرف. »

خط ھشتم: در مکتوبات بیان عاشقان مشتمل بر دو » حرف. »

خط نھم: در اسباب مجلس ورقعات متفرّقہ در پنج » حرف. »

خط دھم: در رقعات وکتابھای متفرّقہ مشتمل بر دو » حرف. »

شمارہ میکروفیلم:35 موضوع: تصوّف ونامہ نگاری

شمارہ کتاب:39

(۲) منشور الخلافہ ودستور الاجازہ

نام مولّف: حسام الدّین محمّد فرّخ معروف بہ خوب میان فرزند رشید الدّین مودود لالا چشتی

تاریخ کتابت:1148ھ

نوع خط: نستعلیق برگ:60 سطر:11 زبان: فارسی

آغاز: ربّ ادخلنی مدخل صدقٍ واخرجنی مخرج صدقٍ... سپاس وستایش مر خالق راکہ جمیع اشیاء راز......

عدم بوجود آوردہ... پس میگوید فقیر حقیر حسام الدّین محمّد فرّخ

توضیحات: این اثر رادر مورد خرقہ پوشانیدن خلافت بہ عم زادہ خود شیخ شھاب الدّین بن شیخ غلام محیی الدّین چشتی نگاشتہ ومسائل عرفانی چون معرفت حق، شریعت، وسماع را مورد بررسی قرار دادہ ونیز تاریخ اعراس بعضی از عرفای معروف رادر آن گنجانیدہ است.

شمارہ میکرو فیلم:42 موضوع: تصوّف

شمارہ کتاب:46

تصنیفات شیخ رشید الدین مودود لالا چشتی

شیخ رشید الدین مودود لالا چشتی گجرات میں سلسلۂ چشتیہ کے کثیر التصنیف بزرگ گزرے ہیں، آپ کی مندرجہ ذیل کتابیں ہیں

(۱) مخزن الانساب

نام مولّف: رشید الدّین مودود لالا بن احمد الفاروقی الچشتی

نوع خط: نستعلیق برگ:337 سطر:15 زبان: فارسی وعربی

آغاز: نیایش وافر وستایش متکاثر مر واجب الوجودی راسہ بہ حکمت ازلی وقدرت لم یزلی.......

توضیحات: انجام افتادہ. مولف در مقدمہ می نویسد: » این رسالہ ایست در بیان نسب آباو اجداد و تفصیل اولاد امجاد و تذکرہ ذراری حضرت سیّد الانبیاء واصحابہ الکرام واهل بیت عظام واعمام وذوی الارحام واولیاء دین کہ از کتب معتبر وروایات ثقہ شنیدہ واستخراج نمودہ ودرین رسالہ فراهم آوردہ است « آغاز از تمهید در بیان ثبوت نسب از طرف مادرو سپس ذکر نسب آنحضرت

شمارہ میکروفیلم: 1/31 موضوع: سیرہ

شمارہ کتابخانہ: 175

(۲) مثال الخلافہ ودستورالاجازہ

نام مولّف: رشید الدّین مودود لالابن شیخ احمد چشتی فاروقی

تاریخ کتابت: 1230ھ.'

نوع خط: نستعلیق برگ: 158 سطر: 15 زبان: فارسی

آغاز: سپاس متوافرہ وستایش متکاثرہ مر شاھد غیب راسہ چندین اشکال

توضیحات: دارای حاشیہ مشتمل بر نظریات علماء ومشائخ چشتیہ کہ دربارہ معرفت حق و مقام فناوبقاومراتب وجودومسائل سماع نگاشتہ شدہ ونیز تاکید گردیدہ کہ یک صوفی واقعی

بر این شش چیز مداومت کند.

ا۔ دوام وضو،

2۔ دوام صوم خواہ صوم صوری باشد یا صوم معنوی،

3۔ خلوت،

4۔ سکوت بجز ذکر حق سبحانہ و تعالی

5۔ مرفوع خواطر کند و ھیچ خطری را در دل راہ ندھد،

6۔ ذکر یا مراقبہ،

یعنی کہ شیخ باید کہ تلاوت قرآن ترک نکند و باید نزد مریدان و مسترشدان خود را با وقار نگہ دارد.

شمارہ میکروفیلم: 33 موضوع: تصوّف

شمارہ کتابخانہ: 81

اس کتاب کا ایک اور قلمی نسخہ ہے جس کی تفصیل یہ ہے

نام کتاب: مثال الخلافت و دستور الاجازہ

نام مولّف: رشید الدّین مودود لالا چشتی بن شیخ رکن الدّین

تاریخ کتابت:1190ه.

نوع خط: نستعلیق برگ:57 سطر:11 زبان:فارسی

شماره میکروفیلم:64 موضوع:تصوّف

شماره کتابخانه:193

(۳) برهان المشیخه وادلة الطریقه

نام مولّف: رشید الدّین مودود لالا بن احمد چشتی فاروقی

نوع خط: نستعلیق برگ:12 سطر:22 زبان:فارسی

آغاز: الحمد لله الذی نوّر قلوب اولیاء بنور... امابعد فیقول العبد الفقیر الراجی الی رحمة الله الودود رشید الدّین

توضیحات: تذکره مختصریست از عرفای بزرگ باذکر طریقه ها و سلسله خانواده های ایشان که از

آغاز از اویس قرنی و به شیخ عقیل شامی پایان می رسد.

شماره میکروفیلم:3/43 موضوع:تصوّف

شماره کتابخانه:273

(4) بحر الاسرار الحسنیه (قسم سوّم)

نام مولّف: رشید الدّین مودود لالا چشتی بن رکن الدّین

نوع خط: نستعلیق برگ: 24 سطر: 19 زبان: فارسی

آغاز: الحمد للہ ربّ العالمین علی کل حال وفی کل حین... امابعد فیقول العبد الفقیر الی رحمۃ الھی.......

توضیحات: موریانہ خوردہ ور طوبت دیدہ است. در سیر زندگی پیامبر اسلام در چھار سرّ نگاشتہ شدہ است

1. در ابتدای نور محمّدی،

2. در استقرار نور محمّدی در رحم آمنہ،

3. در ذکر تولّد نور محمّدی،

4. در ذکر نور محمّدی در رضاع

شمارہ میکروفیلم: 86 موضوع: سیرہ

شمارہ کتابخانہ: 151

(5) لطائف مودودیہ

نام مولّف: رشید الدّین مودود لالا چشتی

نوع خط: نستعلیق برگ: 31 سطر: 15 زبان: فارسی

آغاز: الحمد لمن بدٲ الامر کلہ ویعود الیہ والصلوۃ علی من ید عوا الکل الیہ والتسلیم... امابعد میگوید کمترین

توضیحات: انجام ناقص است. در مسایل عرفانی چون: حقیقت، طریقت، وصل، کشف، ذکر، مرتبہ اجمال، مرتبہ احدیت، مرتبہ اطلاق و نیز درباره عالم ناسوت، ملکوت، جبروت ولاهوت

شمارہ میکروفیلم: 100 موضوع: تصوّف

شمارہ کتاب: 120

اس کتاب کا ایک ناقص نسخہ اور بھی ہے

(6) قرۃ العین

نام مولّف: رشید الدّین مودود لالا چشتی

نام کاتب: محمّد فرّخ بن شیخ رکن الدّین تاریخ کتابت: 1114ھ.

نوع خط: نستعلیق برگ: 9 سطر: 15 زبان: فارسی

آغاز: هوالجمیل وبه الجمال وبه نستعین... الهی الهی انت انت واناوانت.....

توضیحات: در مسایل ورموز عرفانی وشناخت حق تعالی وتجلی نور معرفت ذات الهی با استناد به آیه های قرآنی

شمارہ میکروفیلم: 105/1 موضوع: تصوّف

شمارہ کتاب: 125

(۷) اصطلاحات عرفانی

نام مولّف: رشید الدّین مودود لالا چشتی

نام کاتب: محمّد فرّخ بن شیخ رکن الدّین

نوع خط: نستعلیق برگ: 9 سطر: مختلف زبان: فارسی

آغاز: لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الملک ولہ الحمد... بدان ای بی هیچ اگر دلی داری.......

توضیحات: در ذکر لا الہ الا اللہ، مکاشفات اسرار الٰهی، اصطلاحات عرفانی، تجلیات، اسرار مخفی و سلوک

شمارہ میکروفیلم: 105 / 2 موضوع: تصوّف

شمارہ کتاب: 126

(۸) خرقہ صوفیہ

نام مولّف: رشید الدّین مودود لالا چشتی

نوع خط: نستعلیق برگ: 58 سطر: 11 زبان: عربی

آغاز: الحمد للہ الذی شرح صدور اولیاء... امابعد فیقول العبد الفقیر الحقیر ابو احمد رشید الدّین..........

توضیحات: در آداب خرقہ پوشیدن، ماهیت و انواع آن و اعطا کردن خرقہ از شیخ بہ محب، خرقہ وصل و انتساب و خرقہ کرامت و تقدس آن نزد صوفیان و عرفا

شمارہ میکروفیلم:105/3 موضوع:تصوّف

شمارہ کتاب:127

(۹) مجموعہ رسائل

نام کاتب: رشید الدّین بن شیخ رکن الدّین چشتی

نوع خط: نسخ برگ:118 سطر: مختلف زبان: فارسی و عربی

توضیحات: این مجموعہ شامل چھار رسالہ بہ شرح زیر است

1. (ھفت آیۃ عظیم) ادعیہ واوراد برگ:۱۴

آغاز: ھفت آیۃ عظیم اینست روایت است از رسول صلی اللہ علیہ وسلم وصیّت کرد...

2. (رسالۃ النّیۃ) تصوّف (از شیخ محمّد بن شیخ حسن محمّد) برگ:(۲۹)

آغاز: الحمد للہ ربّ العالمین... امابعد فیقول العبد الحقیر الفقیر الی رحمۃ اللہ الصمد...

3. (رسالۃ الاذکار والمراقبات) تصوّف (از شیخ محمّد بن شیخ حسن محمّد) برگ:(٦٦)

آغاز: الحمد للہ ربّ العالمین والعاقبۃ للمتقین... ھذہ رسالۃ الاذکار والمراقبات...

4. (منشور الخلافۃ ودستور الاجازۃ) تصوّف (از جمال الدّین محمّد) برگ:(۹۲)

آغاز: الحمد للہ الذی بعث الانبیاء ھدایۃ للعباد الی صراط مستقیم و... وبعد فیقول العبد الفقیر الی اللہ الصمد المومن المھیمن جمال الدّین محمّد

شمارہ میکروفیلم:106 موضوع: چند دانشی

شمارہ کتاب:128

(۱۰)مرآت الاولیاء

نام مولّف:رشید الدّین مودود لالا چشتی

نوع خط:نستعلیق برگ:177 سطر:15 زبان:فارسی

آغاز:الحمد للہ الذی جعل قلوب الاولیاء مرآۃ ینعکس فیہ الماضی والحال والاستقبال...

امابعد حق

سبحانہ وتعالی در شأن علمای امت فرمان...

توضیحات:دارای فہرست در ذکر پیامبر، خلفای راشدین، امامان(ع)واولیای کبار نگاشتہ شدہ کہ تعداد آنھا بہ 287 تن می رسد. اسامی برخی آنھا عبارتند از:شیخ ابواحمد چشتی، قطب الدّین مودود چشتی، خواجہ عثمان ھارونی، قطب الدّین بختیار کاکی، حمید الدّین ناگوری، فرید الدّین گنج شکر، نظام الدّین اولیاء، سیّد محمّد گیسودراز ومانند آنھا کہ از حضرت رسول اکرم(ص)آغاز و بہ شیخ بھاء الدّین قادری بہ پایان می رسد

شمارہ میکروفیلم:127 موضوع:تذکرہ

شمارہ کتاب:150

(۱۱)مخبر الاولیا

نام مولّف:رشید الدّین مودود لالا چشتی

نوع خط: نستعلیق برگ: سطر: 17 زبان: فارسی (یک جلد)

آغاز: بسم اللہ الرحمن الرحیم

سپاس وافر ونیایش متکاثر مرشاید غیب راسہ از نسیم شامل........

تصنیفات خواجہ محمود بن شیخ حسام الدین چشتی

(ا) نورالاولیاء

نام مولّف: شیخ محمود بن شیخ حسام الدّین محمّد فرّخ

نوع خط: نستعلیق برگ: 12 سطر: 17 زبان: فارسی

آغاز: الحمد للہ الذی نوّر قلوبنا بہ بمحامد اصفیائہ بفضلہ العمیم وھدانا الی معارف اولیائہ بلطفہ القدیم امابعد فیقول العبد الفقیر ...لمارأیت تذکرۃ الاولیاء العظام وعرفاء الکرام خصوصا بزرگان خاندان عالیہ چشتیہ نظامیہ......

توضیحات: انجام افتادہ است. در ذکر تعداد وحی کہ برپیامبر) ص (نازل شدہ ونیز دربیان مقامات ومراتب تصوّف وسلک وسلوک نگاشتہ شدہ. مولف نخست ھر مقام راتعریف نمودہ وسپس بہ شرح آن پرداختہ است

شمارہ میکروفیلم: 52 موضوع: تصوّف

شمارہ کتاب: 68

(۲) تبصرہ التوحید و خلافت التسوید

نام مولّف: شیخ محمود بن شیخ حسام الدّین محمّد فرّخ معروف بہ خوب میان بن رشید الدّین

لالا

چشتی

نوع خط: نستعلیق برگ: 16 سطر: 17 زبان: فارسی

آغاز: الحمد للہ الذی نوّر قلوبنا بمحامد اصفیایہ بفضلہ العمیم... امابعد فیقول الفقیر الحقیر

تراب اقدام درویشان الراجی الی رحمۃ اللہ الودود الشیخ محمود..

توضیحات: در زندگینامہ، مناقب، فضایل و خوارق » فضیل بن عیاض « و » ابراھیم بن

ادھم بلخی نگاشتہ و در ضمن مسائل عرفانی را در قالب حکایات آوردہ است

شمارہ میکروفیلم: 44 موضوع: تذکرہ

شمارہ کتاب: 51

تمام شد

حوالہ جات وحواشی

(1)ماثر الکرام (فارسی) دفتر اول ص ۷

(2)نفحات الانس ص ۵۶۰

(3)گلزار ابرار ص ۴۳

(4)گلزار ابرار ص ۴۴

(5)اخبار الاخیار ص ۳۹۳

(6)گلزار ابرار ص ۱۳۸ تا ۱۳۹

(7)گلزار ابرار ص ۱۱۶

(8)گلزار ابرار ص ۱۰۲، ۱۰۴

(9)مر آت الاولیاء قلمی ص ۱۶۵ تا ۱۷۵

(10)حضرت بابا بارک اللہ چشتی کا ذکر کتاب خاتمہ مر آت احمدی میں سلسلہ چشتیہ کے بزرگ کی فہرست میں بھی موجود ہے

(11) خزینتہ الاصفیاء ص ۲۲۵

(12)خزینتہ الاصفیاء ص ۲۱۹

تقریظ

الحمد للّٰہ رب العالمین والصلوت والسلام علی رسول الکریم
خاتم النبیین محمد و آلہ و اصحبہ و بارک وسلم

محترم شہروز احمد صاحب سلسلہ سلیمانیہ سے تعلق رکھتے ہیں، درس نظامی پڑھ رہے ہیں اور اپنے مشائخ کی تعلیمات کی اشاعت کا جذبہ رکھتے ہیں۔ خلیفہ نور محمد مدنی تونسوی کے ذریعے جناب کا مجھ سے رابطہ ہوا۔ پھر ہر وقت مشائخ چشتیہ کے ملفوظات و احوال کی کتب کا تذکرہ کرتے رہتے۔ ایک دن کہا مجھے حضرت خواجہ اللہ بخش تونسوی رضی اللہ تعالی عنہ کے ملفوظات پر مشتمل کتاب مفید السالکین کے خطی نسخہ کا عکس دیں، میں اس کا اردو ترجمہ کرنا چاہتا ہوں۔ راقم نے کہا اس کتاب کا ترجمہ پیر طریقت حضرت خواجہ غلام اللہ بخش صاحب معینی نظامی محمودی سلیمانی تونسوی مد ظلہ العالی کے حکم پر حضرت مولانا فقیر محمود سدیدی صاحب نے کیا ہے۔ کیوں کہ وہ ترجمہ ہو چکا ہے اور فارسی نسخہ بھی نامکمل ہے۔ راقم نے کہا اگر آپ کو شوق ہے تو آپ مفتاح الکرامات کا ترجمہ کر لیں تو انہوں نے حامی بھر لی۔ راقم نے کافی عرصہ پہلے مفتاح الکرامات کے عکسی نسخہ کی پی ڈی ایف بنوا کر موصوف کو سینڈ کی تھی۔ یہ نسخہ 813 صفحات پر مشتمل تھا، آخری صفحہ موجود نہیں تھا، اسی طرح ابتدائی صفحہ بھی پھٹا ہوا تھا۔ اسی ماہ مارچ 2022 میں حضرت خواجہ محمد عرفان صاحب چشتی نظامی فاروقی سکنہ احمد آباد گجرات اولاد امجاد حضرت خواجہ شیخ محمد چشتی نے

راقم الحروف کی خواہش پر نسخہ خانقاہ چشتیہ احمد آباد گجرات کے تقریباً 120 صفحات سینڈ کیے۔ حضرت خواجہ محمد عرفان صاحب سلسلہ چشتیہ کے مشائخ کے احوال وملفوظات شائع کرانے میں بڑی گہری دلچسپی رکھتے ہیں۔

حضرت خواجہ محمد عرفان صاحب کے ساتھ راقم الحروف کا رابطہ سید عاطف کاظمی صاحب اجمیری کی وساطت سے ہوا تھا۔ صاحبزادہ محمد عاطف کاظمی صاحب اجمیری کو بھی مشائخ چشتیہ کی کتب کی اشاعت کا بہت ذوق وشوق ہے تگ ودو کرتے رہتے ہیں فارسی سے بہت شغف رکھتے ہیں۔

محترم شہروز احمد صاحب نے کتاب کے اقتباسات فارسی کا انتخاب کر کے حضرت خواجہ یحییٰ مدنی رضی اللہ تعالی عنہ کے احوال وملفوظات کا ترجمہ کیا ہے۔ اللہ تعالی اسے جزاخیر عطا فرمائے اور علم نافع عطا فرمائے۔ ترجمہ کے بارے میں انہوں نے مقدمہ میں وضاحت کر دی ہے۔ یہ کتاب مفتاح الکرامات کا انتخاب ہے۔

یکے از غلامان خواجگان چشت

محمد رمضان معینی تونسوی

27 مارچ 2022ء

تونسہ شریف

تقریظ

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على رسول الله صلى الله عليه وسلم وعلى آله وأصحابه أجمعين

بر صغیر ہند و پاک میں عزیزم شہروز احمد نے سب سے پہلے مفتاح الکرامات کا انتخابی و تحقیقی ترجمہ کیا ہے اس کے لئے فقیر ان کو ہدیہ تبریک پیش کرتا ہے۔ البتہ کتاب کی ضخامت کے اعتبار سے انتخابات کافی کم ہیں مگر جو بھی ہے کافی اچھے انتخابات ہیں چونکہ در طریقت ہر چہ پیش آید خیر اوست (مرد سالک کو راستہ میں جو کچھ بھی پیش آئے اسی میں اس کی بھلائی ہے) محققین اور سالکان راہ طریقت کے لئے یہ کاوش عزیزم کی قابل قدر ہے اس ضمن میں فقیر یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہے کہ یہ تذکرہ متضاد بیانی اور ضعیف روایات کی آمیزش سے خالی نہیں ہے لہذا محققین حضرات اگر اس کتاب کا تحقیقی متن مرتب کریں تو ان اغلاط کی نشان دہی ضرور کریں۔

سید عاطف حسین کاظمی چشتی

موروثی خادم و گدی نشین حضور خواجہ غریب نوازؒ

28مارچ2022ء

اجمیر شریف

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مقدمہ

اللہ پاک کے بابرکت نام سے آغاز کرتا ہوں۔ ہر تعریف اس ذات کو سزاوار ہے۔ **وہی ذات** جس نے جہانِ ساکت میں **حرکت** اور **قلب صوفی** میں برکت رکھ دی۔ **وہی ذات** جس نے حباب کو حیات اور عشق کو ثبات عطا فرمایا۔ وہی ذات جس نے رنج سے **پر قلوب** کو ساز و سوز عطا فرمائی۔ **درود و سلام** حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر اور تمام پر۔

اس ناچیز کو اللہ تعالیٰ نے مشائخ کی خدمت پر مامور کیا یہ میرے حق میں بڑی سعادت مندی کی بات ہے۔

زیر نظر کتاب **مفتاح الکرامات** ملفوظات و احوال قطب مدینہ حضرت **شیخ یحییٰ مدنیؒ** م 1101ھ مدفن مدینہ ، اس کتاب کا تعارف سب سے پہلے **تاریخ مشائخ چشت** از خلیق احمد نظامی میں پڑھا تھا۔

" ان کے تفصیلی حالات کے لیے معارج الولایت فی مدارج الہدایت کا مطالعہ کرنا چاہیے۔ان کے ملفوظات مفتاح الکرامات کے نام سے محمد فاضل بن شیخ فیروز نے ترتیب دیے تھے۔"(1)

حضرات چشت کے کرم سے اور والدین کریمین کی دعاؤں سے مجھے ایسے کاموں پر سب سے زیادہ جناب مولوی محمد رمضان معینی صاحب اکساتے ہیں۔ خیر ابھی تک حضرت مولوی صاحب سے ملاقات تو نہ ہو سکی مگر حضرت مولوی صاحب کو ویسے صدہا بار مل چکا ہوں۔

حضرت قطب مدینہ کے احوال میں بہت سے حضرات نے آپ کو سادات میں شامل کیا ہے۔ ایسا ہر گز نا ہے، آپ فاروقی النسل ہیں۔ کبھی حیات نے فراغت بخشی تو ان کے تحقیق نسب پر رسالہ لکھوں گا۔ حضرت قطب مدینہ کی مستند ترین سوانح حیات و ملفوظات کا مفتاح الکرامات واحد مجموعہ ہے۔ جس کو ہر صاحب علم و عقل سر اور آنکھوں پر رکھے۔ راقم نے انتخاب میں کوئی خاص ترتیب نہ رکھی ہے۔

ڈاکٹر عبد العزیز ساحر صاحب نے اس کے تین نسخوں کی خبر دی ہے:

1۔ مفتاح الکرامات، کاتب ناشناس، 813ص

2۔ مفتاح الکرامات، کتب خانہ درگاہ عالیہ چشتیہ احمد آباد گجرات، نستعلیق و نسخ، برگ، 17/300 سطور

3۔ مفتاح الکرامات، برٹش لائبریری لندن (2)

احمد منزوی نے جلد نمبر 11 میں اس کے ایک نسخہ کی خبر دی، جسے صاحبزادہ نعیم اختر قمر مجددی صاحب نے دریافت کیا:

158۔ مفتاح الکرامات

در احوال و مناقب و کرامات و آموزش ھای اخلاق و عرفانی شیخ یحییٰ چشتی معشوق اللہ در سال ھا1105-1106ھ (1693-1695م) نگاشتہ است۔"(3)

مصنف کے احوال پر فی الحال تو مفتاح الکرامات کے علاوہ کوئی حوالہ میسر نہ آیا۔ یہ بھی مصنف کا ایک بڑا احسان ہے کہ انہوں نے اپنے حالات کتاب میں درج کر کے کتاب کو سند بخش دی۔

مصنف نے مقدمے میں اپنا نام و نسب یوں لکھا ہے:

" محمد فاضل بن شیخ فیروز بن محمد علی بن شیخ معروف بن شیخ علاؤالدین بن شیخ خواجہ علی شیر بن حضرت قطب الاقطاب شیخ احمد زندہ پیر بن شیخ علی شہباز بن حضرت قطب الاقطاب برگزیدہ ذوالجلال شیخ ملھی قتال بن شیخ قطب الواصلین شیخ سلیمان دانا بن حضرت قطب العارفین برہان الواصلین شیخ احمد جونمرد بن حضرت مولانا شیخ موسیٰ بن حضرت شیخ محمود بن حضرت مولانا شیخ ابراہیم "(4)

شیخ فاضل اپنی ولادت سے قبل ایک بشارت تحریر کرتے ہیں:

"میری ولادت سے قبل ناچیز کی والدہ نے خواب دیکھا، ایک شخص سامنے شمع رکھ کر قرآن کی تلاوت کر رہا ہے۔ پھر قرآن و شمع میری والدہ کو دے گیا۔ والدہ جب بیدار ہوئیں انہوں نے یہ خواب حضرت سید جعفر بخاری عرف بدر عالم کی خدمت میں عرض کیا کے قرآن تو ایمان کی بشارت ہے اور شمع فرزند کی بشارت ہے۔ اللہ نے چاہا تو نیک بخت فرزند ہو گا، اور اپنے جد امجد کا کپڑا عطا فرمایا، میری والدہ کو فرمایا جب فرزند پیدا ہو تو اسے اس کپڑے میں لپیٹنا۔"(5)

شیخ فاضل گجراتی اپنی ولادت کے متعلق تحریر کرتے ہیں:

"28 شعبان المعظم 1065ھ بروز جمعہ بعد از نماز جمعہ ناچیز پیدا ہوا۔"(6)

"چار سال چار ماہ چار دن کا ہوا تو مکتب بھیج دیا گیا۔"(7)

"آٹھ سال کی عمر میں مولانا عبد الحلیم بن شیخ نوح شطاری کی خدمت میں بھیج دیا گیا جو بہندیری پور متصل نوگزہ پیر مسجد خان محمد کورہ میں قیام پذیر تھے۔"(8)

زبان کی لکنت کا ذکر کرتے ہیں:

"جب مجھے قرآن پڑھنے کے لیے بھیجا جاتا تھا اس وقت میری زبان میں بڑی لکنت یعنی کند تھی۔ مخارج صاف طریقہ سے ادا نہ ہوتے تھے۔ ایک دن بندہ ناچیز مکتب جا رہا تھا۔

دریں اثنا دیکھا کہ جب میں جوہری واڑہ کے دروازے کے سامنے آیا۔ ایک نورانی صورت والے بزرگ داڑھی مبارک سفید، لباس فاخرہ میں ملبوس، ان سے عطر کی خوش بو مجھے آ رہی تھی۔ انہوں نے اپنا ہاتھ میرے سینے پر پھیرا فرمایا اے محمد فاضل تیری زبان کی لکنت دور ہو جائے گی۔ زبان صاف اور یاداشت میں اضافہ ہو گا، چند باتوں کے بعد نظروں سے او جھل ہو گئے۔ اس معاملے سے میں بڑا حیران ہوا۔ عنایتِ الٰہی سے اس روز سے لکنت تو گئی فہم میں بھی اضافہ ہوا۔ "(9)

شیخ فاضل اپنی بیعت کا ذکر کرتے لکھتے ہیں:

"جب میری عمر بیس سال ہوئی، دوستوں نے کہا آپ کہیں بیعت ہو جائیں۔ میں نے عرض کی بندہ حضرت پیر دستگیر عبد القادر جیلانی کے سلسلے میں مرید ہونے کا خواہشمند ہے۔"(10)

اتفاقاً ایک دن عالم غیب سے میں نے یہ مشاہدہ کیا کہ شیخ عبد الفتاح قادری نے میرا ہاتھ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی کے ہاتھ میں دے دیا اور اسی مجلس میں حضرت قطب مدینہ شیخ یحییٰ مدنیؒ بھی تشریف فرما تھے۔ شیخ عبد القادر جیلانی نے میرا ہاتھ شیخ یحییٰ مدنی کے ہاتھ میں دے دیا۔"(11)

"حضرت مولانا نے نہایت محبت سے فرمایا جا اور حضرت قطب مدینہ کی بارگاہ میں مرید ہو جا۔، قربِ ایزدی کا یہی طریقہ ہے۔"(12)

"شیخ عبد السلام بن شیخ اسماعیل و ملک فتح محمد بن داؤد و اسماعیل بن شیخ اسحاق و غیرہ، تمام میرے ہمراہ حضرت قطب مدینہ کی خدمت اقدس میں دست بیعت ہونے کے لیے روانہ ہوئے۔ خانقاہ میں وضو کیا، حجرہ مقدسہ جہاں سے عالم کو فیض جاری تھا، میں داخل ہوا اور دیکھا کہ حضرت قطب مدینہ اور مولانا شیخ رکن الدین بن شیخ عبد الرشید بن شیخ سراج بن شیخ محمد چشتی اور شیخ صدر الدین بن شیخ نصیر الدین محمود بن حضرت قطب الاقطاب معشوق اللہ یہ تمام حجرے میں تشریف فرما تھے۔ ناچیز کو دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا بیٹھ جائیں۔ میں بیٹھ گیا، میں نے عرض کی مولانا عبد الفتاح کی اجازت سے آیا ہوں انہوں نے بھیجا ہے۔ اس کے بعد حضرت قطب مدینہ نے حضرت شیخ رکن الدین کی طرف دیکھا اور فرمایا بھائی رکن ان کو مولانا عبد الفتاح قادری نے بھیجا ہے یعنی جام تیار ہے، زیادہ محنت درکار نا ہو گی۔ اس کے بعد ناچیز کو سلسلہ عالیہ قادریہ میں بیعت فرمایا، تین بار استغفر اللہ کا حکم فرمایا۔"(13)

"حضرت قطب مدینہ نے فرمایا جو اشغال و ازکار شیخ عبد الفتاح قادری نے آپ کو فرمائے ہیں، ان سے غافل نہ ہونا ان میں مشغول رہنا، بعد ازاں فرمایا مسجد میں نفل پڑھ لو۔"(14)

شیخ فاضل گجراتی کی سن وفات اور جائے مدفن تاحال معلوم نہ ہو سکا، تلاش جاری ہے۔

میرے استاد صاحب فرماتے ہیں بیٹا اگر تم اپنے اندر نقائص کو نہیں دیکھ سکتے تو تم کبھی خصائص کو نہیں دیکھ سکوگے۔ خیر میں کوئی اتنا ماہر تو ہوں نہیں کہ ترجمے کو لباس فن میں ملبوس کر کے لغت کی قلم سے سلائی کر دوں۔ میں ہر اس انسان کی تنقید کو سر بچشم کرتا رہا ہوں جو میری اصلاح کرتے ہیں۔ مگر چند حضرات تو بیزار ہو کر اپنی علمی حقانیت کا ٹوکرا میرے اوپر پھینکنے کو ہمہ وقت تیار رہتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو میں بھی کسی مول نہیں جانتا۔ میری ان سے یہی عرض ہے کہ اگر مجھ سے بہتر ترجمہ کا حق ادا نہیں ہو سکا تو آپ خود ترجمہ فرمائیں۔ اساتذہ کرام تو میرے سر کا تاج ہیں اور میرے لیے فخر کا باعث ہیں۔

اول تو ترجمے کا اسلوب ہر اس مترجم کا علیحدہ ہے جو خالص اپنا کام کرتا ہے۔ مگر اس کے کام پہ چربے کا سوال اٹھانا ہی بے وقوفی ہے۔ دوسرا میں نے مصنف کی تقلید کی وہ ایسے کہ فاضل مصنف نے معاملات منتشر کر دیے اور میں نے بھی منتشر ہی رکھے، البتہ میں نے حیات و ملفوظات کو علیحدہ کر دیا۔ مصنف نے ملفوظات کو جس طرح (حیات و ملفوظات کو یکجا کر کے) پیش کیا ہے، بسا اوقات ملفوظ کا تعین کرنے میں بہت مشکل ہو جاتی ہے۔ مصنف نے حضرات مشائخ کو القابات سے نوازا ہے، جو ان کی مشائخ سے عقیدت کا بڑا ثبوت ہے، اس میں بہت سے القابات ملتے جلتے ہیں جن سے بسا اوقات غلطی لگ سکتی ہے ۔ ساتھ ہی مصنف نے اپنے افادات بھی شامل کیے۔ چند ایک معاملات کے علاوہ مصنف کی یہ کوشش باکمال ولازوال ہے۔

مصنف نے دیگر سلاسل کے حضرات کا تذکرہ بھی شامل کیا ہے۔ ان کے افادات کو بھی نقل کیا ہے۔ رمضان صاحب کے بقول چالیس حضرات کا تذکرہ شامل ہے، خیر اتنے ہی ہوں گے، میری رائے کم وبیش کی ہے۔

ترجمہ جو قارعین کے پیش نظر ہے یہ اس ناچیز کی دوسری کوشش ہے۔ مجھے رمضان صاحب فرماتے ہیں تم پریشان نہ ہونا، چلتے رہنا، سب غلطیاں کر کے ہی سیکھتے ہیں اور فرماتے ہیں جتنے بھی نامور لوگ ہیں، کہاں ممکن ہے کہ ان سے غلطی واقع نہ ہوتی ہو۔ ساتھ یہ تلقین بھی فرماتے ہیں، جہاں آپ کی غلطی ہو وہاں سے رجوع ضرور کرو اور مشائخ کے دامن سے وابستہ رہو۔ جب جب میں حوصلہ ہار جاتا ہوں وہ مجھے ایک شفیق دوست واستاد کی مانند حوصلہ دیتے ہیں۔ ڈاکٹر عبد العزیز ساحر صاحب کا شکر گزار ہوں، میرے ہر سوال کا جواب دیتے رہے اور کبھی کوفت نہ فرمائی۔

سب سے بڑی شفقت تو صاحب زادہ نعیم اختر قمر مجددی صاحب کی ہے۔ ان سے میں نے دیوان جمن کی تصحیح کروائی۔ مجددی صاحب علالت و مصروفیات کے باوجود میرے سوالات کے جوابات دیتے رہے اور ساتھ ہی جہاں مشکل عبارتیں تھیں ان میں معاونت فرماتے رہے۔ مخطوطے سے کیسے پڑھنا ہے، الفاظ وجملوں کی تفہیم، اطراف میں موجود الفاظ کا مطلب حاشیہ وغیرہ ان سب کے سیکھنے میں بڑا گیان لیا ہے۔ اول اول تو رمضان صاحب رہنمائی فرماتے تھے اور الحمد للہ اب بھی فرماتے ہیں۔ مجددی صاحب نے

خصوصی مہربانی فرمائی جو مجھے حرف آشنائی کا تھوڑا بہت گیان دیا ہے۔ خدا تعالی انہیں صحت کاملہ عطا فرمائے۔

بہت سے حضرات کا شکوہ تھا انتخاب کیوں کیا ہے، ان کی خدمت میں عرض ہے کہ ایک تو میں تو مبتدی ہوں، باقی میری خواہش ہے کہ ان تینوں قلمی نسخوں کا جو ابھی تک دریافت ہوئے انہیں سامنے رکھ کر اس کا متن مرتب ہو۔ امید کرتا ہوں ڈاکٹر معین نظامی صاحب جیسا بندہ ضرور اس کام کی طرف توجہ کرے گا۔ خیر اگر کچھ نہ کیا گیا تو رمضان صاحب مجھے ضرور اکسائیں گے، خیر جس کا مقدر ہو اوہ لے اڑے گا۔

میں تو مشائخ کا عاشق ہونے کا دعوی ہی کر سکتا ہوں اور عاشق نشیب کی طرف بہنے والے اس سیلاب کی مانند ہے جو ہر چیز کو بہا کے لے جاتا ہے۔

خوش خبر باشی اے نسیم شمال

کہ بہ ما می رسد زمان وصال

فاضل گجراتی نے حضرت شیخ یحییٰ مدنیؒ کی صحبت پائی، کتاب میں آپ کے ملفوظات کو شیخ رکن الدین اور آپ کے جید مریدوں سے روایت کیا۔ حضرت قطب مدینہ کے فاروقی النسب ہونے، اور آپ کے ملفوظات نیز جامع احوال پر یہ واحد دستیاب مجموعہ ہے۔ اسی سے مرآۃ احمدی اور تذکرہ اولیائے دکن والے نے استفادہ کیا۔

حضرت چراغ دہلی کو شیخ محمد بلاق صاحب مطلوب الطالبین نے سید لکھ دیا:

"حضرت شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلی بن شیخ یحییٰ اودھی۔ آپ حضرت سلطان المشائخ کے مرید اور خلیفہ اعظم ہیں۔ فردوسیہ قدسیہ کے مصنف نے آپ کا نسب امیر المومنین حسین بن علی المرتضیٰؑ پر منتہی کیا ہے۔"(15)

صاحب فردوسیہ قدسیہ نے ایسا کچھ لکھا ہی نہیں ہے۔ ملاحظہ ہو ذخیرہ شیرانی میں موجود فردوسیہ قدسیہ، جس کی نقل میرے پیش ہے۔

"ذکر بیست و یکم: بعض از احوال سراج العارفین، حجۃ الواصلین، برہان العاشقین مستغرق بحر شہود حضرت مخدوم شیخ نصیر الدین محمود اودھی قدس سرہ ۔۔۔ تا الخ"(16)

فردوسیہ میں آپ کے احوال کو مصنف نے پچیس صفحات پر تحریر کیا، مگر کسی ایک صفحے پر بھی نسبت حسینی کا ذکر نہ کیا۔

ایسے ہی غلام سرور لاہوری نے اپنی کتاب خزینۃ الاصفیاء میں آپ کو سادات میں شامل کر دیا۔ خواجہ نصیر الدین چراغ دہلی کے بارے میں مفتی غلام سرور لاہوری لکھتے ہیں:

"واز سادات حسنی بودند"(17)

خواجہ کمال الدین علامہ کے حق میں بھی ایسے ہی عبارت لکھ ڈالی:

" شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلی و خواہر زادہ حقیقی وے است سلسلہ نسب وے با امیر المومنین حسن رضی اللہ عنہ میر سید"(18)

آپ کا تذکرہ چند صفحات پر رحیم بخش فخری نے بھی کیا:

" تجلی بیست و نہم در بیان مجملی از احوال حضرت شیخ المشائخ حضرت شیخ یحییٰ مدنیؒ خلیفہ اکبر و قائم مقام اعظم حضرت شیخ المشائخ محمد است رضی اللہ تعالیٰ عنہ مادر ابتدا برائے تحصیل علم ظاہری خود را مصروف داشت۔۔۔ تالخ"(19)

شجرۃ الانوار مصنفہ رحیم بخش فخری کا عکس مولوی محمد رمضان معینی صاحب نے اس وقت دیا، جب راقم حالات پر کام مکمل کر چکا تھا اس وجہ سے راقم نے مقدمہ میں ذکر کرنا ہی مناسب جانا۔

حاجی نجم الدین و خلیق احمد نظامی صاحب نے مفتاح الکرامات مصنف فاضل گجراتی کی خبر دی ۔ مگر جب دونوں حضرات نے قطب مدینہ کے مفصل حالات کا اشارہ معارج الولایت کی طرف فرمایا، تو یہاں مصنف کا نام دونوں حضرات نے ہی نہیں لکھا۔

خلیق احمد نظامی لکھتے ہیں:

" ان کے تفصیلی حالات کے لیے معارج الولایت فی مدارج الہدایت کا مطالعہ کرنا چاہیے۔ان کے ملفوظات مفتاح الکرامات کے نام سے محمد فاضل بن شیخ فیروز نے ترتیب دیے تھے۔"(20)

حاجی نجم الدین سلیمانی لکھتے ہیں:

" آپ کے مفصل احوال معارج الولایت فی مدارج الہدایت میں موجود ہیں۔ نیز محمد فاضل بن شیخ فیروز جو آپ کے مریدوں میں سے ہیں نے مفتاح الکرامات کے نام سے ایک کتاب لکھی ہے۔ جس میں آپ کے ملفوظات اور مفصل حالات کا ذکر ہے۔"(21)

اب جب حضرت اقبال مجددی صاحب کی کوشش سے شائع شدہ معارج الولایت کو دیکھاتو الاماشاء اللہ میں یہ کہنے میں ذرا بھر عار محسوس نہ کروں گا کہ دونوں حضرات نے معارج الولایت کا تفصیلی مطالعہ نہ فرمایا ہو گا، یا پھر وہ معارج الولایت ہی کوئی اور ہو گی۔ اب یہاں دونوں حضرات نے معارج کے مصنف کا ذکر تک نہ کیا ہے، اس سے بھی اشکال پیدا ہوتے ہیں۔ خیر میں واضح کر دوں میں نے معارج الولایت کو دو دن لگا کر دیکھا ،اس میں مفصل والی بات نہ پائی۔

حضرت اقبال مجددی صاحب نے فہرست میں جس صفحہ نمبر کی اطلاع دی ، وہ حالات وہاں موجود ہی نہیں۔

مولاناوحید الدین خان نے بڑی اچھی بات لکھی:

"وسائل اگر کم ہوں تو کارکردگی کی زیاتی سے آپ اس کی تلافی کر سکتے ہیں۔ آپ کی تعداد اگر فریق ثانی کی تعداد کا نصف ہے تو آپ دوگنی محنت کا ثبوت دے کر زندگی میں اس کے برابر ہو سکتے ہیں۔"(22)

شیخ فاضل تذکرہ نویس ہونے کے ساتھ ایک بہترین شاعر تھے۔

حضرت قطب مدینہ کے احوال پر دستیاب کتب کی فہرست ذیل میں دے رہا ہوں:

1۔ اسلام کی زندہ تحریک چشتیت، عبدالغفور غوری

2۔ انوار العارفین، حافظ محمد حسین

3۔ آثار الاولیاء، سید محمد اکرم اکرام

4۔ آداب الطالبین (ضمیمہ)، شیخ محمد چشتی (مجلس شوری، قلمی)

5۔ بہار چشت، داکٹر محمد اسحاق قریشی

6۔ تاج العارفین، پیر محمد اجمل چشتی

7۔ تاریخ خواجہ اجمیر، محمد اکبر خان

8۔ تاریخ مشائخ چشت، خلیق احمد نظامی

9۔ تحفۃ الابرار، مرزا آفتاب بیگ

10۔ تذکرہ اولیائے پاک و ہند، مرزا اختر دہلوی

11۔ تذکرہ اولیائے دکن، مولوی ابو تراب

12۔ تذکرہ خواجگان تونسوی، پروفیسر افتخار احمد چشتی

13۔ تذکرہ خواجگان چشت سیکر شریف، حکیم محمد حسین بدر

14۔ تکملہ سیر الاولیاء، خواجہ گل محمد

15۔ خزینۃ الاصفیاء، غلام سرور لاہوری

16۔ خواجگان چشت گجرات، سید محمد فضل المتین چشتی

17۔ خواجہ سلیمان تونسوی اور ان کے خلفاء، ڈاکٹر محمد حسین للہی

18۔ داستان اولیاء، نصیر احمد چشتی

19۔ شجرۃ الانوار، رحیم بخش فخری

20۔ قبلہ عالم، پروفیسر افتخار احمد چشتی

21۔ مخزن چشت، خواجہ امام بخش مہاروی

22۔ مرآۃ احمدی، مرزا محمد حسن

23۔ معارج الولایت، عبد اللہ خویشگی

24۔ مفتاح الکرامات، شیخ محمد فاضل

25۔ مناقب المحبوبین، حاجی نجم الدین سلیمانی

26۔ مناقب فریدی، شہزادہ احمد اختر

27۔ نزہۃ الخواطر، عبد الحی بریلوی

28۔ ہفت اقطاب، غلام جہانیاں معین قریشی

بندہ ناچیز نے اختصار کے پیش نظر مقدمہ مختصر لکھا با ایں سبب کہ یہ کتاب کی تعارفی اشاعت ہے۔ آخر میں ان تمام حضرات کا شکر گزار ہوں، جنہوں نے اس کتاب پر کام میں میری مدد کی۔ پیارے دوست محمد زین العابدین آف دیپالپور کا خصوصی شکریہ کے حوالہ جات و مسودہ کمپوز کرنے میں بڑی برق رفتاری سے کام کیا۔

چند لوگ میرے دل کے قریب ہیں، مگر کوئی دوست تخت دل پر استوار بھی ہوتا ہے۔ اور وہ جناب محمد منشا خان صاحب ہیں، جو میری ہر کوشش ایسی بنا دیتے ہیں کہ بیان سے باہر، ان کے حق میں بس یہی لکھوں گا:

دل اندر ذکر تو بستم

یکے از غلامان خواجگان چشت

محمد شہروز احمد

20مارچ2022ء

Scanned with CamScanner

حوالہ جات وحواشی

(1) تاریخ مشائخ چشت، خلیق احمد نظامی، مشتاق بک کارنر، ص382

(2) تصفیہ، کتب خانہ انوریہ (کاکوری، انڈیا)، ص166

(3) فہرست مشترک، احمد منزوی، مرکز تحقیقات فارسی ایران وپاکستان، جلد 11، ص 933،34

(4) مفتاح الکرامات، محمد فاضل گجراتی (قلمی عکس، مملوکہ محمد رمضان معینی صاحب)، ص4

(5) ایضاً، ص307

(6) ایضاً، ص307،8

(7) ایضاً، ص308

(8) ایضاً

(9) ایضاً

(10) ایضاً، ص310

(11) ایضاً

(12)ایضاً، ص12، 311

(13)ایضاً، ص14، 313

(14)ایضاً، ص315

(15)مطلوب الطالبین، محمد بلاق دہلوی، فضلی سنز، ص57، 256

(16)چشتیہ بہشتیہ فردوسیہ قدسیہ، علاء الدین ثانی برناوی (قلمی، مملوکہ ذخیرہ شیرانی)

(17)خزینۃ الاصفیاء (فارسی)، غلام سرور لاہوری، مطبع ثمر ہند نولکشور، ص353

(18)ایضاً

(19)شجرۃ الانوار، رحیم بخش فخری (قلمی، مملوکہ محمد رمضان معینی صاحب)

(20)تاریخ مشائخ چشت، ص382

(21)مناقب المحبوبین، حاجی نجم الدین سلیمانی، عبد الغفور سلیمانی، ص214

(22)راز حیات، مولانا وحید الدین خان، مکتبہ الرسالہ، ص77

Scanned with CamScanner

احوال

حضرت قطب مدینہ شیخ یحییٰ مدنی قدس سرہ

(از مفتاح الکرامات مع تحقیق و تصحیح)

Scanned with CamScanner

نام

آپ کا اسم مبارک یحییٰ اور کنیت ابو یوسف ہے۔ شیخ محمد فاضل گجراتی مفتاح الکرامات میں لکھتے ہیں:

"وکنیت حضرت ایشان ابو یوسف است و نام مبارک یحییٰ و نام مبارک والد بزرگ ایشان شیخ محمود است۔"(1)

"اور آپ کی کنیت ابو یوسف ہے اور نام مبارک یحییٰ اور آپ کے والد کا نام شیخ محمود ہے۔""

حاجی نجم الدین سلیمانی لکھتے ہیں:

"آپ کا اسم گرامی محی الدین اور لقب شیخ یحییٰ مدنی اور کنیت ابی یوسف ہے۔"(2)

ڈاکٹر محمد حسین لکھتے ہیں:

"آپ کا نام محی الدین ابو یوسف یحییٰ بن محمود ہے۔"(3)

پروفیسر خلیق احمد نظامی صاحب لکھتے ہیں:

"حضرت شیخ محی الدین ابو یوسف یحییٰ الچشتی "(4)

افتخار احمد چشتی لکھتے ہیں:

"آپ کا نام محی الدین لقب یحییٰ مدنی اور کنیت ابو یوسف ہے۔"(5)

آپ کے احوال پر ہمارے پاس مفتاح الکرامات میزان کا درجہ رکھتی ہے۔ جس پر تمام حوالہ جات وعبارات کو پرکھا جاسکتا ہے۔ مندرجہ بالا میں مفتاح کا حوالہ نقل کر چکا ہوں۔ اب ان حضرات کے حوالہ جات پیش کروں گا، جن حضرات نے مفتاح الکرامات کے مطابق آپ کا اسم گرامی درست تحریر کیا۔

تکملہ سیر الاولیاء میں مرقوم ہے:

"آپ کا لقب محی الدین، کنیت ابو یوسف اور نام یحییٰ"(6)

مرآۃ احمدی میں مرقوم ہے:

"یحییٰ نام ابو یوسف کنیت محی الدین خطاب۔"(7)

تذکرہ اولیائے دکن میں مرقوم ہے:

"شیخ یحییٰ نام، ابو یوسف کنیت، محی الدین لقب"(8)

خواجگان چشت گجرات میں مرقوم ہے:

"نام محمد یحییٰ، لقب محی الدین، کنیت ابو یوسف"(9)

آپ کا نام محی الدین نا ہے بلکہ آپ کا نام یحییٰ ہے۔

سن ولادت

پروفیسر خلیق احمد نظامی لکھتے ہیں:

"20 رمضان 1010 ہجری کو احمد آباد گجرات میں پیدا ہوئے تھے "(10)

حاجی نجم الدین لکھتے ہیں:

" آپ کی ولادت بروز جمعرات 20 رمضان المبارک 1010ھ میں احمد آباد گجرات میں ہوئی۔"(11)

ڈاکٹر محمد حسین للہی لکھتے ہیں:

"1010 ہجری / 1601 عیسوی میں احمد آباد میں پیدا ہوئے "(12)

سید فضل المتین لکھتے ہیں:

"20 رمضان 1010ھ روز پنج شنبہ "(13)

شیخ محمد فاضل گجراتی لکھتے ہیں:

"روز پنج شنبہ بوقت صبح صادق بیستم ماہ مبارک رمضان در سنہ 1011ھ الف واحد عشر ہجری بود"(14)

افتخار احمد چشتی لکھتے ہیں:

"آپ 20 رمضان المبارک 1010ھ کو بمقام احمد آباد گجرات میں پیدا ہوئے۔"(15)

تحفۃ الابرار میں لکھا ہے:

"روز پنج شیبہ 20 رمضان 1010ھ "(16)

راقم کے نزدیک سب سے بہترین حوالہ مفتاح الکرامات کا ہے۔ فاضل گجراتی نے آپ کا سن ولادت 1011ھ لکھا ہے۔ باقی تمام نے 1010ھ لکھا جو کہ غلط ہے۔ بمطابق مفتاح الکرامات کے 20 رمضان اور جمعرات کے دن پر سب ہی متفق ہیں۔ مگر سال کا اختلاف ہے۔ شیخ فاضل گجراتی کا حوالہ راقم الحروف نقل کر چکا ہے۔ جو اس وقت مفتاح الکرامات میرے پیش نظر ہے اس میں یہی سن ولادت ہے۔ باقی جب دیگر نسخے ملے تو تصحیح کر لیں گے۔

افتخار احمد چشتی نے 1010 ہجری کیوں لکھا، فہرست مشترک (احمد منزوی) کے مطابق ان کے پاس تو مفتاح الکرامات موجود تھی۔ شاید خلیق احمد نظامی و نجم الدین سلیمانی کے سامنے شیخ فاضل گجراتی کی کتاب موجود نہ تھی۔ بہت سے حضرات نے سن ولادت لکھا ہی نہیں۔

نسب

آپ کا نسبی تعلق حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ تک جاتا ہے۔ آپ سادات سے نہیں بلکہ فاروقی ہیں۔ شیخ فاضل گجراتی لکھتے ہیں:

"جد امجد ایشان حضرت قطب الاقطاب شیخ محمد چشتی محبوب اللہ بن شیخ محمد عرف میاں شیخ حسن محمد بن شیخ احمد عرف بمیاں جیو بن شیخ نصیر الدین ثانی بن شیخ مجد الدین بن شیخ سراج الدین بن شیخ کمال الدین علامہ واز اولاد حضرت امیر المومنین عمر فاروق اکبر اند رضی اللہ عنہ از پدر"(17)

اب یہاں دیگر حضرات کے حوالہ جات نقل کرنے سے قبل یہ بات واضح کر دوں کہ حضرت شیخ کمال الدین علامہ خواجہ نصیر الدین چراغ دہلوی کے حقیقی بھانجے اور چچازاد بھائی کے فرزند ہیں، اس حساب سے آپ یکجدی ہوئے۔ (مناقب المحبوبین، ص105، مجالس الحسنہ، ص36، آداب الطالبین، ص1)

مرآۃ احمدی میں آپ کا نسب یوں لکھا ہے:

"ابن شیخ محمود بن شیخ محمد چشتی"(18)

اقتباس الانوار میں لکھا ہے:

" آپ کا سلسلہ نسب کتب معتبر کے مطابق امام حسین ابن علی کرم اللہ وجہہ سے جا ملتا ہے۔"(19)

محمد اکرم براسوی نے یہ روایت خواجہ نصیر الدین چراغ دہلوی کے حق میں نقل کی ہے جو رشتے میں حضرت کمال الدین علامہ کے چچا بھی ہیں۔ یاد رہے کہ خواجہ کمال الدین علامہ حضرت قطب مدینہ کے جد اعلیٰ ہیں۔

مرزا اختر دہلوی نے لکھا ہے:

"سلسلہ نسب حضرت کا جناب امیر المومنین حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے۔"(20)

مرزا اختر دہلوی نے یہ روایت قطب مدینہ کے جد اعلیٰ خواجہ کمال الدین علامہ کے احوال میں نقل کی ہے۔

اس معاملے میں مجھے سب سے زیادہ افسوس اس وقت ہوا جب میں نے صاحبزادہ مقصود احمد صابری صاحب کی کتاب "انسائیکلوپیڈیا اولیائے کرام" دیکھی، جو چھ ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے۔ افسوس اس بات کا کہ چھ جلدوں پر مشتمل کتاب اور حواشی، اشاریے اور حوالہ جات سے معذور، میں نے اپنے مشائخ کے احوال ملاحظہ کیے، جو نہایت غیر ذمہ داری سے نقل کیے گئے ہیں۔ خیر دیگ کے ایک دانے سے ساری کا پتہ چل جاتا ہے۔

جلد نمبر 4 میں لکھتے ہیں:

"آپ حضرت امام حسن کی اولاد میں سے ہیں۔ آپ کے والد بزرگوار سید مجتبیٰ کی ولادت باسعادت لاہور میں ہوئی۔ پھر یہ خاندان اودھ میں جاکر قیام پذیر ہو گیا۔ اودھ ہی میں حضرت مخدوم نصیر الدین چراغ دہلوی کی ولادت باسعادت ہوئی۔"(21)

یہ سارا معاملہ ایسا ہی ہے جیسے لوگ خواجہ نصیر الدین چراغ دہلی کی اولاد ہونے کا دعویٰ کر دیتے ہیں۔ جیسے حضرت ذی وقار اقبال مجددی صاحب نے لکھ دیا:

"میاں غلام حسین شورش عظیم آبادی (تذکرہ نویس) غلام حسین بن میر محسن عظیم آبادی چشتی سلسلہ کے مشہور شیخ طریقت خواجہ نصیر الدین چراغ دہلی (ف 757ھ / 1356ء) کی اولاد میں سے تھے۔"(22)

مستند و غیر مستند تذکروں میں یہ بات موجود ہے کہ حضرت چراغ دہلی نے نکاح نہیں کیا تھا۔ اس جا میرا اقبال مجددی صاحب سے وہی شکوہ بنتا ہے جو شکوہ وہ مفتی غلام سرور لاہوری سے کرتے ہیں۔

"مشائخ کے حالات تو مفتی صاحب نے معارج الولایت سے نقل کر لیے لیکن ان کے سنین وفات خدا معلوم کہاں سے نقل کیے ہیں۔ حالانکہ معارج میں تو ان سنین کا نشان تک نہیں ہے۔ یا مفتی صاحب مرحوم کے پیش نظر معارج کا جو نسخہ تھا اس میں یہ سنین کسی کاتب نے لکھ دیے ہوں گے۔"(23)

شاید مجددی صاحب کے پیش نظر کوئی ایسا حوالہ ہو جس میں حضرت کے نکاح و اولاد امجاد کا ذکر ہو۔

مفتاح الکرامات جس کا عکس مجھے محمد رمضان معینی صاحب سے ملا اس کے مطابق آپ کا نسب فاروقی ہے اور یہی بات دلائل کی روشنی میں واضح ہے۔

والدین کریمین

شیخ محمد فاضل گجراتی لکھتے ہیں:

"نام والد بزرگ ایشان حضرت قطب الاقطاب شیخ محمود است و نام جد امجد ایشان حضرت قطب الاقطاب شیخ محمد چشتی محبوب اللہ بن شیخ محمد عرف میاں شیخ حسن محمد بن شیخ احمد عرف بمیاں جیو بن شیخ نصیر الدین ثانی بن شیخ مجد الدین بن شیخ سراج الدین بن شیخ کمال الدین علامہ و از اولاد حضرت امیر المومنین عمر فاروق اکبر اند رضی اللہ عنہ از جانب پدر والدہ ماجدہ مخدومہ مستورہ آنحضرت بی بی رابعہ بنت ملک قطب محمد بن ملک لطف اللہ اند۔"(24)

آپ کے والد بزرگوار کا نام شیخ محمود ہے اور آپ کے جد اعلیٰ قطب الاقطاب شیخ محمد چشتی محبوب اللہ بن شیخ محمد عرف میاں شیخ حسن محمد بن شیخ احمد عرف بمیاں جیو بن شیخ نصیر الدین ثانی بن شیخ مجد الدین بن شیخ سراج الدین بن شیخ کمال الدین علامہ جو حضرت امیر

المومنین عمر فاروق کی اولاد میں سے ہیں۔ آپ کی والدہ ماجدہ مخدومہ مستورہ آنحضرت بی بی رابعہ بنت ملک قطب محمد بن ملک لطف اللہ ہیں۔

حاجی نجم الدین نے اسی نسب پدری ومادری کی تائید کی ہے۔

تعلیم

شیخ فاضل گجراتی لکھتے ہیں:

"چوں عمر شریف بہ بیست سالگی رسید ند از علم صرف و نحو و منطق و معانی و بدیع و بیان و فقہ و حدیث و تفسیر و اصول و فرع و سلوک و تصوف و حقائق و دقائق و حساب و جمیع علوم ظاہری و باطن مفرو غیت حاصل نمود۔"(25)

جب آپ کی عمر بیس سال ہوئی تو آپ نے علم صرف و نحو و منطق و معانی و بدیع و بیان و فقہ و حدیث و تفسیر و اصول و فرع و سلوک و تصوف و حقائق و دقائق و حساب و جمیع علوم ظاہری و باطنی سے فراغت پالی۔

خلیق احمد نظامی لکھتے ہیں:

"بیس سال کی عمر میں علوم ظاہری و باطنی میں کمال حاصل کر لیا۔"(26)

ڈاکٹر محمد حسین لکھتے ہیں:

"علم ظاہری و باطنی میں کمال حاصل کیا"(27)

مرآۃ احمدی میں لکھا ہے:

"20 سال کی عمر میں تمام علوم ظاہری و باطنی اپنے جد امجد سے حاصل کر لیے۔ آپ حافظ قرآن بھی تھے۔"(28)

تذکرہ اولیائے دکن میں مرقوم ہے:

"بعد اولاً قرآن شریف کو ختم کیا ثانیاً حفظ فرمایا در کتب و علوم متعارف و فنون متد اولہ جد امجد و علماء کی خدمت میں ختم بیس برس کی عمر 1030 ھ میں تحصیل سے فارغ ہوئے۔"(29)

سید فضل المتین نے بھی یہاں خلیق احمد نظامی کا حوالہ نقل کیا ہے۔

نکاح

شیخ فاضل گجراتی لکھتے ہیں:

"قطب پیر دستگیر را عمر شریف بیست و یک سالگی 1032 ھ یک ہزار و سی و دو ہجری بود کہ نسبت در خاندان قطب الاقطاب غوث الافراد مخدوم شیخ حمزہ چشتی کہ مرقد ایشان در

شہر دھر سو زیارت گاہ خلق اللہ خواص و عوام است و نسباً صدیقی اند و در سلسلہ متبر کہ چشت بیک واسطہ حضرت صاحب راز سید محمد گیسو دراز میر سند و نام حضرت بی بی حافظ جمال بنت خیر الانام فخر الاسلام شیخ عبد السلام بن شیخ حبیب اللہ برائے متابعتِ سنت نبوی کردند۔"

قطب پیر دستگیر کی عمر جب اکیس برس ہوئی تو آپ کی شادی حضرت حمزہ چشتی کے خاندان میں ہوئی۔ شیخ حمزہ چشتی کا مزار دھر سو میں مرجع خلائق ہے۔ آپ نسباً صدیقی ہیں اور ایک واسطے سے سلسلہ چشتیہ میں صاحب راز سید گیسو دراز تک جاتا ہے۔ آپ کی زوجہ کا نام حضرت بی بی حافظ جمال بنت شیخ عبد السلام بن شیخ حبیب اللہ ہے۔ آپ نے نکاح اتباع حضور میں کیا۔

سید فضل المتین لکھتے ہیں:

"زوجہ بی بی حافظ جمال بنت شیخ عبد السلام"(30)

آپ کی علمی استعداد

شیخ فاضل گجراتی لکھتے ہیں:

"تحصیل علم کے بعد آپ یگانۂ روز گار عالم تھے ن۔ ہم عصر علماء و فضلاء میں کوئی ایسا نہ تھا جو آپ کے علم کی تاب لا سکے۔ جب آپ کی مجلس میں آتے تو خاموشی کو اختیار کیے رکھتے۔"(31)

ملازمت

شیخ فاضل گجراتی مفتاح الکرامات میں لکھتے ہیں:

"شیخ جلال الدین بن شیخ جمال الدین چشتی روایت کرتے ہیں، حضرت قطب دستگیر نے 1035ھ کو شادی کے چار سال بعد معاملاتِ خانہ داری کو چلانے کی غرض سے کسب یعنی ملازمت کو اختیار کرنا بہتر جانا۔"(32)

مرآۃ احمدی میں مرقوم ہے:

"اپنے جد بزرگوار کی زندگی ہی میں سیف خاں اور مرزا عیسیٰ ترخاں کے سرکار میں ملازم ہوگئے اور باوجود ملازمت کے حد درجہ کا تقویٰ آپ میں موجود تھا۔"(33)

سید فضل المتین لکھتے ہیں:

"ملازمت بحثیت خدمت فوجداری سرکار پٹن (نہر والا) اختیار کی۔ کچھ عرصہ کے بعد اس ملازمت سے دست بردار ہو کر مرزا عیسیٰ کے ملازم ہوئے۔ آپ کے ساتھ آپ کے عم محترم عزیز اللہ ابن قطب الاقطاب بھی مرزا عیسیٰ ہی کے ملازم ہوئے۔ اور پھر کچھ مدت بعد مرزا عیسیٰ کی ملازمت بھی ترک کر دی اور عزیز اللہ کے ہمراہ گھوڑوں کی تجارت کے لیے دکن گئے۔"(34)

ارادت و خلافت

آپ کی ارادت و خلافت اپنے جد حضرت شیخ محمد چشتی سے ہے۔ حضرت قطب مدینہ ہی نہیں بلکہ حضرت شیخ محمد چشتی بھی آپ سے محبت رکھتے تھے۔ شیخ فاضل گجراتی لکھتے ہیں:

"حضرت قطب الاقطاب شیخ محمد چشتی محبوب اللہ فرمودند ایں بشارتِ فرزندِ من کہ گفتم از حضرت محمد مصطفی ﷺ۔"(35)

حضرت شیخ محمد چشتی نے فرمایا میرے اس بیٹے کی بشارت مجھے حضور ﷺ نے دی ہے۔

شیخ فاضل لکھتے ہیں:

"حضرت نے آپ کو اپنے ہاتھوں پر اٹھایا اور فرمایا یہ میری جان و امانت ہے، اس کی خواب دیکھ بھال کرنا اور آپ کا نام حضور ﷺ کے حکم پر میں نے یحییٰ رکھا۔"(36)

سید فضل المتین لکھتے ہیں:

"شرفت ارادت اور خلافت قطب الاقطاب محمد چشتی محبوب اللہ اور اپنے عم حقیقی خواجہ سراج اللہ چشتی سے "(37)

شیخ فاضل گجراتی لکھتے ہیں:

"شیخ سراج نے فرمایا خرقہ و سجادہ نشینی خود حضرت (خواجہ محمد چشتی) نے آپ کو عطا فرمائی ۔کسی کی ہمت نہیں اس میں خلل ڈالے اور کوئی اس بار گراں کو اٹھا نہ سکے گا۔"(38)

افتخار احمد چشتی لکھتے ہیں:

"آپ اپنے جد امجد حضرت شیخ محمد کے خلیفہ و قائم مقام تھے۔"(39)

عبد الغفور غوری رقم طراز ہیں:

"حضرت شیخ محمد کے بعد حضرت یحییٰ مدنی سجادہ طریقت پر جلوہ افروز ہوئے۔"(40)

مرزا اختر دہلوی لکھتے ہیں:

"یہ حضرت خلیفہ قطب عالم شیخ محمد اعظم چشتی نظامی کے تھے۔"(41)

ڈاکٹر محمد حسین لکھتے ہیں:

"شیخ محمد کے پوتے اور خلیفہ ہیں۔"(42)

تحفۃ الابرار میں لکھا ہے:

"آپ خلیفۂ اعظم اپنے جد امجد حضرت شیخ محمد کے تھے۔"(43)

تکملہ سیر الاولیاء میں لکھا ہے:

"اپنے جد امجد شیخ محمد سے خرقۂ خلافت حاصل کیا۔"(44)

تذکرہ اولیائے دکن میں مرقوم ہے:

"آپ نے جد امجد کی رحلت کے بعد نوکری ترک کی عم بزرگوار شیخ سراج الدین چشتی کے توصل سے سجادہ نشین ہوئے۔"(45)

سفر حجاز مقدس

شیخ فاضل گجراتی لکھتے ہیں:

"حضرت قطب الاقطاب شیخ یحیٰ مدنی چشتی معشوق اللہ مرتبہ اول بزیارت کعبہ اللہ در سن 1066ھ یک ہزار وشصت وشش ہجری بود۔"(46)

حضرت یحیٰ مدنی پہلی بار زیارت کعبہ کو1066 سن ہجری گئے۔

دوسری بار جانے کے حوالے سے شیخ فاضل گجراتی لکھتے ہیں:

"مرتبہ ثانی در سنہ یک ہزار وہشتاد وہفت ہجری"(47)

دوسری مرتبہ آپ سن1087 ہجری کو گئے۔

سید فضل المتین لکھتے ہیں:

" شجرۃ المحمود میں لکھا ہے حضرت شیخ 1067ھ میں بطرف حرمین شریفین تشریف فرما ہوئے۔ یہ سن غلط معلوم ہوتا ہے۔ قطب مدینہ کا عقد 1031ھ میں احمد آباد میں ہوا۔ اور اپنے لڑکے رکن الدین احمد کی پیدائش 1059ھ کو 8 سال تک تعلیم دی یعنی 1067ھ تک اور 19 سال کی عمر میں 1078ھ میں ان کا عقد فرمایا یعنی 1078ھ تک آپ کا قیام احمد آباد ظاہر ہے۔ تشریف فرمائی یعنی قیام 1078ھ کے بعد ہی ہو گا۔" (48)

تذکرہ اولیائے دکن میں مرقوم ہے:

"آپ حرمین شریفین دو مرتبہ گئے۔ اول مرتبہ حج و زیارت سے فارغ ہو کے جلد مراجعت کیا اور دوسری مرتبہ یہاں سے ہجرت کر کے گئے۔ مدت العمر وہیں رہے۔ مرآۃ احمدی میں لکھا ہے کہ اول مرتبہ آپ نے حج کا ارادہ کیا۔ والدہ ماجدہ سے اجازت مانگی والدہ راضی نہیں ہوئی اور کہتی میرا آخر وقت ہے۔ کون میری تجہیز و تکفین کرے گا اور اس وقت شیخ فرید بھی نہیں ہے۔ آخر آپ نے والدہ کو اس شرط سے راضی کیا کہ وہ دونوں بھائی حج و زیارت کر کے جلد مراجعت کریں گے۔ بعد ازاں دونوں بھائی 1066ھ میں حرمین شریفین روانہ ہوئے۔ مع الخیر و العافیہ پہنچے۔ حج و زیارت سے فارغ ہو کے والدہ ماجدہ کی خدمت میں مراجعت کی۔ چند مدت والدہ ماجدہ کی خدمت میں رہے۔ پھر والدہ صاحبہ نے رحلت کی۔ آپ کو رنج و غم ہوا اور دل میں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی زیارت کا شوق پیدا ہوا۔ ایک روز 28 تاریخ ماہ رمضان والدہ ماجدہ و اجداد کے

مزارات پر فاتحہ کے لیے گئے۔ مصطفیٰ قوال بھی ہمراہ تھا۔ آپ کے ارادے سے واقف تھا کہ مدینہ کے مشتاق ہیں۔ موقع دیکھ کر مولانا جامی کی غزل شروع کی۔

؎ کہ بود یارب کہ روز در یثرب و بطحا کنم

گہ بمکہ منزل و گہ در مدینہ کنم

غزل سن کے آپ کی آگ مشتعل ہوئی۔ منہ پر ہاتھ پھیر کر فرمایا، غزل سے بہت لطف آیا۔ اے مصطفیٰ تو نے ابدی سرفرازی پائی۔ پھر دوسری مرتبہ مصطفی نے غزل گائی۔ آپ نے حالت وجد میں فرمایا آج یا کل بلکہ ابھی اسی وقت کسی کو مطلع نہیں فرمایا 1087 ھ میں حرمین شریفین کو ماجھر اُروانہ ہوئے۔" (49)

قطب مدینہ اور اورنگزیب کی ملاقات

شیخ فاضل گجراتی نے اس ملاقات کا احوال کافی تفصیل سے ذکر کیا۔ باقی تمام مورخین نے اس کی ہی نقل کی۔ عبارت طویل ہے فقط ترجمہ ہی لکھوں گا:

"اس ناچیز نے حضرت مخدومی سرمدی و مرشدی ورہبری شیخ رکن الدین چشتی محب اللہ اور حافظ صالح کاتب بن امین سے سنا ہے۔ جب شاہ جہان ہندوستان کا بادشاہ تھا اس نے اپنے پسر اورنگزیب کو گجرات کی صوبیداری کی طرف بھیجا جب وہ شہر احمد آباد میں داخل ہوا، اس نے تمام مشائخ و اکابرین کو ملاقات کی غرض سے طلب کیا۔ جب حضرت

قطب مدینہ کو نہ پایا تو تو حضرت قطب مدینہ سے ملاقات کی غرض سے اپنے استاد نظام کو ان کی خدمت میں بھیجا۔ جب شیخ نظام حضرت قطب مدینہ کی صحبت میں رسید ہوئے، سلام کیا، عرض کی اورنگزیب آپ سے ملاقات کا بہت شوق رکھتا ہے۔ اگر آپ تشریف لائیں تو سعادت مندی ہو گی۔ حضرت قطب مدینہ نے فرمایا وہ بادشاہ زادہ ہے، میں گوشہ نشین فقیر ہوں۔ میں اس کے حق میں دعا کروں گا۔ آخر کار شیخ نظام آپ کی خدمت سے واپس روانہ ہوئے۔ شیخ نظام نے سارا معاملہ گوش گزار کر دیا۔ اورنگزیب نے شیخ نظام کو حضرت قطب مدینہ کی بارگاہ میں بھیجا اور کہا عرض کرنا مجھے آپ کی خدمت میں حاضر ہونے سے کوئی مسئلہ نہیں مگر اپنے والد سے عہد کیا ہے کہ کسی درویش کے در پر نہیں جاؤں گا۔ اور میں بادشاہ سے کیا عہد نہیں توڑ سکتا۔ حضرت قطب مدینہ نے اس کے جواب میں فرمایا اگر اپنے باپ سے کیا عہد توڑنا اس کے لیے مشکل ہے۔ میں نے تو خدا سے عہد کیا ہے، میں کیسے یہ عہد توڑ دوں اورنگزیب آپ کے جواب سے حیران ہوا۔ اس نے شیخ نظام کو بھیجا جاؤ اور عرض کرنا اگر اللہ نے چاہا تو نماز جمعہ کے بعد آپ کی خدمت عالی مقدسہ سے سعادت مند ہوں گے۔ جب جمعہ کا دن آیا، بعد از نماز جمعہ اورنگزیب آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس وقت آپ حجرہ منورہ میں مراقبہ فرمارہے تھے۔ دو تین گھڑیوں کے بعد آپ نے سر اٹھایا۔ اورنگزیب نے التماس کی مجھے نصیحت فرمائیں۔ آپ نے فرمایا:

ترجمہ: "اللہ کے ذکر سے دلوں کو سکون ہے۔ "

اورنگزیب نے پوچھا کون سے ذکر سے؟ آپ نے فرمایا افضل الذکر لا الہ الااللہ

اورنگزیب نے کہا ذکر کی مقدار بیان فرمائیں۔ آپ نے فرمایا ذکر کی انتہا نہ ہے۔ ارشاد ربانی ہے

سبحو بکرہ و اصیلا

اس کے بعد آپ نے چالیس احادیث کا مجموعہ اورنگزیب کو دیا اس نے دو تین کو ملاحظہ کیا اور اسے سر آنکھوں پر کیا۔ اور جامے میں محفوظ کر لیا۔ اور عرض کی میرے حق میں دعا فرمائیں۔ حضرت قطب مدینہ نے فرمایا اللہ تجھے بادشاہ بنائے۔ دعائے خیر کے ساتھ رخصت فرمایا۔ آپ کی دعا کی مدد سے اورنگزیب بادشاہ بنا۔ اور تخت دہلی پر جلوہ نما ہوا۔ (50)"

صاحب مرآۃ احمدی لکھتے ہیں:

"اورنگزیب جب گجرات کا صوبیدار تھا تو اپنے استاد شیخ نظام کے ذریعے سے آپ کی ملاقات کا اشتیاق ظاہر کیا۔ آپ نے فرمایا درویشوں کی ملاقات کا مطلب دعائے خیر ہوا کرتا ہے۔ اور فقیر اسی جگہ سے آپ کے لیے دعائے خیر کرتا ہے۔ رہا معاملہ حاکم کی اطاعت کا تو بندہ حسب الحکم آئے گا۔ مگر خلوص دل سے دعا نہ ہو گی۔ اس جواب کے بعد عالمگیر خود خانقاہ میں ملاقات کے لیے حاضر ہوا۔ اور استدعا کی کہ دعا فرمائیے کہ وہی بات ظہور میں آئے جس سے اسلام کا بول بالا ہو۔ آپ نے فرمایا کہ ان شااللہ ایسا ہی ہو گا۔

چنانچہ آپ کی پیش گوئی کے مطابق ایسا ہی ہوا۔ عالمگیر ہندوستان کا بادشاہ ہو گیا۔ اور اس کے ہاتھوں اسلام کا بول بالا ہوا۔"(51)

سید فضل المتین لکھتے ہیں:

"اورنگ زیب سے ملاقات کی تفصیل صاحب فرادیس فرخشاہی نبیرہ شیخ یحییٰ لکھتے ہیں۔

اورنگ زیب کو قطب مدینہ سے بے حد اعتقاد تھا ملاقات کا خواہ. مند ہوا آپکو طلب کیا اور شیخ نظام کے ذریعے کہلوایا بندے نے اپنے والد سے عہد کیا ہے کسی فقیر کے در پر نہ جاو گا اس لیے حاضر خدمت نہیں ہو سکتا قطب مدینہ نے جواب میں کہا وہ بادشاہ دنیا ہے اور میں نے خدائے دوجہاں آفریں کے ساتھ عہد کیا ہے وہ مالک الملک ہے میں اس سے کیا گیا عہد کیسے توڑ سکتا ہوں جب یہ جواب اورنگ زیب نے سنا اور معتقد ہوا اور شیخ نظام سے پوچھا قطب مدینہ سے ملاقات کس وقت فرصت سے ہو سکتی ہے شیخ نظام نے کہا بروز جمعہ اورنگ زیب بروز جمعہ شکار کے بہانے سے شیخ نظام پہلے بندگی شیخ عبد الرشید سے ملاقات کر کے حاضر خدمت ہوا اور السلام علیکم کہا قطب مدینہ نے سلام کا جواب بادشاہ نے مسجد میں دوگانہ تحیہ ادا کیا اور شیخ نظام حجرہ قطب مدینہ کی جانب بڑھا قطب مدینہ چند قدم آگے روانہ ہوئے بادشاہ اور شیخ نظام مصافحہ کر کے قطب مدینہ کے مقابل دوزانو بیٹھے اور قطب مدینہ مستقل قبلہ رو تھے۔ بندگی عبد الرشید قطب مدینہ کے بازو اور شیخ نظام بادشاہ

کے بازو سے مگس رانی کرتے رہے اورنگ زیب نے گزارش کی حضرت کچھ ارشاد فرمائیں

قطب مدینہ نے کہا:

"یاایھاالذین امنو اذکرواللہ ذکرا کثیرا"

اورنگ زیب نے دریافت کیا کونسا ذکر قطب مدینہ نے کہا:

"افضل الذکر لاالہ الا اللہ"

پھر اورنگ نے دریافت کیا کونساوقت قطب مدینہ نے فرمایا کہا:

"الذین یذکرون اللہ قیاما وتعودا وعلی جنوبھم"

جب اورنگ زیب قطب مدینہ کی خدمت میں آیا اور گزارش کی:

"آپ اپنے وقت خاص میں دعا سے فراموش نہ فرمائیں"

آپ نے فرمایا:

"خاک پڑے اس وقت خاص پر کہ جس میں یاد تمہاری آئے"(52)

اولاد امجاد

آپ کے تذکرہ پر سید فضل المتین صاحب کی کتاب تذکرہ خواجگان چشت گجرات (خواجہ کمال الدین علامہ اور ان کی اولاد کے احوال) ہے۔ جس میں فضل المتین صاحب

نے خواجہ کمال الدین علامہ سے تا الخ اولاد کی اولاد کے حالات لکھے۔ اس معاملے میں فضل المتین صاحب کی کتاب کو بوجہ احسن ترتیب کے فوقیت دیتا ہوں۔ یہ نسب و اولاد پر ایک بہترین تالیف ہے۔

سید فضل المتین لکھتے ہیں:

اولاد پانچ لڑکے ہوئے، 1۔ رکن الدین، 2۔ محمود، 3۔ یوسف، 4۔ یعقوب، 5۔ محمد عاشق مجذوب"(53)

شیخ فاضل نے ترتیب تو نہیں حکایات نقل کی ہیں۔ جن میں سے مختصر اقتباس بعین ہی نقل کروں گا:

"خرقہ خلافت پیراہن مبارک از تن خوبر آوردہ پسر کلاں حضرت شیخ مولانا نصیر الدین را عنایت و مرحمت نمودند۔۔ تالخ"(54)

آپ کے وصال پر شیخ فاضل لکھتے ہیں:

"ہژدھم ماہ شعبان بوقت آخر شب و روز سہ شنبہ 1109ھ یک ہزار و یک صد و نہ ہجری از خلوت خانہ فنا بدار بقار حلت فرمودند"(55)

آپ کی عمر مبارک کے متعلق شیخ فاضل لکھتے ہیں:

"تمام عمر حضرت مولنامذکور شصت و دو سال و یازدہ ماہ و بیست و دو روز بود"(56)

آپ کے مزار کے متعلق شیخ فاضل لکھتے ہیں:

وتربت مبارک بیرون روضہ متبر کہ حضرت قطب الاقطاب شیخ محمد چشتی "(57) "

خواجہ یوسف فرزند قطب مدینہ کے بارے شیخ فاضل لکھتے ہیں:

"حضرت قطب الاقطاب شیخ یحیی چشتی معشوق اللہ کہ شیخ یوسف نام داشت و ارادت و خلافت از حضرت قطب یافتہ بودند"(58)

شیخ فاضل خواجہ یعقوب کے بارے میں لکھتے ہیں:

"نقلست کہ شیخ یعقوب پسر سوم حضرت قطب الاقطاب شیخ یحیی چشتی معشوق اللہ در شجاعت وسپاہ گری ہم یگانہ زمانہ اند"(59)

محمد عاشق مجذوب کے متعلق لکھتے ہیں:

"حضرت مجذوب وحدت مست الست بر گزیدہ صمد شیخ عاشق محمد پسر چہارم حضرت قطب الاقطاب شیخ یحیی چشتی معشوق اللہ است"(60)

تذکرہ اولیائے دکن میں مرقوم ہے:

"آپ کی اولاد میں پانچ فرزند تھے۔ شیخ رکن الدین بزرگ ، شیخ محمود چشتی المتوفی 1108ھ ، شیخ یوسف چشتی المتوفی 25 شعبان 1087ھ ، شیخ یعقوب چشتی، شیخ محمد عاشق چشتی"(61)

حجاز میں قیام

شیخ فاضل لکھتے ہیں:

"چودہ سال سرزمین مکہ معظمہ و مدینہ منورہ میں رہے۔"(62)

سخاوت

حضرت قطب مدینہ یحیٰی مدنی کا یہ طریقہ تھا، کسی فقیر کو پانچ بڑے تنکوں سے کم نہ دیتے، یا جو کچھ جیب مبارک میں ہوتا عطا فرما دیتے۔ راکھو بقال جو آپ کے ساتھ عقیدت رکھتا تھا، حضرت قطب مدینہ کے ذمے اس کے ایک ہزار سات سو روپے تھے۔ چند روز کوئی اس کی طرف نہ گیا۔ چند دنوں کے بعد راکھو بقال آیا۔ التماس کی یا حضرت چند روز سے آپ کی طرف سے کوئی میری دوکان پر نہ آیا ہے، اس کا سبب کیا ہے؟ حضرت قطب مدینہ نے فرمایا، میرے ذمے قرض زیادہ ہو گیا تھا، لہذا میں نے کسی کو نہیں بھیجا۔ راکھو بقال نے کہا میری جان اور مال آپ پر قربان و فدا ہے۔ حتی المقدار میں آپ کی خدمت میں گستاخی نہیں کرنا چاہتا۔ اسی وقت اورنگزیب کی طرف سے دو ہزار روپے بطور نذر

آئے، اسی وقت راکھو بقال کی رقم اسے واپس فرمائی اور باقی متعلقان و فقرا میں تقسیم فرما دیے۔

تلاوت قرآن، نماز و ازکار و مراقبات

"حضرت مخدومی و مرشدی مولانا شیخ رکن الدین چشتی محبت اللہ سے سنا اور ناچیز نے خود بھی دیکھا۔ حضرت شیخ قطب مدینہ یحیی مدنی ہر روز ہمیشہ قرآن کی تلاوت اس طریقے سے فرماتے کہ قرآن پاک مکمل ہو جائے۔ ہر گھڑی میں اڑھائی سپارے پڑھتے، ترتیل اور تجوید کے ساتھ۔"(64)

"ناچیز نے خود ملاحظہ کیا ہے کہ حضرت قطب مدینہ خانقاہ کی مسجد میں جمعہ کے روز فرض ادا کر رہے تھے۔ اور قرات کا آغاز سورہ جمعہ سے کیا، تین آیات پڑھیں کہ ایک آدمی مقتدیوں میں سے آپ کا قرآن پڑھنا سن کر، اس کے دل پر رقعت طاری ہو گیا، وہ بے اختیار گر پڑا، نماز سے نکل گیا اور بے ہوش ہو گیا۔"(65)

"آپ صلوۃ التسبیح، صلوۃ عجہر، صلوۃ الذاکرین، مسبعات عشر، نماز اشراق، صلوۃ الخضر، نماز تہجد، نماز حاجات، ذکر کشف ارواح، مراقبہ حضور، تمام چیزوں کے بڑے پابند تھے اور ازکار پر خصوصی توجہ فرماتے۔"(66)

غوثیت و قطبیت

ناچیز نے حضرت شیخ رکن الدین سے سنا ہے کہ قطب الاقطاب و قطب مدار و غوث یہ تینوں نام ایک ہی ولی کے ہیں۔ دیگر قطب و اولیاء اس کے زیر حکم ہوتے ہیں، پس وہ (شیخ یحییٰ مدنی) قطب الاقطاب ہیں۔ جن کو حرف کن فیکون جیسا لقب معزز کرتا ہے۔" (67)

نظم

قطب الاقطاب عصر و غوث جہاں

وصف او ظاہر است در عرفاں

شیخ یحییٰ کہ بود قطب عیاں

فاضل عاجزش کند چہ بیاں (68)

زینت عطا فرمائی

"سید سلطان ابن فیاض عرف سید احمد بخاری سے اس ناچیز نے بہت بار سنا ہے کہ حضرت قطب مدینہ مکہ و مدینہ کو گئے تو تمام گجرات کو زینت و حسن بخش کر گئے۔ بلکہ آپ نے تمام ہندوستان کو زینت عطا فرمائی۔" (69)

مکہ میں طوفان

اس ناچیز نے محمد صالح بن محمد جیونا کی زبان سے سنا ہے، انہوں نے اہل حجاز سے، ایک دن مکہ معظمہ میں بارش وطغیانی آئی، چنانچہ پانی بلند ہوا اور نو فٹ تک بلند ہو گیا۔ اور تمام شہر میں طوفان کے سبب شور برپا ہو گیا۔ اور تمام مخلوق شہر سے نکل گئی۔ اس وقت حضرت قطب مدینہ کے معتقدین و مریدین آپ کی خدمت میں آئے اور عرض گزاری، حضرت قریب ہے کہ شہر پانی کے سبب تباہ ہو جائے، تمام ساکنان شہر پہاڑ پر جا چکے ہیں، ہم بھی اگر اس وقت پہاڑ پر چلے گئے تو بہتر ہے وگرنہ نکلنے کی طاقت نہ رہے گی۔ حضرت قطب مدینہ نے فرمایا، مجھے اللہ پر بھروسہ ہے۔ پس تم دروازہ بند کر دو اور پہاڑ پر جاؤ۔ جو اللہ کرے گا بہتر ہی ہو گا۔ تمام لوگ چلے گئے۔ آپ حسب سابق ایک چبوترے پر بیٹھ گئے، جو ایک گز کے قریب تھا۔ اور یاد حق میں مشغول ہو گئے۔ آخر تین دنوں کے بعد پانی کا سیلاب ختم ہوا، یعنی پانی نشیب کی طرف چلا گیا۔ لوگ پہاڑوں سے اترے اور شہر کی طرف آئے۔ دیکھا کہ جابجا لوگ مرے پڑے ہیں۔ مسجد بیت الحرام میں بھی لوگ اور شتر مردہ پڑے ہیں۔ اکثر لوگ حضرت قطب مدینہ کے حجرے کی طرف آئے اور دیکھا حجرے کا دروازہ بند ہے۔ واویلا برپا ہو گیا۔ ان میں سے ایک مرید نے دروازہ کھولا اور کیا دیکھا کہ حضرت قطب مدینہ مراقبے میں مشغول حق ہیں۔ اور پانی اس چبوترے کے پاس سے بھی نہ گزرا۔ تمام مردان مکہ معظمہ بڑے حیرت زدہ ہوئے۔ اس دن سے تمام مشائخ واکابرین آپ کے معتقد ہو گئے۔"(70)

جہاز کا گرداب میں آنا

حضرت قطب مدینہ جہاز میں سوار ہوئے۔ آپ نے اپنے کشف و کرامت سے فرمایا کے تین دن بعد جہاز طوفان کی زد میں آئے گا۔ آپ کے فرمان کے مطابق تین روز بعد جہاز پانی و ہوا کی کثرت سے گرداب میں آگیا۔ چنانچہ تمام جہاز کے سوار زندگی کی امید ہار گئے۔ اب ہلاکت کے علاوہ کچھ نا ہے۔ تمام جہاز کے سوار جمع ہو کر آپ کی خدمت میں آئے۔ اور موت کے خوف کا اظہار فرمایا اور مدد چاہی۔ آپ نے لوگوں کی بات سننے کے بعد اپنا ہاتھ مبارک جہاز کی چوب پر رکھا اور ہلا ڈالا اور جہاز اللہ کے فضل و کرم سے چل پڑا۔ آپ کی برکت و عظمت سے جہاز افتاد سے نکل کر منزل پر رسید ہوا۔"(71)

آپ کے خلفاء نامدار

آپ کے تمام فرزندوں کو آپ سے خلافت تھی۔ سید فضل المتین آپ کے خلفا کے بارے میں لکھتے ہیں:

"1۔ رکن الدین	2۔ محمود
3۔ یوسف	4۔ یعقوب
5۔ محمد عاشق	6۔ شیخ کلیم اللہ جہاں آبادی
7۔ سید فیض اللہ کڑوی	8۔ سید خان محمد دہلوی
9۔ شیخ رحمت اللہ	10۔ شیخ حسن علی

11۔ شیخ حسن عجمی
12۔ شاہ علی رضا سرہندی
13۔ شیخ احمد
14۔ شیخ محمد ملتانی
15۔ شاہ درگاہی
16۔ شاہ سکندر
17۔ شیخ جلال محمد عباسی
18۔ شیخ زین الدین
19۔ شیخ ابو بکر
20۔ شاہ فاضل درویش"(72)

تذکرہ اولیائے دکن میں بھی یہی فہرست شامل ہے۔ شیخ فاضل لکھتے ہیں:

"تمام فرزند، شیخ زین الدین گجراتی، ملک جلال محمد شاہی گجراتی، سید فیض اللہ شاہ صاحب ،شاہ علی رضا بن فرخ شاہ، شیخ احمد، شیخ محمد ملتانی، شیخ ابو بکر پٹنی، شیخ حسن علی، شیخ کلیم اللہ جہاں آبادی، شیخ رحمت اللہ دہلوی، خان محمد "(73)

سن رحلت

اس ضمن میں ہم دیگر حوالہ جات نقل کریں گے۔ شیخ فاضل کا مؤقف جو بعین درست ہے اسے بعد میں نقل کریں گے۔

حاجی نجم الدین لکھتے ہیں:

"آپ کا وصال مدینہ منورہ میں 28 صفر 1122 ھ کو رات کے تیسرے پہر کے آخری حصے میں ہوا۔ ایک اور قول کے مطابق 1101ھ میں وصال ہوا، لیکن پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔"(74)

سید فضل المتین نے لکھا:

"27/ صفر المظفر 1101ھ پنج شنبہ "(75)

خلیق احمد نظامی لکھتے ہیں:

"28صفر 1101ہجری"(76)

افتخار احمد نے لکھا:

"28صفر 1101ھ کو وصال فرمایا"(77)

ڈاکٹر محمد حسین لکھتے ہیں:

"26صفر 1101ھ/1689ء کو انتقال فرمایا"(78)

مرزا اختر دہلوی لکھتے ہیں:

"27صفر 1141ھ بمقام مدینہ منورہ ہوئی"(79)

عبد الغفور غوری لکھتے ہیں:

"24ربیع الاول 1101ھ "(80)

تحفۃ الابرار میں لکھا ہے:

"27 صفر 1122ھ"(81)

مفتی غلام سرور نے لکھا:

"شیخ یحیی 1075ھ میں فوت ہوئے"(82)

مرآۃ احمدی میں ہے:

"28 صفر 1101ھ میں"(83)

شیخ فاضل کا مؤقف

"وفات کا ذکر فیض اللہ کی زبان سے سنا جو ہمیشہ ساتھ تھا۔ کہ روز یک شنبہ 28 سفر 1101ھ کو وصال فرمایا۔"(84)

مادہ سن وصال

آپ کا مادہ وصال ابو الکمال عروس فاروقی نے "قطب رفیع الدرجات" سے اخذ کیا:

شیخ یحیی ہیں زندہ و جاوید

ہو چکی ہے اگرچہ اُن کی وفات

پوچھیے مجھ سے اُنکا سالِ وصال

میں کہوں "قطبِ رافع الدرجات"

1101ھ

حوالہ جات وحواشی

(1) مفتاح الکرامات، قلمی، ص 11

(2) مناقب المحبوبین، حاجی نجم الدین سلیمانی، عبد الغفور سلیمان، ص 123

(3) شاہ سلیمان اور ان کے خلفاء، ڈاکٹر حسین للہی، اسلامک بک فاؤنڈیشن، ص 90

(4) تاریخ مشائخ چشت، خلیق احمد نظامی، مشتاق بک کارنر، ص 381

(5) تذکرہ خواجگان تونسوی، پروفیسر افتخار احمد چشتی، چشتیہ اکیڈمی، ص 54

(6) تکملہ سیر الاولیاء، مولوی گل محمد احمد پوری، مسعود حسن شہاب، مکتبہ الہام بہاولپور، ص 97

(7) مرآۃ احمدی، مرزا محمد حسن، ابو ظفر ندوی، حاجی بدر الدین نظامی تاجر کتب، ص 97

(8) تذکرہ اولیائے دکن، مولوی ابو تراب، در مطبع رحمانی، ص 1134

(9) تذکرہ خواجگان چشت گجرات، سید محمد فضل المتین چشتی، ص 60

(10) تاریخ مشائخ چشت، ص 81

(11) مناقب المحبوبین، ص 123

(12) شاہ سلیمان اور ان کے خلفاء، ص 90

(13) تذکرہ خواجگان چشت گجرات، ص 60

(14) مفتاح الکرامات، ص23

(15) تذکرہ خواجگان تونسوی، ص54

(16) تحفۃ الابرار، مرزا آفتاب بیگ، اقبال احمد فاروقی، مکتبہ نبویہ، ص273

(17) مفتاح الکرامات

(18) مرآۃ احمدی، ص97

(19) اقتباس الانوار، محمد اکرم براسوی، کپتان واحد بخش سیال، الفیصل، ص 482

(20) تذکرہ اولیائے ہندوپاک، مرزا اختر دہلوی، شیخ سراج اینڈ سنز، ص132

(21) انسائیکلوپیڈیا اولیائے اکرام، مقصود احمد صابری، عبد اللہ اکیڈمی، ج4، ص63

(22) تذکرہ علماء و مشائخ پاکستان وہند، اقبال مجددی، پروگریسو بکس، ج1، ص 145

(23) معارج الولایت، عبد اللہ خویشگی، پروگریسو بکس، ج1، ص80

(24) مفتاح الکرامات

(25) ایضاً

(26) تاریخ مشائخ چشت، ص381

(27) شاہ سلیمان اور ان کے خلفاء، ص90

(28) مرآۃ احمدی، ص97

(29) تذکرہ اولیائے دکن، ص1132

(30) تذکرہ خواجگان چشت گجرات، ص60

(31) مفتاح الکرامات

(32) ایضاً

(33) مرآۃ احمدی، ص97

(34) تذکرہ خواجگان چشت گجرات، ص64

(35) مفتاح الکرامات

(36) ایضاً

(37) تذکرہ خواجگان چشت گجرات، ص60

(38) مفتاح الکرامات

(39) تذکرہ خواجگان تونسوی، ص55

(40) اسلام کی زندہ تحریک چشتیت، عبد الغفور غوری، ص163

(41) تذکرہ اولیائے پاک و ہند، جلد 2، ص270

(42) شاہ سلیمان اور ان کے خلفاء، ص90

(43) تحفۃ الابرار، ص273

(44) تکملہ سیر الاولیاء، ص97

(45) تذکرہ اولیائے دکن، ص1133

(46) مفتاح الکرامات

(47) ایضاً

(48) تذکرہ خواجگان چشت گجرات، ص70

(49) تذکرہ اولیائے دکن، ص1139،40

(50) مفتاح الکرامات، ص93،92،491

(51) مرآۃ احمدی، ص97

(52) تذکرہ خواجگان چشت گجرات، ص68،66،65

(53) ایضاً، ص82

(54) مفتاح الکرامات، ص47،346

(55) ایضاً، ص347

(56) ایضاً

(57) ایضاً

(58) ایضاً، ص366

(59) ایضاً، ص368

(60) ایضاً

(61) تذکرہ اولیائے دکن، ص1144

(62) مفتاح الکرامات، ص184

(63) ایضاً، ص5،204

(64) ایضاً، ص6،205

(65) ایضاً، ص207

(66) ایضاً، ص208-236

(67) ایضاً، ص53،252

(68) ایضاً، ص253

(69) ایضاً، ص260

(70) ایضاً، ص58،757

(71) ایضاً، ص51،759

(72) تذکرہ خواجگان چشت گجرات، ص83

(73) مفتاح الکرامات، ص85،373

(74) مناقب المحبوبین، ص24،123

(75) تذکرہ خواجگان چشت گجرات، ص60

(76) تاریخ مشائخ چشت، ص382

(77) تذکرہ خواجگان تونسوی، ص55

(78) شاہ سلیمان اور ان کے خلفاء، ص90

(79) تذکرہ اولیائے پاک وہند، ج2، ص، 271

(80) اسلام کی زندہ تحریک چشتیت، ص163

(81) تحفۃ الابرار، ص273

(82) خزینۃ الاصفیاء، غلام سرور لاہوری، اقبال احمد فاروقی، مکتبہ نبویہ، ج2، ص441

(83) مرآۃ احمدی، ص101

(84) مفتاح الکرامات، ص806

ملفوظات

حضرت قطب مدینہ شیخ یحییٰ مدنی قدس سرہ

(انتخاب از مفتاح الکرامات)

Scanned with CamScanner

مشائخ چشت کا توکل

حضرت قطب الاقطاب نے فرمایا ہمارے مشائخ توکل میں اس طرح تھے کہ عشاء کی نماز کے بعد پانی بہادیتے اور برتن کو الٹا کر دیتے، اور خدا پر توکل کرتے۔

آداب الطالبین

رسالہ آداب الطالبین میں شیخ محمد چشتی فرماتے ہیں طالب کو چاہیے چار چیزوں میں کوشش کرے کم کھائے، کم بولے، کم سوئے، کم ملے مخلوق سے۔

فرمایا کیا انبیاء کیا اولیاء سب نے ان چیزوں کو اختیار کیا، کسی نے ان کو ترک نا کیا، پس جو کرے مرتبہ ولایت پالے گا۔

مفتاح الکرامات کی چوری

یہ کتاب مفتاح الکرامات ملفوظات حضرت قطب مدینہ حضرت شیخ یحییٰ مدنی ماہ شوال کی تیرہ تاریخ کو شیخ احمد کھتو مشہور و معروف جو گنج گہر گنج بخش ہیں، ناچیز وہاں حجرے میں سکونت پذیر تھا۔ حجرے کو مقفل کیا اور چلا گیا۔ عنا کے راستے کے حاسد نے قفل کھولا، اور کتاب کو کوئی چور لے گیا۔ جب یہ ناچیز واپس آیا تو کتاب کو نہ پایا، ہر کسی سے دریافت کیا مگر کوئی نشان نا ملا۔ آخر کار ایک شخص 18 ذیقعد اسی سال جب حضرت شیخ حسن خطیب مشہور شاہ ولایت ہے ۔ جو سلطان المشائخ حضرت نظام الدین اولیاء کے خلیفہ

تھے۔ قصبہ ہولقہ میں اس وقت وہ کتاب فروخت کر رہا تھا۔ الحاصل خان محمد نو مسلم مرید حضرت شاہ نظام الدین بہدیہ کے انہوں نے اسے پکڑا اور شاہ ولی اللہ عرف ولن شاہ جو شاہ امام الدین کے فرزندوں میں سے ہیں ان کے پاس لے گئے۔ کھولا اور پوچھا یہ کون سا نسخہ ہے۔ ولن شاہ نے مطالعہ فرمایا اور جواب دیا کہ یہ حضرت قطب مدینہ یحییٰ مدنی کے ملفوظات ہیں۔ خان محمد نے وہ کتاب 20 محرم الحرام کو حضرت میاں بڈہ ابو القاسم کے عرس کے روز ناچیز کو پہنچائی۔

اللہ پاک جاہل کو دوست نہیں رکھتا

مشائخ نے فرمایا قرآن پاک میں یہ بات موجود ہے:

ولم يكن له ولي من الذل

فرمایا جاہل کی دوستی سوائے ذلت کے کچھ نہ ہے۔ خدا تعالیٰ کسی جاہل کو دوست نہیں رکھتا۔ کیونکہ ذلت ہی اصل جڑ ہے رسوائی کی۔ فرمایا سالکان حق کے لیے بارہ علوم ضرور ہیں: 1۔ علم توحید 2۔ علم معاملہ 3۔ علم معرفت 4۔ علم مکاشفہ 5۔ علم حالت 6۔ علم شہادت 7۔ علم خطاب 8۔ علم سماع 9۔ علم وجد 10۔ علم معرفت روح 11۔ علم معرفت عقل 12۔ علم معرفت نفس، یہ تمام علوم ہی اصلی علوم ہیں۔ ان کو حاصل کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں۔

جان لو پاک گروہ (یعنی اولیاء) شریعت و طریقت اور حقیقت کا علم رکھتے اور سالک کے حق میں اسے پسند فرماتے۔ چنانچہ تمہیدات اور عین القضات میں ہے کہ علم اصل میں چار ہیں:

1۔ العلم باللہ، علم اللہ کے ساتھ

2۔ العلم اللہ، علم اللہ کے لیے

3۔ العلم صفات باللہ، علم اللہ کے ناموں کا یعنی صفات کا

4۔ العلم احکام اللہ، علم اللہ کے احکام کا

تفاسیر میں مرقوم ہے، قرآن پاک میں احکام شرعی پر پانچ سو آیات ہیں اور یہ علم باحکام اللہ ہے۔ باقی جو علم ہے وہ، ذات وصفات و آثار اور افعال کا یعنی جمیع صفات کا علم ہے۔

حضور ﷺ نے فرمایا یہ علم چھپا ہوا موتی ہے، جسے اس کے امر سے خاص بندگان خدا ہی پاسکتے ہیں۔ اس بحر علم کا کوئی کنارہ نہیں اور منازل کی کوئی حد نہیں۔ اور نہ یہ علم شرح و بیان میں آسکتا ہے، کیونکہ یہ علم لدنی ہے۔ وہ لوگ جنہیں علم کے درجات دیے گئے، یہ علم ان کا خاصہ ہے۔ جو علمائے حق ہیں اور مخصوص بندگان خدا ہیں۔ اور علم اللہ کے لیے ہے۔ یہ علم اخلاص ہے۔

علم لدنی

یہ وہ علم ہے جو خاص بندگانِ خدا کے دلوں کی تختیوں پر لکھا گیا۔ اس علم کا درجہ یہ ہے کہ یہ بیان میں نہیں آسکتا، اور نہ ہی تحریر میں آسکتا ہے۔ اہل تحقیق نے فرمایا علم تین ہیں:

1۔ علم کسبی

2۔ علم شرع

3۔ علم لدنی

کسبی وہ علم جو استاد سکھائے جس طرح احکام شرع، عقائد وغیرہ۔ علوم حرفت سیکھنا حکم ایزدی سے۔ جس طرح حضرت داؤد علیہ السلام نے زرہ بنائی، حضرت سلیمان علیہ السلام نے زنبیل بنائی، حضرت ادریس علیہ السلام نے کپڑے سلائی کیے، انہوں نے یہ سب مجازی استاد سے سیکھا۔

علم لدنی یہ جس طرح آدم علیہ السلام کو اللہ پاک نے تمام چیزوں کے اسماء پر مطلع کیا۔ اور حضور کو رموز واسرار وعلم حروف مقطعات وغیرہ عطا کیے۔

ولی کون

خزینۃ المفتی میں مرقوم ہے، رزق حلال کی طلب ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے۔ رزق حلال کے لیے کسب کرنے والے پر انبیأ سلامتی بھیجتے ہیں۔ اور جو حلال لقمہ کھاتا ہے وہ ولی ہوتا ہے۔

صحبت کا اثر

جو کوئی آپ کی صحبت میں دل و جان سے حاضر ہوتا وہ کبھی بھی نعمت سے محروم نہ رہتا۔

حدیث شریف میں آیا ہے:

"صحبت اثر رکھتی ہے۔"

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا:

"صالحین کی صحبت خدا کا نور ہے۔ اور رحمت تمام جہاں والوں کے لیے۔"

احب الصالحین ولبست منهم

لعل الله يرزقنی صلاحا

نکتہ درویشی

جان لو لفظ درویش میں پانچ حرف ہیں:

اول: د، دنیا کو تین طلاق دینا۔

دوم: ر، رنج اٹھانا دنیا کے۔

سوم: و، وجۂ حلال سے کھائے۔

چہارم: ی، یاری اللہ کے سوا کسی سے نہ رکھے۔

پنجم: ش، شفقت کرنا تمام مخلوق پر۔

جب تو یہ تمام پالے گا درویشی تمام ہو جائے گی۔

نکتہ جان، درویشی کی چار علامات ہیں:

اول: عمل میں کوشش کرنا　　دوم: عیب پوشی کرنا

سوم: غصہ کو پینا　　چہارم: خاموشی اختیار کرنا

قطب

جاننا چاہیے کہ لفظ قطب کے تین حروف ہیں:

اول: ق، قال باللہ (کلام صرف اللہ کے لیے)۔

دوم: ط، طاعت رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی کرنا۔

سوئم: ب، بیدار رہنا، ذکر و فکر کے لیے۔

غوث

جاننا چاہیے، لفظ غوث کے تین حروف ہیں:

اول: غ، غیر حق سے دل کو پاک کرنا۔

دوم: و، وثوق (استقامت) پانا راہ حق میں۔

سوم: ث، ثناء حق کے ساتھ خود کو منسلک رکھنا۔

جب یہ تین پالے گا، غوثیت کا مرتبہ پائے گا۔

افراد

افراد میں پانچ حرف ہیں:

اول: الف، الفت دوستوں کے ساتھ۔

دوم: ف، فنا ہونا ذات حق میں۔

سوم: ر، رویت حق کی تلاش کرنا۔

چہارم: الف، امر حق سے تجاوز نہ کرے۔

پنجم: د، دون حق سے پکڑنا۔

جب یہ پالے گا تو افراد (خاص) میں شامل ہو جائے گا۔

شیخ

لفظ شیخ میں تین حروف ہیں:

اول: ش، شریعت کو قائم رکھے۔

دوم: ی، یاد حق سے دور نا ہو۔

سوم: خ، خوف خدا کو ہر جا دامن گیر رکھے۔

عالم

نکتہ جان لو عالم میں چار حرف ہیں:

اول: ع، علم خالص اللہ کے لیے نا کہ شہرت کے لیے۔

جس طرح ارشاد ہے: "ہم نے علم میں لوگوں کو درجات عطا فرمائے۔"

دوم: الف، آداب علم یعنی علم پر عمل بھی کرے۔

سوم: ل، لسانی تکرار یعنی دن و رات علم میں تکرار کرے۔

چہارم: م، محبت و مودت سنت رسول سے۔

دانشمند

نکتہ جان لو دانشمند میں سات حرف ہیں:

اول: د، دنیا کو فراموش کرے آخرت کو چاہے۔

دوم: الف، الفت دنیا کے طالبوں سے نار کھے۔

سوم: ن، نصیحت کہنے والا بنے، جو کچھ دین میں ہے۔

چہارم: ش، شریعت محمدی کو ملحوظ رکھے۔

پنجم: م، مسکین حیات یعنی زندگی کو ہیچ جانے۔

ششم: ن، نقصان خود، اپنا نقصان کروائے، دوسروں کے فائدے میں۔

ہفتم: د، دقیقہ، مخلوق سے چھوٹی سے چھوٹی چیز بھی نا چاہے۔

جب مندرجہ بالا صفات سے متصف ہو گا تو دانشمند بن جائے گا۔

زاہد

جان لو زاہد میں چار حرف ہیں:

اول: ز، زینت دنیا کو ترک کرے۔

دوم: الف، آخرت کا منتظر ہو۔

سوم: ہ، ہوائے (خواہشات) نفس سے گزر جائے۔

چہارم: د، دنیا کمینی کو تین طلاقیں دے۔

جب یہ چار پوری ہوں گی تو زاہد بن جائے گا۔

بیت

زاہدی چیست ترک بد گفتن

عاشقی چیست ترک خود گفتن

صوفی

جان لو صوفی میں چار حرف ہیں:

اول: ص، صاف رکھے باطن کو۔

دوم: و، والئ قولِ خود، یعنی اپنی گفتگو میں محتاط رہے۔

سوم: ف، فاقہ اپنے نفس کو دے۔

چہارم: ی، یاری فقط اللہ تعالیٰ سے رکھے۔

جب یہ تمام پائے گا تو صوفی بن جائے گا۔

عارف

جان لو عارف میں چار حرف ہیں:

اول: ع، عالی ہمت ہو۔

دوم: الف، آخرت سے بیگانہ ہو۔

سوم: ر، راحت دنیا سے آزاد ہو۔

چہارم: ف، فارغ ہو تمام خواہشات فانی سے۔

جب یہ چار چیزیں پالے گا تو عارف ہو گا۔

عاشق

جان لو عاشق میں چار حرف ہیں:

اول: ع، عنایت حق اس پر ہو۔

دوم: الف، اللہ اللہ ذکر و فکر کو دائمی اختیار کرے۔

سوم: ش، شناخت کرے محبوب (حقیقی) کی۔

چہارم: ق، قیام مشاہدات۔

جب یہ چار چیزیں ہوں گی تو عاشق کہلائے گا۔

سوال: عاشق کا مرتبہ زیادہ ہے یا عارف کا مرتبہ بلند ہے؟

جواب: تم کہو عاشق (صادق) کا مرتبہ عارف سے بلند تر ہے۔

بیت

معشوق اگر تیغ زند درد نباشد

عاشق اگرچہ سر نہد مرد نباشد

حیدری

جان لو حیدری میں پانچ حرف ہیں:

اول: ح، حرام نا کھائے۔

دوم: ی، یاری اللہ کے علاوہ کسی کے ساتھ نا رکھے۔

سوم: د، دنیا کو ترک کرے۔

چہارم: ر، رفیق نیک ہو، یعنی اولیاء کو دوست رکھے۔

پنجم: ی، یاد غیر سے مبرا ہو، یاد غیر جائز نہیں۔

جب یہ پانچ ہوں گے تو سکہ حیدری تیار ہو گا۔ سکہ حیدری کا لباسِ آہنی زیب تن کرے اور زنجیر پاؤں میں ڈالے تا کہ دور ہو، پھر اس کے ہاتھ سے کسی کو رنج و غم نا پہنچے گا۔ ہر جو خود کو اس بند میں بند کر لیتا ہے، اس سے کارِ بد نہیں آئے گا۔ اس سکے کی ابتدا شیخ قطب الدین حیدری سے ہوئی۔

قلندر

جان لو قلندر میں پانچ حرف ہیں:

اول:ق، قال و قیل مخلوق سے نا کرے۔

بیت

علم رسمی سر بسر قیل ست و قال

نہ از او کیفیت حاصل نہ حال

دوم:ل، لقمہ حرام نہ کھانا۔ سوم:ن، نوا سے بے نوا ہونا۔

چہارم: د، دنیا کو تین طلاقیں دینا۔ پنجم:ر، رنج دنیا کو راحت جاننا۔

جب یہ تمام مکمل ہو تو قلندر بن جائے گا۔

کلاہ

جان لو کلاہ میں چار حرف ہیں:

اول: ک، کلاہ لایعنی مشغول ہو نیک کاموں کے ساتھ، نفی کرے برے کاموں کی۔

دوم:ل، لطف و شفقت کرے مخلوق پر بہت زیادہ۔

سوم: الف، اسم اللہ اللہ ذکر جلی و خفی بے انتہا کرے۔

چہارم:ہ، ہدایت فقط ذات حق سے طلب کرے۔

پس جس نے ان چار پر عمل کیا وہ کلاہ پہننے کے قابل ہے۔

طالب مولا یہ کام کرے

طالبان حق و مرید کے لیے شیخ کی صحبت لازمی ہے۔اگر صحبت پیر میسر نا ہو تو بارہ چیزوں پر عمل کرے:

1:درویشوں کی صحبت اختیار کرے۔

2:درویشوں کی فرماں برداری کرے۔

3:وہ کام کرے جس سے خدا راضی ہو۔

4:خلق خدا کے ساتھ حسن اخلاق سے پیش آئے۔

5:اس سے مخلوق کو رنج نا ہو۔

6:مخلوق کے ساتھ رحمت والا معاملہ کرے۔

7:طالب کو متقی اور پرہیز گار ہونا چاہیے، حلال کھانے والا ہو۔

8:لالچ و خواہشات کو ترک کر دے۔

Scanned with CamScanner

9:بغیر ضرورت کے کوئی بات نا کرے۔

10:اخلاق حسنہ کو اختیار کرے۔

11:مجاہدہ وریاضت میں ہمہ وقت مشغول ہو۔

12:کوئی دعوہ نہ کرے تاکہ نیاز مند رہے۔

ذکر جلی

فرمایا ذکر جلی اس طرح کر، لاالہ دائیں طرف کہہ الا اللہ بائیں طرف منہ کر کے کہہ۔بائیں طرف کی وجہ یہ ہے کہ وہاں دل ہوتا ہے۔ذکر جلی کے بہت سے فوائد ہیں۔فرمایا طالب کو چاہیے ذکر سے فکر بہت بہتر ہے۔فرمایا:

الذكر بلا فكر كا لشجر بلا ثمر

"بغیر تفکر کے ذکر، بغیر پھل کے درخت کی مثل ہے۔"

ذکر تو وہ ہے جو دل سے کرے اور خدا کے ساتھ مل جائے۔

سماع

فرمایا:

السماع صلوة العاشقين

"سماع عاشقوں کی نماز ہے۔"

چنانچہ حضرت شیخ حسام الدین قدس سرہ نے فرمایا: "ایک سماع سے جو چیز حاصل ہوتی ہے، وہ ہزار چلوں سے نہیں حاصل ہوتی۔"

حضرت شیخ فرید الدین گنج شکر قدس سرہ نے فرمایا:

السماع طیر یطیر من الحق الی الحق

"سماع پرندہ ہے، جو حق سے حق کی طرف پرواز کرتا ہے۔"

حضرت قطب الاقطاب یحییٰ مدنی فرماتے ہیں:

اقرب الطرق الی اللہ سماع

"اللہ کی طرف جو نزدیک ترین راہ ہے وہ سماع ہے۔"

اقسام سماع

حضرت نظام الدین قدس سرہ نے فرمایا، سماع کی چار اقسام ہیں:

اول: حلال	دوم: حرام
سوم: مکروہ	چہارم: مباح

اس کے بعد ہر قسم کی شرح بیان فرمائی۔ اگر صاحب وجد کا دل حق کی طرف زیادہ ہے تو سماع اس کے حق میں مباح ہے۔ اگر صاحب وجد کا دل مجاز کی طرف زیادہ ہے تو سماع اس

کے حق میں مکروہ ہے۔ اگر صاحب وجد کا دل کلی طور پر حق کی جانب ہے، یہ سماع اس کے حق میں حلال ہے۔ اگر اس کا دل کلی طور پر مجاز کی جانب ہے تو اس کے حق میں سماع حرام ہے۔

حضرت خواجہ قطب جمال الدین ہانسوی قدس سرہ فرماتے ہیں، سماع اہل معرفت کے لیے واجب ہے، مریدوں کے لیے مستحب اور مشائخ سے عقیدت رکھنے والوں کے حق میں مباح ہے۔

فرمایا سماع کے منکرین کی تین حالتیں ہیں: اول وہ جو سنت رسول سے واقف نہیں، دوسرے مغرور عالم، تیسرے لالچی طبیعت والے۔

آداب سماع

مجلس سماع کے آداب یہ ہیں: مجلس سماع میں سر نیچا رکھے، ادھر ادھر نا دیکھے۔ سماع کے دوران گفتگو نا کرے۔ پانی نا پیے۔ دائیں بائیں نا ہو۔ کسی کو تکلیف نا دے۔ جس طرح تشہد پر باادب بیٹھا جاتا ہے، اس طرح بیٹھے۔ تمام وقت سماع میں دل کو جانب حق مشغول رکھے۔ اور غیب سے ملنے والی فتوحات کو دل میں جگہ دے۔ اگر سماع کی وجہ سے وجد کا غلبہ ہو، اگر اٹھے اور وجد کرے اگر دستار گر جائے تو نا اٹھائے، ان امور کے خلاف کرنا بدعت ہے۔

حکایت

حضرت یحییٰ علیہ السلام کی کثرت گریہ کی وجہ سے سات بار بینائی چلی گئی۔ اللہ پاک کی رحمت و عنایت سے آپ کی بینائی لوٹ آئی۔ ذات حق نے حضرت یحییٰ علیہ السلام سے پوچھا اے پیارے یہ گریہ کیوں؟ حضرت یحییٰ علیہ السلام نے فرمایا، یہ سب شوق دیدار کی وجہ سے ہے۔ اللہ پاک نے فرمایا اتنا گریہ نا کیجیے۔

بیت

عمر حباب یکدم وز شوق پائے کوب

شرم بدار اے کہ بصد سال زیستی

خواجہ نصیر الدین قدس سرہ کے ملفوظات مفتاح العاشقین میں مرقوم ہے: سماع درد مندوں کے لیے دوا ہے۔

حضرت خواجہ معین الدین چشتی قدس سرہ

آپ کا وطنِ اصلی و جائے پیدائش سنجستان ہے۔ پرورش آپ نے خراسان میں پائی۔ آپ کے والد کا نام خواجہ غیاث الدین حسن ہے، جو سادات حسینی میں سے تھے۔ آپ حضرت شیخ عثمان ہارونی کے مرید ہیں۔ ہندوستان میں سلسلہ چشتیہ کے سرخیل ہیں۔ آپ کے مرشد نے فرمایا ذات حق سے یہ اسرار معلوم ہوئے۔ خواجہ عثمان

ہارونی نے فرمایا معین میرا محبوب ہے اور خدا کا محبوب ہے۔ مجھے فخر ہے کہ میرا مرید قطب وقت، صاحب تصرف و آفتابِ انوارِ معرفت و مشرب القلوب اور زبدۃ المشائخ و قدوۃ الاولیاء کامل و اکمل ہے۔ اہل ہندوستان نے آپ سے فیض پایا۔ آپ علوم ظاہری و باطنی میں یگانہ روزگار تھے۔ آپ سے بہت سی کرامات عجیب و خوارق عادات ظہور میں آئیں۔ جب باری تعالیٰ نے آپ کو توفیق فقر بخشی تو آپ نے اپنا مال و اسباب درویشوں میں تقسیم فرمادیا۔ سمرقند و بخارا کی طرف متوجہ ہوئے، وہاں قرآن پاک حفظ کیا اور دیگر علوم حاصل کیے۔ وہاں سے عراق (عرب) کی طرف آئے۔ جب ہارون قصبہ میں آئے جو نیشاپور کے نواح میں ہے، حضرت خواجہ عثمان ہارونی کی خدمت میں بیس سال رہے۔ حضرت خواجہ عثمان ہارونی اکثر سفر و سیاحت کرتے، مشائخ کبار سے ملتے رہتے، چنانچہ حضرت غوث الثقلین شاہ محی الدین عبد القادر گیلانی قدس سرہ کی صحبت میں پانچ ماہ سات دن جیلان میں رہے۔ بہت سے فوائد آپ سے حاصل کیے، پھر نجم الدین کبریٰ کو سنجار میں، خواجہ یوسف ہمدانی کو ہمدان میں، شیخ ابوسعید تبریزی کو تبریز میں، شیخ حسن زنجانی کو لاہور میں دیکھا۔ بلخ سے لاہور آئے، وہاں سے دہلی اور دہلی سے اجمیر جا کر سکونت پذیر ہوئے۔

آپ کا سن ولادت 537 ہجری ہے۔ آپ کی رحلت 6 رجب دو شنبہ 633ھ کو ہوئی۔ بوقت رحلت آپ کی پیشانی مبارک پر یہ تحریر تھی:

حبیب اللہ مات فی حب اللہ

"اللہ کا دوست اللہ کی محبت میں شہید ہوا۔"

آپ کا عرس مشائخ 6 رجب کو ہندوستان میں کرواتے ہیں، عرس میں تمام مذاہب کے لوگ شامل ہوتے ہیں۔

خواجہ قطب الدین بختیار کاکی قدس سرہ

آپ کا نام قطب الدین بختیار بن احمد بن موسیٰ ہے۔ آپ سادات حسینی میں سے تھے۔ آپ کی جائے پیدائش قصبہ فرغان ہے۔ آپ خواجہ معین الدین چشتی اجمیری کے کبائر خلفاء میں سے ہیں۔ آپ بغداد میں شیخ شہاب الدین سہروردی سے ملے۔ پھر آپ کمال اشتیاق و اخلاص جو آپ کو اپنے پیر سے ملا اسکے ساتھ ملک ہندوستان کی طرف آئے۔ جب ملتان آئے شیخ بہاوالدین زکریا ملتانی سے ملاقات کی۔ منقول ہے، آپ اکثر سماع میں مشغول رہتے کیوں کہ سلسلہ چشتیہ میں سماع روا ہے۔

مگر بعض دیگر سلاسل میں ممنوع ہے، مثال کے طور پر سلسلہ عالیہ قادریہ اور سید الطائفہ وجد نا فرماتے۔ مگر بعض اکابر نے کیا۔ شیخ الاسلام شیخ عبد اللہ انصاری نے فرمایا کہ حضرت ذوالنون مصری، شیخ شبلی، خراز و نوری اور دراج تمام نے سماع کے دوران حالت وجد میں رحلت فرمائی۔ سلطان المشائخ سے منقول ہے کہ شیخ علی سنجستانی کی خانقاہ میں مجلس سماع تھی۔ درویش اور دیگر صاحب کمال حضرات حاضر تھے۔ خواجہ قطب الدین بھی مجلس میں تشریف لے آئے۔ اسی وقت قوالوں نے احمد جام کا یہ شعر پڑھا:

Scanned with CamScanner

بیت

کشتگان خنجر تسلیم را

ہر زماں از غیب جان دیگر است

خواجہ قطب الدین بختیار کاکی کی حالت تواجد ہو گی۔ اور بے ہوش ہو گئے اس وقت مشائخ کبار مجلس میں موجود تھے۔ قاضی حمید الدین ناگوری اور شیخ بدر الدین غزنوی آپ کو گھر لے آئے۔ اور قوالوں کو بھی بلا لیا گیا۔ اس بیت کا تکرار شروع کر دیا۔ تین دن اور رات ایسی ہی حالت رہی۔ 14 ربیع الاول 634 ہجری کو دوشنبہ کے دن رحلت فرمائی۔ آپ اور خواجہ معین الدین ایک سال میں ہی فوت ہوئے۔ آپ کا مزار پرانی دہلی میں ہے۔

حضرت بابا فرید الدین گنج شکر قدس سرہ

آپ کا نام مسعود بن جمال الدین سلیمان ہے۔ آپ حضرت عمر فاروق کی اولاد میں سے ہیں، آپ کا یہ نسب والد کی طرف سے ہے۔ آپ کی والدہ مولانا وجیہہ الدین خجندی کی دختر تھی۔ جو صاحب عصمت و عفت و صاحب کرامت تھیں۔

حضرت بابا فرید الدین شکر گنج ایک ایک دفعہ صحرا میں بیٹھے تھے، وہاں سے ایک تاجر گزرا جو شکر کا تاجر تھا اور مالِ تجارت کے ساتھ تھا۔ بابا صاحب نے پوچھا کیا ہے؟ اس نے کہا نمک ہے۔ آپ نے فرمایا نمک ہی ہو گا۔ جب تاجر منزل پر پہنچا تو اس نے مال کھول کر

دیکھا، سارا نمک تھا، اس کی تمام شکر نمک ہو گئی تھی۔ اسے سمجھ آگئی یہ سب اس فقیر کی بات سے ہوا۔ وہ پریشانی کی حالت میں آپ کی خدمت میں آیا۔ سر قدموں میں رکھا اور معذرت چاہی۔ آپ نے فرمایا تم نے خود ہی کہا تھا نمک ہے، میں نے بھی کہہ دیا۔ آپ نے دعا فرمائی تمام نمک شکر بن گیا۔ اس وجہ سے آپ کو گنج شکر کہا جاتا ہے۔ منقول ہے آپ خواجہ قطب الدین بختیار کاکی کی خدمت میں جا رہے تھے، ضعف کی وجہ سے آپ کے پاؤں لرزے اور آپ زمین پر گر گئے، آپ کے منہ میں چند ذرے مٹی کے چلے گئے اور وہ شکر بن گئے۔ آپ وہاں سے اٹھے اور پیر کی خدمت میں آئے، خواجہ قطب الدین نے فرمایا فرید تیرے منہ میں تو آئی مٹی بھی سونا ہو گئی۔ اللہ نے تیرے وجود کو گنج شکر کر دیا، تاکہ تجھ سے مٹھاس آئے۔ آپ جب وہاں سے نکلے تو ہر کوئی آپ کو گنج شکر کہنے لگ پڑا۔ آپ کی ولادت قصبہ کھتوال میں ہوئی، جو ملتان کے نوع میں ہے۔ 29 شعبان کو صبح بیدار ہوئے اور دودھ نہ پیا روزہ رکھا۔ جب وقت افطار ہوا تو ایک پستان سے پیا اور دوسرے سے بوقت سحری، سارا رمضان اسی طرح رہا۔ آپ کی وفات ہفتہ پانچ محرم 664ھ یا 667ھ کو ہوئی۔ آپ کی عمر 95 سال تھی۔ آپ کا مزار پاکپتن میں ہے، جو لاہور اور ملتان کے درمیان ہے۔

سلطان المشائخ خواجہ نظام الدین اولیاء قدس سرہ

آپ کا نام مبارک سید محمد بن سید احمد بن سید دانیال بداؤنی (در خطی مفتاح الکرامات بدوانی مرقوم است) بداؤن (در خطی مفتاح الکرامات بدوان مرقوم است) جو سنبھل کے مضافات میں ایک قصبہ ہے۔ آپ حضرت شیخ فرید الدین گنج شکر کے مرید و خلیفہ ہیں۔ حضرت سلطان المشائخ کامل عالم اور عامل تھے اور تمام علوم میں کمال کی مہارت رکھتے تھے۔ آپ کا شمار بر صغیر کے اکابر مشائخ میں ہوتا ہے۔ سلاطین وقت، خاص و عام آپ سے عقیدت رکھتے تھے۔ آپ نے دار السلطنت دہلی میں اقامت اختیار فرمائی۔

منقول ہے کہ حضرت شیخ رکن الدین رکن عالم ابو الفتح ملتانی نبیرہ حضرت شیخ بہاو الدین زکریا، آپ دہلی میں بغرض عیادت حضرت سلطان المشائخ کے کاشانہ رحمت پر تشریف لائے۔ آپ زمین پر ہی بیٹھ گئے۔ حضرت نظام الدین اولیاء نے فرمایا آپ میری چارپائی پر تشریف رکھیں۔ حضرت رکن عالم نے فرمایا میرے لیے یہ کیسے ممکن ہے کہ قطب کی چارپائی پر بیٹھ جاؤں۔ حضرت سلطان المشائخ نے فرمایا کہ میں یہ اچھا نہیں سمجھتا کہ آپ زمین پر بیٹھیں۔ احباب سے فرمایا حضرت کو چوکی لا دیں۔ حضرت شاہ رکن عالم چوکی پر تشریف فرما ہوئے، حضرت شاہ رکن نے پوچھا حضرت آپ کا کیا حال ہے۔ حضور سلطان المشائخ نے فرمایا آپ کو معلوم ہی ہے۔ حضرت شاہ رکن عالم نے فرمایا:

الانبیاء یخییرون بین الموت و الحیوۃ و کذالک الاولیاء

شاہ رکن عالم نے کہا کہ آپ کوئی چیز وصیت فرمادیں۔ سلطان المشائخ نے فرمایا جو حضرات چشت نے وصیت کی، میں بھی وہی کہتا ہوں کہ میری موت کے بعد جنازے پر سماع کروائی جائے۔

المختصر جب حضرت محبوب الٰہی نے وفات پائی، آپ کا جنازہ شاہ رکن عالم نے پڑھایا۔ حضرت شاہ رکن عالم نے جب آپ کو قبر میں اتارا تو باہر آتے ہی بے ہوش ہو گئے۔ احباب نے پوچھا آپ کیوں بے ہوش ہو گئے۔ حضرت شاہ رکن عالم نے فرمایا کہ جب میں نے حضرت سلطان المشائخ کو قبر میں اتارا۔ اسی وقت حضور پر نور تاجدار مدینہ ﷺ کو قبر میں موجود پایا۔ اور میں نور نبوت کو برداشت نہ کر سکا بس اسی سبب سے بے ہوش ہوا۔

آپ کی ولادت قصبہ بداؤں (بدایون) میں 636 ہجری کو ہوئی اور وفات بوقت چاشت بروز بدھ 725 ہجری کو ہوئی۔ آپ کا مزار نئی دہلی میں ہے۔

خواجہ نصیر الدین چراغ دہلی قدس سرہ

آپ کا اسم گرامی محمود اور لقب نصیر الدین ہے۔ آپ اصل میں اودھ شہر سے ہیں۔ آپ سلطان المشائخ کے عظیم خلفاء و مریدوں میں سے ہیں۔ جب آپ کی عمر پچیس سال ہوئی، آپ نے ترک و تجرید کو اختیار کیا، بہت ریاضت کی۔ چالیس سال کی عمر میں حضرت سلطان المشائخ کی خدمت میں آئے۔ حضرت سلطان المشائخ بھی آپ سے بہت محبت و

اتحاد رکھتے تھے۔ آپ سے بہت سی کرامات ظاہر ہوئیں۔ حضرت سلطان المشائخ کے مریدوں میں سے آپ سا کوئی نہ تھا۔ ایک دیوانے نے آپ کے وجود مبارک پر گیارہ زخم لگائے۔ آپ بے ہوش ہو گئے۔ جب ہوش میں آئے خون جاری تھا۔ جب آپ کے مریدوں کو اس صورت حال کی خبر ہوئی وہ آئے۔ اس دیوانے کو پکڑ لیا اور مارنا چاہا۔ شیخ نے فرمایا اسے کوئی تکلیف نہ دو۔ رقم اور انعام دیا۔ فرمایا کہیں بوقت ضرب تمہیں تکلیف تو نہیں ہوئی۔

اس واقعے کے تین سال بعد آپ کا وصال ہوا۔ آپ کا وصال 18 رمضان کو بوقت چاشت 752ھ کو ہوا۔ آپ کا مزار دہلی کے باہر نواح میں ہے۔

اقسام قبلہ

قبلہ کی چار اقسام ہیں:

اول: قبلۂ جوارح وہ کعبہ ہے جس طرف نماز میں رخ کیا جاتا ہے۔

دوم: دوسرا قبلہ دل ہے، جس طرف اصحاب طریقت کی توجہ ہوتی ہے۔

سوم: تیسرا قبلہ پیر ہے، یعنی مرید کی توجہ اس سمت ہوتی ہے۔

چہارم: چوتھا قبلہ وجہ اللہ ہے۔

پیشوا

اکابر مشائخ کی کتب میں لکھا ہے:

من لم یکن له استاد فی الدین فاما مله ابلیس

جس کا علوم دین میں کوئی استاد نہیں اس کا استاد شیطان ہے۔

تحقیق وہ کافر ہے

فرمایا:

یعرف الحقیقة والشریعت بلا امام فقد کفر

جو استاد کے بغیر حقیقت اور شریعت کو جاننا چاہے، تحقیق وہ کافر ہے۔

اس کے ضمن میں فرمایا:

من لا شیخ له لا دین له و من لا دین له لا عرفان له و من لا عرفان لا حزب له و من لا حزب الله

جس کے لیے کوئی شیخ نہیں اس کے لیے کوئی دین نہیں، جس کے لیے دین نہیں اس کے لیے عرفان (پہچان) نہیں، جس کے لیے کوئی عرفان نہیں اس کے لیے کوئی گروہ (جماعت) نہیں، اس کے لیے محبان خدا کا گروہ نہیں۔

مرید ہونا آسان نہیں

حضرت قطب الاقطاب شیخ یحییٰ مدنی نے اپنی زبان لطافت سے فرمایا مرید ہونا آسان نہیں بڑا مشکل کام ہے۔ ہر کوئی اس راستے کو اختیار نہیں کر سکتا یہ مرحلہ بڑا کٹھن ہے۔ پیر کو چاہیے کہ ہر مشکل میں مرید کی امداد کرے۔ فرمایا کہ مرید اگرچہ مشرق یا مغرب میں سفر کر رہا ہے، اس کی امداد اس طرح کرے جس طرح وہ سامنے ہے۔ میں نے اس طریقہ کو پسند کیا اس لیے کہ یہی طریقہ مشائخ کا ہے۔ اس ضمن میں فرمایا حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت قدس سرہ کی خدمت میں ایک آدمی نے سوال کیا، آپ مرید کس نیت سے کرتے ہیں؟ حضرت نے فرمایا قیامت والے دن بہت سے مومنین میں ایک گناہ گار ہو گا تو اللہ پاک ان نیکوں کے صدقے اسے بخش دے گا۔ میرا مرید کرنے کا مقصد یہی ہے کہ ان کی وجہ سے بخشا جاؤں (یہ حضرت مخدوم کا کمال انکساری ہے، مترجم)۔

پیر و مرید کو کیسا ہونا چاہیے

حضرت قطب الاقطاب شیخ یحییٰ مدنی قدس سرہ نے فرمایا مرید کے لیے واجب و لازم ہے کہ ہر وقت یعنی ظاہر و باطن، حاضر و عدم حاضری، ہر صورت میں با ادب ہو۔ اسی طرح جس طرح صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین حضور ﷺ کے ساتھ عقیدت رکھتے تھے۔ صحابہ ظاہر و باطن، حاضر و عدم حاضری میں حضور کا ادب فرماتے۔ حضور نے فرمایا:

علماء امتی کا انبیاء بنی اسرائیل

میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے انبیاء کی مثل ہیں۔

اس ضمن میں فرمایا:

الشیخ فی قومه کا لنبی فی امته

شیخ قوم میں اس طرح ہوتا ہے جس طرح نبی امت میں۔

صفت پیر و مرید

مرید کو حضرت ابو بکر صدیق کی صفت سے موصوف ہونا چاہیے اور پیر کو حضور ﷺ کی سنتوں سے متصف ہونا چاہیے۔ فرمایا:

ماصبب الله شیئاَ فی صدر الا وصببة فی سدر ابو بکر

یا اللہ میرے سینے میں کوئی ایسی چیز نا ڈالنا، جو حضرت ابو بکر صدیق کے سینے میں نا ہو۔

خاموشی

حضرت قطب الاقطاب نے فرمایا حدیث شریف میں آیا ہے:

سکت سلم و من سلم نجا و من نجا فله الجنة

ہر جو خاموش ہے وہ محفوظ ہے، ہر جو محفوظ ہے اس کی نجات ہے، جس کی نجات ہے اس کی جنت ہے۔

کام میں کشادگی کے لیے

حضرت قطب الاقطاب شیخ یحییٰ مدنی قدس سرہ فرماتے ہیں اگر کوئی دشوار کام درپیش ہو تو وضو کر کے ایک ہزار مرتبہ یہ پڑھے:

یا ذوالجلال والکرام

یہ مجرب ہے۔ اللہ پاک اس کا کام آسان فرمادے گا۔ اور حدیث مبارکہ میں آیا ہے استغفر اللہ ایک ہزار آٹھ سو آٹھ مرتبہ پڑھے، اللہ پاک اس کو غنی فرمادے گا۔

چودہ سلاسل کا شجرہ

چودہ سلاسل کا شجرہ بہت طویل ہے جسے مختصر کیا ہے۔ ان کو پڑھے تاکہ کام میں آسانی ہو۔ طریقہ یہ ہے:

الٰہی بحرمت حبیبیاں ، الٰہی بحرمت طیفوریاں ، الٰہی بحرمت کرخیاں، الٰہی بحرمت سقطیاں ، الٰہی بحرمت جنیدیاں، الٰہی بحرمت گازرونیاں ، الٰہی بحرمت طوسیاں ، الٰہی بحرمت سہروردیاں، الٰہی بحرمت زیدیاں، الٰہی بحرمت عیاضیاں، الٰہی بحرمت ادھمیاں، الٰہی بحرمت ہبیریاں، الٰہی بحرمت چشتیاں۔

حضرت قطب مدینہ کے ننانوے نام

یا معشوق اللہ ، یا محبوب اللہ ، یا محب اللہ ، یا عاشق اللہ ، یا مشتاق لقاء اللہ ، یا ہادی طرق اللہ ، یا مجمع کنوز اللہ ، یا عالم رموز اللہ ، یا مظہر اسرار اللہ ، یا شیخ یحییٰ بحر بحا ر اللہ ، یا عارف اللہ ، یا حاضر اللہ ، یا ناظر اللہ ، یا مختار اللہ ، یا نجیب اللہ ، یا تقی اللہ، یا نقی اللہ ، یا عشق اللہ ، یا نجی اللہ ، یا محفوظ اللہ ، یا حامد اللہ ، یا حمید اللہ ، یا حبیب اللہ ، یا خلیفت الرسول ، یا ناصر شریعت اللہ ، یا ماہر طریقت اللہ ، یا بحر حقیقت اللہ ، یا صاحب معرفت اللہ ،یا مخدوم بریت اللہ ، یا حاجی حرم اللہ ، یا خادم بیت اللہ ، یا نایر روضۃ النبی اللہ ، یا مرید اللہ ، یا مراد اللہ ، یا طالب اللہ ، یا مطلوب اللہ ، یا صادق اللہ ، یا مصدق اللہ ، یا قانع اللہ ، یا شاکر اللہ ، یا صابر اللہ ، یا ذاکر اللہ ، یا عبد اللہ ، یا غریب اللہ ، یا والہ اللہ ، یا منصور اللہ ، یا مشغوف اللہ، یا عزیز اللہ ، یا کریم اللہ ، یا کلیم اللہ ، یا خلیل اللہ ، یا سالک سبیل اللہ ، یا مطیع امور اللہ ، یا حجۃ اللہ ، یا برہان اللہ ، یا صبغۃ اللہ ، یا اسد اللہ ، یا متوکل علی اللہ ، یا جمال اللہ ، یا جمیل اللہ ، یا جلیل اللہ ، یا منیب الی اللہ ، یا امین اللہ ، یا مقبول اللہ ، یا قاصد اللہ ، یا مقصود اللہ ،یا معصوم اللہ ، یا مضمون اللہ، یامامون اللہ ، یا شاہد اللہ، یا مشہود اللہ ، یا متخلق باخلاق اللہ ، یا متصف باوصاف اللہ ، یا فانی فی اللہ ، یا باقی باللہ ، یا مستغرق فی ذات اللہ ، ، یا خاتم اولیاء اللہ ، یا وارث دین اللہ، یا حریص علی طاعت اللہ ، یا فقیر باب اللہ ،

یا کاشف دقیقة اللہ ، یا قطب اقطاب اللہ ، یا غوث افراد اللہ ، یا غیاث عباد اللہ ، یا مغیث خلق اللہ ، یا شیخ ہند ولی اللہ ، یا صبیح اللہ ، یا ملیح اللہ ، یا عظمت اللہ ، یا شفیع اللہ ، یا سیف اللہ ، یا می سہم اللہ ، یا مصباح منیر اللہ ، یا قریب اللہ ، یا منظور اللہ۔

سوال وجواب علم سلوک کے

حضرت قطب الاقطاب نے فرمایا اگر تجھے کوئی پوچھے، پیر و مرید کیا ہیں؟ کہہ پیر معشوق اور مرید عاشق ہے۔ وہ عاشق جو معشوق کے ناز برداشت کرتا ہے۔ پیر کو چاہیے مرید کو پہلے فقر سکھائے، تاکہ وہ اس راہ میں گمراہ نا ہو جائے۔ مرید پر واجب ہے پیر کے سامنے مردے کی مثل ہو۔

المرید کصفة المیت والشیخ کصفةالغسال یغسلها کیف یشاء

مرید تو مردے کی طرح ہے اور پیر غسل دینے والے کی طرح، مردہ اپنی مرضی سے حرکت نہیں کر سکتا۔

اس راہ میں مردہ صفت ہو پیر کے سامنے ورنہ مجاہدہ اور مشاہدہ حاصل نا ہو گا۔ اور اگر کوئی پوچھے پیری مریدی کیا ہے؟ تم کہو کہ پیر آئینہ رکھتا ہے اور مرید اس کی طلب رکھتا ہے۔

اگر کوئی پوچھے امیری و فقیری کیا ہے؟ تم کہو امیری یہ ہے، خواہشات کا ترک کرنا اور فقیری یہ ہے کہ ماسوائے اس کے ہر اک کو ترک کر دینا۔ اگر کوئی پوچھے مرید کو کیسا ہونا

چاہیے اور کیسے رہنا چاہیے؟ تم کہو مرید کو طریقت میں ہونا چاہیے اور شریعت میں رہنا چاہیے۔ اگر کوئی پوچھے کہ طلب و طالب کیا ہے؟ تم کہو طلب عنایت اور طالب صاحب ہے۔ اور اگر پوچھے اس جگہ مطلوب کون ہے؟ تم کہو اس جگہ مطلوب معبود بر حق یعنی اللہ ہے۔

توکل

حضرت خواجہ معین الحق والشرع والدین خواجہ معین چشتی کا قول مبارک ہے:

لا یطلب من مولاہ رزق غد کما لا یطلب مولاہ عمل خلد

متوکل وہ ہے جو خدا سے کل کا رزق طلب نہیں کرتا۔ اسی طرح فکر فردا میں کچھ طلب نا کرے۔

نیز یہ قول بھی ہے:

التوکل ھوا لا عتصام با للہ و قال توکل ھو ترک الاختیار شعر افوض امری الی خالقی و حسبی الھی ونعم الوکیل ولا ار جعن الی غیرہ فان الی لہ تجلی کفیل

اور توکل ہے اللہ پر یقین اور کہا جو توکل ہے وہ اختیار کو چھوڑنا ہے، میں سپرد کرتا ہوں اپنے معاملات کو اپنے خالق کے۔ اور کافی ہے مجھے میرا خدا جو بڑا کارساز ہے۔

جان لو پیر دستگیر مرشد بے نظیر اول تا آخر توکل اختیار کیے رہے۔ چنانچہ اللہ پاک نے فرمایا:

ومن يتوكل على الله فهو حسبه

جو اللہ پر بھروسہ رکھے، وہ کافی ہے اس کے لیے۔

توکل کا معنی استوار ہونا ہے اور اعتماد کلی کرنا، اللہ کے وعدوں پر تاکہ اس کی بارگاہ میں کامل واکمل ہو۔

علاماتِ توکل

توکل تین چیزیں ہیں، سوال نہ کرے، اگر فتوح آئے اسے رد نہ کرے، جب لے تو جمع نہ کرے۔ شیخ عبد اللہ انصاری فرماتے ہیں کہ توکل یہ ہے، جب نہ ہو تو شکر کرے اور اگر میسر ہو تو ایثار کرے۔ توکل کے تین درجے ہیں۔ پہلا درجہ مومنوں کا ہے۔ جیسا ارشاد ہوا:

فتوكلو انكنتم مومنين

دوسرا درجہ توکل تفویض ہے، یہ صفت اولیاء کی ہے۔ تیسرا درجہ تسلیم ہے، یہ انبیاء کی صفت ہے۔

ایک دن حضرت سلطان العارفین بایزید بسطامی نے امام کے پیچھے نماز پڑھی، جب نماز سے فارغ ہوئے، امام نے کہا میں ایک مدت سے اس مشکل کی زد میں ہوں۔ آپ کام بھی نہیں کرتے اور نہ کوئی چیز کسی سے لیتے ہیں۔ آپ کے روزگار کا سبب کیا ہے اور کہاں سے کھاتے ہیں؟ حضرت شیخ بایزید نے نعرہ مارا اور فرمایا آپ نے نماز کو عادت بنالیا، امام نے کہا وہ کیسے؟ حضرت بایزید نے فرمایا جو کوئی اپنے رازق کو نہیں جانتا وہ کافر ہے اور کافر کے ساتھ تو نماز جائز نہیں۔

نیکوں کی صحبت

حضرت قطب الاقطاب نے یہ حدیث بیان فرمائی:

مثل الجلیس الصالح کمثل العطار و مثل الجلیس السوء کمثل الیقین

نیکوں کار کی صحبت عطار کی مثل ہے، اور بدکار کی صحبت لوہار کی بھٹی کی مانند ہے۔

حضور ﷺ کی رفاقت

فرمایا حضور ﷺ نے فرمایا:

من قرا قل هوا حد عشر مرات بعد کل صلوة مکتوبه فهورفیقی فی الجنة

حضور ﷺ نے فرمایا جو کوئی ہر فرض نماز کے بعد دس بار قل ھو اللہ پڑھے، پس وہ میرا جنت میں ساتھی ہو گا۔

شیخ محمد چشتیؒ کی قطبیت

اس بندہ ناچیز نے حافظ صالح کاتب بن مخدوم امین اور حضرت مولانا شیخ رکن الدین بن شیخ عبد الرشید چشتی اور دیگر بزرگوں سے اس طرح سنا ہے:

ایک دفعہ عالم غیب سے قطب الاقطاب حضرت شیخ محمد چشتی کو قطبیت کے خطاب سے تین بار آواز آئی۔ آپ تین روز بے ہوش اور پریشان رہے، کہ اس بار گراں کو اٹھانا بڑا مشکل ہے۔

خواجہ کلیم اللہ جہاں آبادی قدس سرہ

حضرت خواجہ کلیم اللہ جہاں آبادی مرید و خلیفہ حضرت قطب الاقطاب شیخ یحییٰ مدنی قدس سرہ۔ بندہ ناچیز نے شاہ مومن درویش مرید حضرت خواجہ کلیم اللہ جہاں آبادی ساکن قصبہ ہزارہ متصل چنیوٹ جو ملک پنجاب میں ہے، سے سنا کہ حضرت فانی فی اللہ باقی باللہ شیخ کلیم اللہ جہاں آبادی ساکن شہر شاہ جہاں آباد جو دہلی میں ہے۔ حج کی غرض اور زیارت روضہ رسول ﷺ کے واسطے گئے۔ حضرت خواجہ کلیم اللہ ظاہری و باطنی علوم میں کامل تھے۔ جب آپ مدینہ منورہ آئے وہاں آپ کی ملاقات حضرت قطب

مدینہ سے ہوئی۔ آپ چھ ماہ حضرت قطب مدینہ کی خدمت میں رہے چالیس روز کے چلے کے بعد آپ مرید ہوئے اور خرقۂ خلافت واجازت پائی۔

آپ کے خلفاء میں سید نظام الدین، شیخ حسام الدین و شیخ ضیاء الدین مشہور ہیں۔

لفظ عشق قرآن میں

انیس العاشقین میں مرقوم ہے کہ لفظ عشق قرآن میں موجود ہے۔ لیکن اللہ پاک نے اسے عوام سے پوشیدہ رکھا، جو عین و شین و قاف کے لباس میں ملبوس ہے۔ اس میں حکمت جو پوشیدہ رکھی گئی، کہیں ہر چیز سے ارنی کی صدا بر آمد نا ہو۔

راہ عشق کیا ہے

صحابہ کرام نے حضور سے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ عشق و محبت کیا ہے؟ آپ نے فرمایا:

قل ان کنتم تحبون اللہ فا تبعونی یحببکم اللہ

"اے محبوب آپ فرما دیجیے اگر تم ہو محبت کرتے اللہ سے پس تم میری اتباع کرو تو اللہ تم سے محبت کرے گا۔"

پس راہ عشق راہ رسول ہے۔ ہر جس کو اللہ سے عشق ہے وہ قدم قدم پر حضور کی اتباع کرتا ہے۔ یعنی اخلاق میں افعال و اقوال اور احوال میں۔

شرائط آداب وخلافت

خرقہ خلافت کی شرائط و آداب یہ ہیں۔ شیخ کو چاہیے جسے خلافت دینا چاہے اسے غسل و وضو کروائے، پھر اس کے بعد دو نفل تحیت الوضو ادا کروائے ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد پانچ بار

"قل اللھم مالک الملک سے آخر آیت تک پڑھے" تین بار اخلاص پڑھے، سلام کے بعد دعا کرے۔ پھر شیخ خلافت عطا فرمائے۔ اس کے بعد دو رکعت نفل پڑھے تا کہ اللہ تعالی و حضور کی قربت حاصل ہو سکے۔ پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد لن تنالو البر حتی تنفقو سے فان اللہ به علیم تک پڑھے اور دوسری میں فاتحہ کے بعد قل ان کنتم تحبون اللہ سے غفور الرحیم تک پڑھے اور اس کے بعد حاجت طلب کرے یہ وقت اجابت ہوتا ہے۔

شیخ کے تبرکات کی تعظیم

ہر صاحب ایمان جو شیخ کے تبرکات کی تعظیم کرتا ہے جو اس پر واجب ہے۔ الغرض جو پیر سے ملے، خرقہ، عصا، مصلہ جو بھی ملا ہو ان سب کو انعامات جانے اور حفاظت سے رکھے۔ ان تبرکات کی بے ادبی نا کرے اور نہ ہی ان کو کمتر جانے وگرنہ کچھ حاصل نا ہو گا۔ اگر پیر کسی کو خرقہ عطا فرمائے تو اسے یہ بالکل نہیں کرنا چاہیے کہ اس خرقہ کو پہننا

عادت بنالے ، اسے خوار نا کرے۔ بہتر تو یہ ہے، ہفتے میں جمعے کے دن اور سال میں عیدین وخاص ایام رمضان واعتکاف میں تبرک و وسیلے کی نیت سے پہنے۔

اور خرقہ کے ساتھ ناپاک جگہ نا جائے اور بغیر وضو کے خرقہ نا پہنے۔ شیخ کے خرقہ کا احترام پیر کی طرح ہی کرے۔ جب مشکل درپیش ہو تو شیخ کے خرقہ کو وسیلہ بنائے مشکل آسان ہو گی۔

شیخ کی نعلین کو پیروں میں نا پہنے بلکہ آنکھوں پر رکھے شیخ کا ازار استعمال نا کرے، اسے سر پر رکھے۔ شیخ کا جبہ زیب تن کرے دستار کو سر پر رکھے مسواک کو بوقت وضو حصول تبرک کی غرض سے منہ میں کرے۔ شیخ کی جائے نماز کو سجدے کی جگہ پر رکھے پاؤں کے نیچے شیخ کا مصلہ نا ہو۔ شیخ کی تسبیح کو آنکھوں پر رکھے۔

عشق حقیقی و مجازی

العشق نار از اوقع فی القلوب المومن یحرق غیر اللہ تعالی بل یحرق ذکرہ و ذاکرہ

"عشق آگ ہے۔ جو مومن کے دل میں واقع ہوتی ہے۔ ماسوائے اللہ کے ہر چیز کو جلا دیتی ہے۔ پس وہ تجلیات میں غرق رہتا ہے۔"

بعض کہتے ہیں عشق عبارت ہے یعنی خوار کرنے والی۔ جو اس کے قریب ہو گا اسے تحمل کرنا پڑے گا۔ جو اسے اپنائے گا مال و جمال پر تحمل کرنا پڑے گا۔ محبوب کی سختی پر صبر

کرنا پڑے گا۔ بعض کہتے ہیں عشق محبت کا آخری درجہ ہے اور محبت عشق کا اول درجہ ہے۔ بعض کہتے ہیں عشق مذہب عظیم ہے۔ کیا فقیر کے حق میں عشق مجازی بہتر ہے؟ فقیر کے حق میں یہ بہتر نہ ہے۔ ہاں مگر جب ترتیب کا خیال رکھے۔ اب ترتیب کیا ہے؟ ترتیب یہ ہے عشق مجازی میں معشوق و محبوب کو ہرگز تین سال تک عاشق کے عشق کا پتہ نہ چلے۔

حکایت بِشر بن حارث

بشر بن حارث بغداد کے بازار میں سے گزرا اس نے ایک آدمی کو دیکھا۔ جسے ہزار کوڑے لگے۔ نہ اس آدمی نے کچھ کہا اور نہ ہی وہ آدمی رویا، سزا کے بعد اسے قید خانے کی طرف روانہ کر دیا گیا۔ بشر اس آدمی کے پیچھے روانہ ہوا اور اسے راستے میں پوچھا تیری یہ ذلت کس سبب سے ہے؟ اس نے کہا میں عاشق ہوں بشر نے پوچھا نہ تم نے کچھ کہا، نہ روئے، آخر کیوں؟ اس نے کہا اس وقت میرا معشوق میرے سامنے تھا، مجھے شرم آئی۔ بس پھر اس عاشق نے نعرہ مارا اور جان دے دی۔

امام اعظم ابو حنیفہ قدس سرہ

امام اعظم ابو حنیفہ روضہ شریف پر حاضر ہوئے۔ حضور ﷺ کی بارگاہ میں سلام عرض کیا السلام علیک یا سید المرسلین حضور ﷺ کے روضے سے آواز آئی وعلیکم السلام یا امام المسلمین۔

لعل شہباز قلندر قدس سرہ

آپ کا نام لعل شہباز سید عثمان ہے۔ آپ سادات حسینی میں سے ہیں۔ سولہ واسطوں سے آپ کا نسب امام جعفر صادق علیہ السلام سے ملتا ہے۔ آپ کے پیر کا نام مجرد آتشی ہے۔ انکی بارگاہ سے چار مرید واصل بحق ہوئے۔ اول مخدوم لعل شہباز قلندر دوم حضرت جہانباز قلندر سوم بل بل قلندر چہارم طوطی قلندر۔

آپ کے مرشد کا وطن ملوندہ ہے اور آپ کا وطن بھی ملوندہ ہے۔ لعل شہباز قلندر شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی، بابا فرید گنج شکر اور سید جلال سرخ بخاری ہم عصر بزرگ تھے۔ آپ نے بیس شعبان کو وفات پائی۔ آپ کا مزار سیوستان (موجودہ سیہون شریف) میں واقع ہے۔ ملک اختیار الدین نے آپ کا پہلا قبہ بنوایا جو فیروز شاہ سے قبل سیوستان کا حاکم تھا۔

قضا

میں نے حضرت مولانا شیخ رکن الدین چشتی سے سنا ہے۔ اور حضرت سید علاؤالدین سے بھی سن رکھا ہے۔ ایک دن قطب مدینہ مجلس میں جلوہ افروز تھے۔ چند اور لوگ بھی حاضر خدمت تھے۔ بات قضا کے مسئلے کی چلی، ان میں سے ایک آدمی نے قضا پر کوئی حدیث پڑھی جس کا مفہوم یہ ہے:

"اچھا فرزند اچھی ماں سے ہی آتا ہے۔"

شیخ علاؤالدین نے اس سے کہا کہ اے برادر! جب ہر چیز خیر و شر، قضا و قدر کے ساتھ ہے، بعض بزرگوں نے کہا ہے تقدیر کا بدلنا ناممکن ہے۔ تو پھر ہماری اس عبادت و کوشش کا کیا فائدہ؟ حضرت قطب مدینہ صورت حال کی طرف متوجہ ہوئے۔ اے عزیزوں سب اسی طرح ہی ہے۔ لیکن بندگی کے سوا ہم کیا کر سکتے ہیں؟

خواجہ برہان الدین غریب قدس سرہ

خواجہ برہان الدین غریب جو خواجہ محبوب الٰہی کے خلفاء میں سے ہیں۔ حضرت سلطان المشائخ نے انہیں برہان پور کی طرف دولت آباد انہیں تبلیغ اسلام کی غرض سے بھیجا۔ شیخ حسن کے بعض مرید آپ کے ہمراہ ہوئے۔ آپ کے قدم کی برکت سے اکثریت نے اسلام قبول فرمالیا اور آپ کے معتقد و مرید ہوئے۔ آپ اپنے پیر کا بہت ادب کرتے تھے۔ اور وصال تک پشت موضع غیاث پور کی طرف نہ کی کہ وہ سلطان المشائخ کا وطن ہے۔ آپ کا وصال 12 صفر کو ہوا۔ آپ کا مزار دولت آباد دکھن میں ہے۔

ذکر معراج

جب حضور سرور عالم معراج سے واپس آئے آپ کا بستر ویسے ہی گرم تھا۔ وضو کا پانی خشک نہ ہوا تھا۔ جہاں حطیم میں آپ نے دو نفل پڑھے وہاں سجدہ گاہ پر پیشانی کی نمی ویسے ہی تھی۔ اور آپ کے دروازے کی زنجیر ویسے ہی حرکت کر رہی تھی۔

خلافت نامہ و اجازت نامہ لکھنے کا طریقہ

توجان کہ خلافت نامہ و اجازت نامہ لکھنے کا طریقہ یہ ہے:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

و افوض امری الیک یا کریم الحمد للہ الذی فوض امر الخلافۃ للآ د میین و الصلوۃ و السلام علی رسولہ الذی اراد ارسالہ رحمۃ للعالمین و علی آلہ الذین با یعوہ تحت الشجرۃ و بیعت الرضوان و علی مشائخ الذین تا بعو ھم فی الا ھتد اء والا رشاد للرجال و الصغارو النسوان و بعد فیقول العبد الضعیف النحیف الراجی الر رحمۃ اللہ الحنان والذ لیل العلیل النا جی الی حضرت اللہ المنان ھو الشیخ و ھوا لشیخ الفلان ابن فلان اس سے مراد فلاں شیخ نے خلافت دی ہے پس اس جگہ اس شیخ کا نام لکھنا چاہیے۔ شیخ اپنا نام خود اپنے ہاتھ سے لکھے تا کہ شیخ کے ہاتھ کی علامت ہو فانی فوضت و اجزت و الخلافۃ القادریہ و الچشتیہ و السھروردیہ و البخاریہ و الشطاریہ و المداریہ و الطیفوریہ و الفردوسیہ اوغیرھا اوکلھا من الخلافۃ الاربعۃ عشر والبیعۃ والتلقین والارشاد مسلسلا معنعنا کما اجازنیہ شیخی و مرشدی رحمۃ اللہ تعالی مسلسلا معنعنا و البست خرقتھا رحمۃ وشفقۃ للشیخ الفلان ابن الفلان الذی اور اس جگہ مراد خلیفہ ہے پس اس کا نام لکھنا چاہیے ابصرہ اللہ تعالی عیوب نفسہ وجعل یومہ خیر من امسہ و ارشدہ رشد الواصلین واسلکہ سلوک الکاملین بعد صحبۃ مدیدۃ و ارادۃ سدیدۃ و اخوۃ معنویۃ و محبۃ باطنیۃ و الستقامۃ فی الشریعۃ

و الطريقة و جتهادة فى الحقيقت والمعرفة كائن مع ربه بائن عن غيره شاغل بمولاه فارغ عما سواه متوكل على الله باذل فى سبيل الله لا يقبل من احد شيئا معينا ولا يطلب من بشران يكون له معينا لا يد خل البيت احد ولا يد خر شيئا لغدبل كان همه كلمه لله فى الله وهو حسبه ونعم وكيله فاذا فوض واجازا لشيخ المذكور المخلف الخلافت للا خى الذى كان متحققا بهذه الصفات العالية المذكورة و متخلقا بالاخلاق الجليلة المبرورة وابايع بيعة الارادة والقن تلقين الذكر لمن كان طالباً و صالحاً فهو مقبولى و مقبول سائر المشائخ الراشدين الى اطريق الواصلين والهادين الى نيل المامول و مقبول حضرت سيد الكونين و مرشد الثقلين احمد مجتبى محمد مصطفى صلى الله عليه وسلم و مقبول حضرت واهب العطا غافر الخطا يا حضرت بارى جل جلاله و عم نواله و صلى الله على خير خلقه و هادى سبله محمد واله و صحبه وتابعينهم من المشائخين والمسترشدين رضوان الله تعالى عليهم ورضو عنه اجمعين الى يوم الدين

خاتمہ از مترجم

آج بروز جمعہ بمطابق 25مارچ سن عیسوی 2022 کو ترجمے سے بعد از نماز جمعہ فراغت پائی۔ صاحب زادہ ابو الکمال عروس فاروقی نے "درویش کامل کے نشانات" سے تکمیل ترجمہ کا سن اخذ کیا۔

اس سارے معاملے میں جن احباب نے میری مدد کی ان تمام کا۔ شکریہ بیشک یہ کام ہم نے پندرہ دنوں سے کم میں کیا مگر یہ سب منشاصاحب، زین العابدین صاحب اور خلیفہ نور محمد مدنی صاحب کی بدولت ممکن ہوا جنھوں نے رسد میں کمی نا آنے دی اس سارے معاملے میں رہنمائی کرنے والے حضرت محمد رمضان معینی ہیں۔ ان دنوں میانوالی / دہلی / تونسہ مقدسہ / لاہور / اسلام آباد / احمد آباد گجرات / دیپالپور والے حضرات کی نیند میں خوب خلل ڈالا، امید کرتا ہوں وہ معاف فرمائیں گے۔ ڈاکٹر محمد حسن صاحب کا شکر گزار ہوں کہ نظر ثانی پر آمادہ ہوئے جناب ڈاکٹر عبد العزیز ساحر صاحب سے بیشک رابطہ آخر میں ماند پڑھ گیا مگر انکی نیک تمناوں کو ساتھ پایا محترم ڈاکٹر عارف نوشاہی صاحب کا شکریہ انہوں نے پیشگی مبارکباد دی۔

کریما، میان ماباتو، داور تویی، آں کن کہ سزاای آنی

یکے از غلامان خواجگان چشت

محمد شہروز احمد

25مارچ2022ء

Scanned with CamScanner